



www.urdu novelsmania.com

تم بن جینا ممکن نہیں

حمزہ تنویر

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

تم بن جینا ممکن نہیں

حمند تنویر

قسط نمبر 1

اس تحریر کے دو عنوان ہیں

ایک اللہ پر یقین...

دوسرا ماں باپ کی نافرمانی...

وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی برات کا لنگا دیکھ رہی تھی جب آفاق دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا وہ خفگی سے اسے دیکھنے لگی...

ناک کر کے نہیں آ سکتے تھے...

سوری آپی...

وہ سر کھجاتے ہوئے بولا...

ویسے آپ چلی جائیں گیں تو میں بہت مس کروں گا آپ کو.... بولتے بولتے وہ اداس ہو گیا..

مس تو میں بھی بہت کروں گی تمہیں لیکن تم ایسا کرنا مجھ سے ملنے آتے رہنا... وہ حل نکالتے ہوئے بولی...

وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا..
لیکن نور مسکرا نہ سکی....

آپی یہ لہنگا میں پہن کر دیکھوں؟؟؟

آفاق تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نہ؟؟؟ نور ہنستے ہوئے بولی..
بس یہی سائل چاہیے تھے مجھے... وہ معصومیت سے بولا....

اچھا یہ بتاؤ خالہ بھی آئیں ہیں کیا؟؟؟
جی بلکل نیچے بیٹھی ہیں....

آؤ پھر نیچے چلتے ہیں.... وہ اٹھتی ہوئی بولی... آفاق بھی اس کے پیچھے چل دیا...
www.urdu novelsmania.com

سیرٹھیاں اترتے ہی خالہ نے اسے دیکھ لیا اور مسکرا نے لگی...

نورا ان سے مل کے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی...

شادی کی تیاری ہو گئی ساری نور؟؟؟ نور جو اپنے خیالوں میں گم تھی اسے براہ راست مخاطب کیا...

جی بس آپ کی کمی تھی وہ بھی پوری ہوگئی لیکن خالہ مہندی کا ڈریس میں آپ کے ساتھ جا کر لاؤں گی.... وہ ناراض ناراض سی بولی...

بلکل اب تو آگئی ہوں نہ باقی ساری شاپنگ مل کر کریں گے... وہ نور کا منہ تھپتھپاتی ہوئیں بولیں...

نورا ٹھی اور لاؤنج سے ملحقہ کچن میں چلی گئی.... اس کی ماما اور خالہ آپس میں گفتگو کرنے لگیں... نور چائے بنانے لگی...

آپی آپ کو پتہ ہے وہ جو ہمارے کھڑوس ہیں نہ؟؟؟ وہی دوبئی والے نہ.... نور ناک چڑھاتی ہوئی بولی...

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

جی جی وہی...

کیا ہوا ان کو؟؟؟ نور نے بادل خواستہ پوچھا..

وہ کہتے میں نور کی شادی میں نہیں آؤں گا...

کیوں؟؟؟ نور تو صدمے میں چلی گئی....

کہتے نور خود آئے گی کارڈ دینے پھر آؤں گا...

لیکن میں کیسے دوبئی جاؤں ان کو کارڈ دینے.....

نور مایوسی سے بولی...

آفاق کی ہنسی نکل گئی....

تم مجھے بیوقوف بنا رہے تھے نہ... چمٹا اٹھا کر اس کے سامنے کیا...

میں نے تو تھوڑا سا مذاق کیا آپ نے سیرس ہی لے لیا...

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستے ہوئے بولا...

یار وہ اتنے کھڑوس ہیں پھر بھی آپ چاہتی ہو کہ وہ آئیں آپ کی شادی میں؟؟؟

جیسے بھی ہیں میرے فسٹ کزن ہیں مجھے اچھا نہیں لگے گا اگر اس کی جگہ کوئی اور بھی ہمارا کزن شرکت نہ کرے تو...

وہ ایسی ہی تھی معصوم سی سب کو اپنی طرح معصوم اور اچھا سمجھنے والی چاہے جیسا بھی رویہ کیوں نہ ہو....

www.urdu novels mania.com

اگر انہوں نے آپ کے دولہے کو بھگا دیا پھر؟؟ آفاق اسے ڈرانے لگا..

اب اتنی بھی بات نہیں تم نے فضول میں میری برین واشنگ مت کیا کرو میں خالہ سے

شکایت کر دوں گی... منہ بنا کر کہتی ٹرے لیے باہر آگئی...

نہیں باجی وہ آئے گا یہ تو آفاق یونہی سب کو کہتا رہتا ہے... مام میں یونہی تو نہیں کہتا انہوں نے خود تو کہا تھا کہ میں بہت مصروف ہوں....

آفاق باہر آتے ہی شروع ہو گیا....

جب وہ آجائے گا نہ پھر دیکھنا تمہارے کان کھینچے گا... وہ اسے گھورتی ہوئیں بولیں... بلکہ ایک منٹ باجی میں ابھی کال کرتی ہوں اسے آپ کے سامنے... کہ کروہ فون ملانے لگیں... پہلی بیل پر ہی ریسیدو کر لیا...

جی مام؟؟

جی مام کے بچے تمہیں میں نے کہا تھا کہ آج مجھے تم یہاں نظر آؤ... وہ چہرے پر خفگی لاتے ہوئے بولیں...

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

یار مام ایکچوئیلی یونو کام میں بڑی بہت ہوں... اب بس جلدی سے اپنی سیٹ بک کرواؤ اور یہاں آؤ...

او کے دودن تک کا نفرم ناؤ پیپی؟؟؟

اوو کے ہم ویٹ کر رہے ہیں..

دین میں بعد میں بات کرتا ہوں

فون کان سے ہٹا کر اس نے میرا کے کندھے سے بازو ہٹا کر اسے اپنے سامنے کیا...

بے بی آئی ہیو ٹوگو.....

بٹ وائے...

آئی ٹولڈ یو آ باؤٹ مائی کرن ویڈنگ... وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا.....

آئی مس یو... وہ اس کے کندھے پر سر رکھتی ہوئی بولی...

مس یو ٹو.....

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا لیکن نور کا دل مطمئن نہ تھا نہ جانے کیوں ایک انجانہ خوف اسے

اپنے قبضے میں لیے ہوئے تھا جس سے وہ نکل نہیں پا رہی تھی...

نماز پڑھ کر آج بھی وہ کتنی ہی دیر بیٹھی دعا مانگتی رہی اور جب دل پر سکون ہو گیا تو ہاتھ پھیرتی اٹھ گئی...

جائے نماز رکھا تو فون واٹر بیٹ کر تباہ کھائی دیا.. مسیجر کی بھرمار تھی... یا اللہ اتنے سارے

مسیجر... دیکھ کر اسے شاک لگا تو ساتھ میں ڈر بھی لگا...

ڈرتے ڈرتے وہ میسج ٹائپ کرنے لگی...

جی کوئی کام تھا آپ کو؟؟؟

میں کب سے تمہیں میسج کر رہا ہوں کس کے ساتھ لگی تھی؟؟؟

جی وہ میں تو نماز پڑھ رہی تھی.... نور کے ہاتھ کانپ رہے تھے...

کال پر بات کرو مجھ سے....

نور پریشانی سے موبائل کو تنکنے لگی کہ اب کیا کرے پہلے ہی کئی بار وہ انکار کر چکی تھی اور آج

پھر سے وہ شروع ہو گیا...

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی اٹھ کر سامنے دروازہ بند کیا... بیڈ کے بائیں جانب جو کھڑکیاں تھیں انہیں

بھی بند کر دیا

کانپتے ہاتھوں سے کال ریسپونڈ کی....

جی؟؟؟

میں جب بھی تمہیں میسج یا کال کروں تم مجھے ہمیشہ انکار کرتی ہو یا پھر دھڑلے سے انکار کر دیتی

ہو آخر سمجھتی کیا ہو خود کو.. احمد کی غصے سے بھری آواز ابھری اور نور وہیں سہم گئی....

آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں ہمت کر کے بولنا شروع کیا....

وہ وہ میں نے آپ کو پہلے.....

بھی تو بتایا تھا نہ... رک رک کر بات پوری کی..

مجھے تمہاری وہ فلاسفی بالکل سمجھ نہیں آتی.. مقابل ابھی تک غصے میں تھا...

جی اب تو بس کچھ ہی دن رہ گئے ہیں شادی میں پھر کر لیجیے گا جو.....

کیا کیا کہا تم نے ؟؟؟

وہ نور کی بات کاٹ کر بولا تو وہ وہیں خاموش ہو گئی... خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی... ہاتھ اس کے ڈھنڈے پڑ گئے... پھر سے ہمت مجتمع کی اور بولنا شروع کیا.... آپ نکاح کر لیتے تو میں کبھی انکار نہ کرتی بات کرنے سے پلیر میری بات سمجھیں... نور نے اب باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا.....

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے.... کہ کر اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا.... نور کے آنسو اسکرین پر گرنے لگے....

یا اللہ میں کیا کروں کیسے انہیں سمجھاؤں اب تو چند ہی دن باقی ہیں پھر وہ کیوں بار بار مجھے ایسے کہ رہے ہیں... نور کے آنسوؤں میں مزید روانی آ گئی.... آپ جانتے ہیں میں ایسا اس لیے کر رہی ہوں کیونکہ منگنی ہو جانے سے وہ میرے محرم تو نہیں بن گئے نہ پھر میں کیسے ان کے ساتھ باتیں کرنے لگ جاؤں جب کہ میں جانتی ہوں کہ یہ باتیں کس نہج تک پہنچ جاتی ہیں....

نور روتی ہوئی لیٹ گئی اور کب اس پر نیند مہربان ہوئی اسے پتہ بھی نہ چلا....

نور نے ایم-اے اسلامیات کیا تھا اور اب اس کی شادی احمد سے ہونے جا رہی تھی وہ چونکہ دین کے کافی قریب تھی اس لیے گناہ کا خیال کرتی لیکن احمد کے نزدیک ان باتوں کی کوئی اہمیت نہ تھی سوائے ہمیشہ یہی لگتا کہ نور کسی اور ساتھ مصروف رہتی ہے اس لیے اسے وقت نہیں دیتی...

نور اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہے...

صفدر جو کہ نور کے والد ہیں وہ اپنا ایک شوروم سنبھالے ہوئے ہیں اور ان کی بیوی سعدیہ ہاؤس وائف ہیں....

صفدر کی دو بہنیں ہیں جو کہ اپنے سسرال میں خوش باش ہیں..... دونوں کی دو دو بیٹیاں ہیں.. سعدیہ کی ایک بہن اور دو بھائی ہیں....

بہن کے دو بیٹے، بڑے بھائی کے تین بیٹے اور ایک بیٹی جبکہ چھوٹے بھائی کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے..

شایان تم نے قسم کھائی ہے کہ مجھے سب کے سامنے ذلیل کروانا ہے... وہ غم و غصے کی حالت میں چلائیں...

مام میری سمجھ سے باہر ہے کہ اگر میں نہیں آؤں گا تو کیا اس کی رخصتی نہیں ہوگی یا پھر اس کا نکاح میں نے پڑھانا ہے جو میری موجودگی لازم ہے.... وہ تنگ آ کر بولا...

بیٹا جن کے باپ نہیں ہوتے نہ ان کے بڑے بیٹے ہی اپنی ماں کے ساتھ چلتے ہیں لیکن تم چلنا تو دور میرے ساتھ بھی نہیں ہو... ان کی آنکھوں سے دو موتی چھلک پڑے...
فائن لیکن پلز آپ روئیں مت میں کل ہی آ جاؤں گا...

اب میں دوبارہ کوئی بہانہ نہ سنوں... وہ آنکھیں صاف کرتی ہوئیں بولیں...
ایک بار ڈن کر دیا تو مطلب اوو کے ہے کہ کراس نے کال کٹ کر دی... وہ ویڈیو کال پر بات کر رہے تھے....

پتہ نہیں یہ لڑکا کس پر گیا ہے... وہ سر تھام کر بیٹھ گئیں... اس وقت وہ نور کے سامنے والے کمرے میں تھیں جبے وہ لوگ گیسٹ روم کے طور پر استعمال کرتے....

www.urdu novelsmania.com

یہ ایک چھوٹا مگر نفاست سے آراستہ گھر تھا۔ نیچے لاؤنج کے دائیں جانب کچن تھا اور بائیں جانب پردے لگا کر ڈرائینگ روم کو الگ کیا گیا تھا...

لاؤنج کے سامنے ہی ایک کمرہ تھا جس کے ساتھ ہی سیڑھیاں جا رہی تھیں... اوپر دو کمرے تھے جن کے بیچ میں ڈائینگ ڈیسل رکھا تھا جہاں اکثر نور بیٹھ کر پڑھائی کیا کرتی....

نور کچن میں کھڑی تھی جب آفاق وہاں آیا...

آپ کو پتہ وہ آگئے....

کون؟؟؟

سوچیں زرا...

اووہ وہ کھڑوس...

نور کے پیچھے وہ آکر کھڑا ہو گیا اور آفاق کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا...

اب ان کا دماغ کام کر گیا ہے جو آگئے ہیں... نور ناک چڑھاتی بولی... آفاق نے نور کو آنکھوں سے اشارہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ سمجھ نہ سکی...

ارے بھائی آپ؟؟؟

آفاق زور سے بولا.... www.urdu novelsmania.com

نور کے تو طوطے اڑ گئے...

آفاق وہاں سے غائب ہو گیا...

نور نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو وہ کڑے تیور لیے اسے گھورتا ہوا بولا...

کیا کہا تم نے کھڑوس ہوں میں ہمسلم....

نہ نہ نہیں وہ تو وہ تو میں

نور کا رنگ اڑ گیا اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ جلا دیجھے ہی کھڑا ہے ...

کیا نہیں نہیں لگا رکھی ہے اب بولتی بند ہو گئی پہلے تو بہت بول رہی تھی ...

نور ہاتھ مسلتی سوچنے لگی کہ اب کیا بولے ...

جی ماما آئی میں کہ کروہ بھاگ گئی

جب کہ اسے ماما نے آواز دی ہی نہیں تھی ...

شایان مسکرانے لگا ... عجیب ہے یہ لڑکی بھی .. سب سے زیادہ وہی تھی جو شایان سے ڈرتی

تھی ... وہ پانی پی کر ڈرائینگ روم میں آ گیا جہاں سب بیٹھے محو گفتگو تھے ...

شایان کے پاپا کا انتقال ہو چکا تھا اور وہ خود اب بزنس کے سلسلے میں دوبئی ہوتا جہاں میرا

کے ساتھ وہ ریلیشن میں تھا اسی کے ساتھ اس نے شادی کرنی ہے

مریم تمہیں لگتا ہے کہ حسن ٹھیک لڑکا ہے میرا مطلب وہ تھوڑا فلڑی سا نہیں لگتا ...

پتہ نہیں یا رلیکن وہ ہے بہت ہینڈسم ...

مریم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

اتنے میں حسن سامنے سے آتا دکھائی دیا...
کیسی ہو مریم؟؟؟

وہ ہمیشہ صرف اسے ہی مخاطب کرتا...
میں بلکل فٹ...

مریم کی خوشی کی انتہا نہ تھی کہ وہ خود چل کر اس کے پاس آتا ہے...
فاطمہ وہاں سے نکل گئی کہ اب اس کا کوئی کام نہیں تھا....

یار تمہیں پتہ ہے میں نے تمہیں کتنا مس کیا جب تم آف پر تھیں.. بہت بور ہوا میں... حسن
منہ بناتے ہوئے بولا

مریم کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی....
کیوں پوری یونی میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے....
وہ دونوں واک کرنے لگے ساتھ ساتھ...

یونی تو بھری پڑی ہے لیکن تم جیسی کوئی نہیں...
حسن ایک بات تو بتاؤ؟؟؟

پوچھو....

تمہارے گھر میں مکھن ہوتا ہے؟؟

پتہ نہیں شاید ہو بھی اور نہ بھی ہو... وہ لاعلمی سے شانے اچکاتے ہوئے بولا....
لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو....

تم اتنا لگاتے ہو نہ اسی لیے پوچھا...
حسن ہنسے لگا....

یہ تو تم پر منحصر کرتا کہ تم کس نظر سے دیکھتی ہو میرے خیالات تو بہت نیک ہیں تمہیں لے کر....

مریم کو لگ رہا تھا اس وقت وہ دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہے...
خیر چھوڑو ٹائم ہونے والا ہے گھر جانے کا...

تم ہمیشہ ایسے ہی ٹال جاتی ہو؟؟ وہ شکوہ کرتے ہوئے بولا..
مریم کے بڑھتے قدم تھم گئے...

مڑ کر اسے دیکھا اور گویا ہوئی...

اب ضرور سوچ کر بتاؤں گی... مسکرا کر کہتی باہر کی جانب قدم بڑھانے لگی...

دو مہینے سے وہ دونوں ساتھ تھے لیکن مریم نے ابھی تک اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا...

اب تو مریم بھی اسے پسند کرنے لگی تھی لیکن حسن کو لے کر یونی میں کچھ افواہیں تھیں جو اسے روک رہیں تھیں لیکن آخر کب تک.....

تم؟؟؟

گیٹ پر آفاق کو دیکھ کر مریم کو حیرت ہوئی....

جی ہاں میں ہی ہوں....

آج تمہیں کہاں سے یاد آگئی...

میں تو تمہیں ہی یاد کرتا ہوں لیکن تم تو شاید بھول ہی گئی ہو...

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے....

مریم الجھ کر رہ گئی ایک طرف حسن تھا تو دوسری طرف آفاق...

آفاق کی رنگت درمیانہ تھی اس وقت وہ آنکھوں پر سن گلاسز لگائے، بال سیٹ کیے، ہلکی ہلکی شیو میں جاذب نظر لگ رہا تھا اس کا رنگ بہت گورا نہیں تھا لیکن اس میں کشش بہت تھی جو سب کو دیکھنے پر مجبور کر دیتی

آئی برو اس کے ایسے معلوم ہوتے جیسے پارلر سے بنوا کر آیا ہو لیکن اس کے قدرتی ہی ایسے تھے...

مریم اسے گاڑی چلاتے ہوئے دیکھ رہی تھی... وہ خود اس وقت جینز پر کھٹنوں تک آتی شرٹ میں ملبوس تھی.. ہلکا ہلکا میک اپ ساتھ میں پنک لپ اسٹک اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی بال کھول رکھے تھے...

کیا سوچ رہی ہو؟؟؟

آفاق نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی..

کہاں لے جا رہے ہو؟؟؟

نور آپ کی طرف مام کہہ رہی تھیں کہ تمہیں لے آؤ کیونکہ تم تو عید کے چاند کی طرح سال بعد ہی شکل دکھاتی ہو... آفاق شکوہ کرنے لگا.....

مریم ہنسنے لگی.....

ہاں تو روز آ جاؤں تو تم تو مجھے نظر ہی لگا دو گے..

میری نظر تو تمہیں کبھی نہیں لگ سکتی..

مریم خاموشی سے باہر دیکھنے لگی....

نور کے نام پر ہی اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا...

گھر پہنچتے ہی وہ دونوں ڈرائنگ روم میں آ گئے جہاں سب بیٹھے تھے...

سب سے مل کر وہ ایک کونے میں بیٹھ گئی...

یار ایسا کرتے ہیں شام میں سب آسکریم کھانے چلتے ہیں ویسے بھی شایان بھائی روز روز تو نہیں آتے نہ... آفاق شروع ہو گیا اور شایان اسے گھورنے لگا...

ہاں شایان چلے جاؤ سب کے ساتھ بلکہ ایسا کرو آفاق جا کر خنا کو بھی لے آؤ... نادیدہ جو کہ ان کی امی ہیں بولیں

ڈونٹ وری مام شام تک میں سب کو جمع کر لوں گا...

بٹ میں کہیں نہیں جا رہا... شایان بولا...

یہ کیا بات ہوئی شایان بھائی.....

مریم کی بات نیچ میں رہ گئی جب شایان نے اسے گھورا...

خالہ اس کو کیا کھلایا تھا بچپن میں جو ایسے رہتا ہے ہمیشہ... نوران کے کان میں سرگوشی کرنے لگی جو کہ شایان نے بھی سن لی...

www.urdu novels mania.com

خالہ مسکرا نے لگیں...

بھائی پلیز منع مت کریں نہ... آفاق اب منت پر اتر آیا...

ایک بار کہ دیا نہ جسے جانا ہے جائے میں نے تو نہیں روکا آپ سب کو... لا پرواہی سے شانے اچکا تا باہر نکل گیا...

نورناک چڑھاتی بولنے لگی...

ویسے نہ اس کو تو کسی مووی میں روول دے دینا چاہیے جلا د قسم کے بادشاہ کا...
نور کی بات پر سب ہنسنے لگے اور وہ جواپنا موبائل اٹھانے آیا تھا نور کو غصے سے دیکھتا واپس
چلا گیا...

نور نے اسے دیکھ کر دانتوں تلے زبان دی....

اف یہ کہاں سے آگیا...

شام میں باقی کزن بھی آگئے اور شایان کے علاوہ باقی سب چلے گئے....

نور نے واپس آکر ٹیس کارخ کیا جہاں شایان محو گفتگو تھا...

تم بھی میرے ساتھ ہی آجاتی یہاں بلکل بورہو رہا ہوں میں...

نور کے قدم شایان کی آواز پر جم گئے....

میں کیا کرتی تمہاری فیملی میں آکر کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں...
www.urdu-novelsmania.com

خیر چلو چھوڑو میں کوشش کروں گا کہ جلدی آجاؤ....

اوو کے توجہ تم آؤ گے سب سے پہلے ہم کہیں آؤٹنگ پر چلیں گے...

ڈن سویٹ ہارٹ جہاں بولوگی چلیں گے....

ہوں اس کے ساتھ جہاں بولوگی اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک آسکریم کھانے نہیں آیا... نور پیر پٹختی آگے آگے....

شایان نے کال بند کر دی....

تم میری باتیں سن رہیں تھیں ہمسم.... وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا... میں کیوں بھلا تمہاری باتیں سنو....

اچھے سے جانتا ہوں اور پہلے تو زرا مجھے دوپہر کا حساب دو تم.... کون سا حساب... نور کو یاد آیا تو اس کے پسینے چھوٹ گئے.

یہ میرے بارے میں سب سے زیادہ الٹی سیدھی باتیں تم ہی بولتی ہو رائٹ.... وہ گھوم کے نور کے سامنے آگیا اور اس کا راستہ روک لیا... میں کیوں کچھ بھی بولوں گی....

www.urdu novelsmania.com

نور کو سمجھ نہ آئے کہ اب کیا کرے....

میں پہلے بھی تمہیں وارن کر چکا ہوں یہ لاسٹ وارنگ ہے ورنہ یہاں سے نیچے پھینک دوں گا اگر کوئی الٹی سیدھی بات کی تو... وہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولا....

یا اللہ یہ تو مجھے اوپر ہی پہنچا دے گا... نور دل میں سوچنے لگی...

سمجھی کہ نہیں....

ہاں ہاں سمجھ گئی... کہ کر نور نے واپسی کا رخ کیا....

توبہ توبہ کیسا انسان ہے اتنی سے بات پر مرنے مارنے پر اتر آیا... نور بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی.... جہاں مریم اور دوسری کزنز بیٹھیں تھیں....

یونی آتے ہی حسن اس کے سامنے آگیا...

کیا؟؟

کچھ بھی نہیں... وہ مسکراتے ہوئے بولا...

پھر میرا راستہ چھوڑو...

آج دل نہیں کر رہا کلاس لینے کو...

تمہارا نہیں کر رہا بٹ میں نے تو جانا ہے نہ... مریم لا پرواہی سے بولی
کھتی ہوئی وہ اس کے ساتھ سے نکل گئی کہ اس کی کلائی حسن کی گرفت میں آگئی اور اسے رکنا پڑا....

میں اکیلا کیا کروں گا...

باقی لڑکیوں کو تاڑو... مریم مسکراتے ہوئے بولی...

یہ کام صرف تمہارے لیے ہے باقی اس لسٹ میں شامل نہیں....

اچھا میرا ہاتھ تو چھوڑو نہیں جاتی میں بھی کلاس لینے...

حسن نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اس کے مقابل کھڑا ہو گیا...

کل مجھے جواب کیوں نہیں دیا... وہ خفگی سے بولا...

بزی تھی میں... مریم نے بات ہو میں اڑائی...

واہ اور میں سارا دن تمہارا ورد کر رہا تھا...

ایسی باتیں کہاں سے ڈھونڈ کر لاتے ہو... مریم ہنستے ہوئے بولی

اس میں صرف تمہارا ہی قصور ہے جب سے دیکھا ہے بس اس کے بعد سے نہ کچھ نظر آتا

ہی نہ ہی سمجھ بس تم یاد ہو باقی سب بھول گیا ہوں...

وہ جذبوں سے چور لہجے میں بول رہا تھا اور مریم بے بس ہو رہی تھی.....

بس اتنا زیادہ مت بولا کرو...

www.urdu novelsmania.com

کیوں؟؟؟

بس ایسے ہی... کہ کروہ کینٹین میں چلی گئی..

مریم بیٹھی ہی تھی کہ آفاق کی کال آنے لگی وہ حسن سے ایکسکیوز کرتی سائیڈ پر آ گئی....

ہاں بولو آفاق؟؟

میں انٹرویو کے لیے جا رہا ہوں دعا کرنا مل جائے جاں.... وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بات کر رہا تھا....

میں دعا کروں گی تمہیں ضرور مل جائے گی جاں... کہ کراس نے بنا کچھ سنے فون بند کر دیا...
مریم کو یہ سب عجیب لگ رہا تھا وہ دو کشتیوں کی مسافر بن گئی تھی اور اکثر ایسے لوگ ڈوب جاتے ہیں پھر نہ وہ ادھر کے رہتے ہیں نہ ادھر کے....
وہ جتنا سوچتی اتنا الجھتی جاتی...

مریم کیفے جانے کی بجائے فاطمہ کو ڈھونڈنے نکل پڑی جیسے ہی وہ نظر آئی اس کا بازو پکڑ کر
سائیڈ پر لے آئی....

یار مجھے بتاؤ میں کیا کروں؟؟؟

کیا ہو گیا ایسا؟؟؟

مجھے سمجھ نہیں آرہی کس کا انتخاب کروں حسن کو یا پھر آفاق کو... وہ بہت کنفیوز ہو گئی تھی...
مریم تمہارا دل جس کے حق میں بولے اسی کا انتخاب کرو....

یار میرا تو دل کرتا ہے حسن ہو میرا لائف پارٹنر....

تو پھر تم فیصلہ کر لو تمہیں کس کے ساتھ اپنی زندگی گزارنی ہے جس کا دل توڑنا ہے ابھی توڑ دو
بعد میں زیادہ تکلیف ہوگی....

مریم سوچتی ہوئی چلنے لگی اسے آفاق کے لیے برا لگ رہا تھا جب اسے پتہ چلے گا تو کیا گزرے گی اس پر اف.....

مریم نے جھڑک کر لی اور گھر فون کرنے لگی اس سب کو اب گھر بیٹھ کر ہی سوچوں گی....

نور آپنی یہاں کیوں بیٹھی ہیں اکیلی؟؟

آفاق انٹرویو دے کر آیا تو نور گیٹ کے سامنے بنی سیرھیوں پر بیٹھی تھی جس کے پیچھے دروازہ تھا جہاں سے گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں...

آفاق میں سوچ رہی تھی کہ جس طرح ناولز کے ہیرو ہوتے ہیں ہمیں بھی ویسے کیوں نہیں ملتے؟؟

پھر سے کوئی بات ہوئی ہے کیا؟؟

نور اثبات میں سر ہلانے لگی... اس کے چہرے سے اداسی پھلک رہی تھی...
اب کیا ہوا بتائیں مجھے...

کچھ نہیں وہی ہمیشہ والی بات مجھ سے بات کیوں نہیں کرتی... نور فرش پر انگلی چلاتے ہوئے بول رہی تھی...

آپی اگر انہوں نے کوئی مسئلہ کھڑا کر دیا پھر آپ کو ڈر نہیں لگتا؟؟؟

مجھے بہت ڈر لگتا ہے آفاق لیکن مجھے ان سے زیادہ اللہ سے ڈر لگتا ہے اس لیے میں مطمئن ہو جاتی ہوں کہ میں بندوں سے پہلے اللہ کو رکھتی ہوں اس کی بات پہلے مانتی ہوں اور مجھے اللہ پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ میرے ساتھ نہ تو کچھ غلط ہونے دے گا نہ ہی کوئی نا انصافی کرے گا...

آفاق اس کی باتوں پر مسکرائے لگا...
کیا ہوا؟؟

بس آپ کی یہی باتیں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں...
نورا داس اداس سی لگ رہی تھی...

نور آپ کی آپ کو پتہ ہے شایان بھائی نے کہا ہے کہ آپ کی دودھ پلائی کی رسم وہ کریں گے...

آفاق یا تو تھرا دماغ خراب ہو گیا ہے یا پھر شایان کا... نور ہنستے ہوئے بولے..
بس ایسے ہی رہا کریں...

نور سمجھ گئی تھی کہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کہا ہے.... مسکراتی ہوئی اٹھ کر زینے چڑھنے لگی.... کل اس کی مہندی تھی نور سوچنے بیٹھ گئی....

نور پیلا جوڑا پہنے سٹیج پر بیٹھی تھی میک اپ سے عاری چہرے پر اس وقت معصومیت طاری تھی وہ بہت حسین نہیں تھی لیکن جاذب نظر تھی... باری باری آکر سب اسے مہندی لگا رہے تھے لیکن ایک شایان تھا جو سب سے الگ تھلگ ایک کونے میں کھڑا تھا ارد گرد سے بے نیاز کبھی وہ سٹیج پر موجود لوگوں کی جانب دیکھتا تو کبھی اپنے آس پاس موجود لوگوں کو... اس کے چہرے پر اکتاہٹ کے آثار نمایاں تھے....

لڑکے والے بھی رسم کر کے جا چکے تھے نور کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے... شایان کی گاہے بگاہے نظر نور پر اٹھ رہی تھی... اسے شدید چڑھتی آنسوؤں سے... شایان سر جھٹکتا وہاں سے نکل گیا...

شایان نے ٹاہ کی آواز سے دروازہ زور سے بند کیا..... نور جو برات کا جوڑا پہنے بیڈ پر بیٹھی تھی سہم گئی وہ تو پہلے ہی شایان کے غصے سے خوف کھاتی تھی اور اب تو مزید اس کے عتاب کا نشانہ بننے جا رہی تھی... وہ سر جھکا ئے بیٹھی رہی... شایان چہرے پر ڈھیروں سختی لیے اس کی جانب آیا اور اس کا بازو پکڑ کے بولنے لگا... میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہو تم ہاں؟؟؟

شایان کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ نور کی آنکھیں چھلکنے لگیں...

اووہ پلیر میرے سامنے یہ رونے دھونے کا ڈرامہ مت کرنا مجھے شدید کوفت ہوتی ہے ان آنسوؤں سے سو میرے سامنے یہ حربے استعمال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں... شایان لیکن....

ایک لفظ نہیں ورنہ بہت برا پیش آؤں گا میں وہ اسے بیڈ سے اٹھاتے ہوئے بولا.... آئندہ میرے بیڈ پر نظر آئی نہ تو پھر دیکھنا کیا کرتا ہوں میں شایان نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا....

نور نے بیڈ کو تھام لیا ورنہ گر جاتی...

میں کہاں سوؤں گی... نور ہولے سے منمنائی...

وہ کاؤچ نظر آ رہا ہے نہ چپ چاپ سو جاؤ وہاں...

نور بے بسی سے اسے دیکھنے لگی...

شایان نے غصے سے مٹھیاں بھیجنے لیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا نور کو اٹھا کر کہیں پھینک آتا جو اس پر کسی عذاب کی مانند نازل ہوئی تھی...

نور ہچکیاں لیتی واش روم کی جانب چلنے لگی...

شایان نے ناٹ کھیچ کر اتار پھینکی اور شرٹ کے اوپر کے بٹن کھولے...


کب بورڈ سے اپنے کپڑے نکالنے لگا... اسی دوران نورواش روم سے نکل کر آئی اور خاموشی سے کاؤچ پر بیٹھ گئی...

اس پر بے حد روپ آیا تھا اس وقت وہ ڈارک پرپل کلر کی پلین شلوار قمیص میں ملبوس تھی.. تھوڑے تھوڑے بال جوڑے سے باہر نکل آئے تھی.... نور آنسو پونچھتی ایک نظر شایان پر ڈال کر لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لیں... شایان ہنکار بھرتا واش روم میں چلا گیا...

Don't copy without my permission!!!!

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

#حمزہ۔ تنویر 

قسط نمبر 2

شایان شاید سوچکا تھا لیکن نور کی آنکھوں سے نیند تو کوسوں دور تھی...

کہاں وہ احمد کی بیوی بننے جا رہی تھی اور اب شایان کی بن چکی تھی اور اس زندگی کا جو نمونہ شایان نے آج پیش کیا تھا اس سے یہ تو اندازہ ہو ہی گیا کہ بلاشبہ آگے کی زندگی تکلیف دہ ہو گی...

یا اللہ میں نہیں جانتی کہ آپ نے میرے لیے کیا سوچا ہے میں بس اتنا جانتی ہوں کہ آپ میرے لیے جو بھی کریں گے وہ میرے حق میں بہتر ہو گا میں خود کو آپ کے سپرد کرتی ہوں جیسے آپ چاہیں گے میں ویسے ہی کروں گی آپ کی رضا میں راضی ہو جاؤں گی بس آپ مجھے ہمت دینا یہ سب برداشت کرنے کی....

پہلے جو بے چینی نور کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھی اب اس کی جگہ سکون نے لے لی تھی وہ مطمئن ہو چکی تھی کیونکہ وہ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر چکی تھی اسے اللہ پر یقین ہے کہ وہ اسے مایوس نہیں لوٹائیں گے اس کے برعکس جو لوگ خود اپنے معاملوں میں الجھتے رہتے ہیں وہ ہمیشہ جھنجھلاہٹ، پریشانی، اور بے چینی کا شکار رہتے ہیں اگر وہ اپنے معاملے اللہ پر چھوڑ دیں تو پرسکون ہو جائیں گے اس بھروسہ پر کہ اللہ ان کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گا اس کے لیے آپ کو اللہ پر پختہ یقین رکھنا ہو گا جو ڈمگانا نہیں چاہیے چاہے حالات جیسے بھی آجائیں وہ جو خدا اوپر بیٹھا ہے نہ وہ سب سنبھال لے گا....

جو اپنے معاملات اللہ کے سپرد کرتے ہیں پرسکون رہتے ہیں..

آفاق کہاں ہو تم؟؟؟ مریم نے ٹیکسٹ کیا...

یار میں تھوڑا بزی ہوں... آفاق نے عجلت میں صرف اتنا ہی کہا...

تم کہاں بزی ہو؟؟؟ مریم کو حیرت ہوئی...

یار میں نور آپنی کے کام سے آیا ہوں ان کے گھر سامان لینے...

مریم نے تلملا کر فون بیگ میں پھینک دیا...

میں خود تمہیں میسج کر رہی ہوں نہ اسی لیے ایٹیٹیوڈ دکھا رہے ہو ہر وقت نور نور بس اسی کی تسبیح کرتا رہتا ہے اب تو وہ گھر ہی آگئی ہے پتہ نہیں کیا حال ہو گا دوسری طرف حسن ہے جو میرے ایک میسج کو ترستا ہے اور تم سے کئی درجے اچھا ہے... وہ خود سے گفتگو کرنے لگی..

کچھ سوچ کر وہ حسن کی تلاش میں نکل گئی بلا آخر اسے وہ نظر آ ہی گیا...

حسن نے مریم کو دیکھتے ہی ایک نرم سی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی...

حسن تم چل سکتے ہو مجھے کچھ بات کرنی ہے...

بلکل جان تم کو تو میں کہیں بھی چل پڑوں گا البتہ شرط یہ ہے کہ تم بھی ساتھ ہو... کہتے ساتھ

ہی وہ کھڑا ہو گیا اور ہاتھ سے مریم کو چلنے کا اشارہ کیا...

مریم اس کے ہمراہ قدم اٹھانے لگی...

کیا ہوا تم پریشان لگ رہی ہو؟؟؟ حسن اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا ہوا بولا...
نہیں ایسی کوئی بات نہیں دراصل میں آج تمہیں جواب دینے آئی ہوں... مریم سپاٹ سا
چہرہ لیے بول رہی تھی...

حسن کے دل کو خدشہ ہوا اس کا چہرہ دیکھ کر

پھر جلدی بتاؤ نا.... حسن بے صبری سے بولا

میری طرف سے.... مریم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں خوف تھا...

بولو نہ یار....

ہاں ہے... کہتے ہوئے وہ مسکرا نے لگی....

اف شکر تم نے تو مجھے ڈرا دیا تھا... حسن کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا....

تو مطلب اب تم پر صرف میرا حق ہے رائٹ...

مریم اثبات میں سر ہلانے لگی....

تو پھر تم کبھی مجھے نہیں روکو گی اپنا حق جتانے سے....

مطلب؟؟؟ مریم نا سمجھی کے عالم میں اسے دیکھنے لگی...

مطلب یہ جانو کہ تم صرف میری ہو اور میرے علاوہ تمہارے آس پاس میں کسی کو برداشت نہیں کر سکتا اس لیے تم میری بات مانا کرو گی...
اتنے شدت پسند ہو مجھے لے کر...

حسن دو قدم آگے آیا....

بلکل ان فیکٹ اس سے بھی زیادہ میرا بس چلے تو تمہیں سب سے چھپا کر رکھ لو کوئی دیکھ بھی نہ سکے میرے سوا.... وہ مریم کے چہرے پر آمئی لٹ کان کے پیچھے اڑتے ہوئے بولا...

ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں مریم نے مسکراتے ہوئے کہا... اور حسن کے ساتھ چلنے لگی...

نور نے آنکھیں کھولیں تو کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی پائی جو کہ بند کھڑکی سے چھن کرتی اندر آ رہی تھی... نور نے پاؤں سلیر میں ڈالے اور بال سمیٹتی اٹھ گئی... نور اب شش و پنج میں مبتلا تھا کہ لائٹ آن کرے یا نہیں....

اووہ شٹ آج تو نماز بھی نہیں پڑھی... نور نے ماتھے پر ہاتھ مارا...
نور آگے بڑھی اور شایان کو دیکھا جو بے خبر سو رہا تھا... نور اسے غور سے دیکھنے لگی...

سوتے ہوئے کتنے معصوم لگ رہے ہیں اور اصل میں تو ڈیول ہیں... نور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی اچانک سے اس کا پاؤں سلپ ہوا تو وہ شایان پر جا گری....
وہ جو بے خبر سو رہا تھا اس اچانک افتاد پر جھٹ سے آنکھیں کھول دیں اور نور کو خود پر دیکھ کر غصے سے آگ بجولہ ہو گیا....

تمیز نام کی کوئی چیز ہے تم میں... وہ حلق کے بل چلایا...

نور جلدی سے پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی...

اس کی آواز سے ہی وہ کانپنے لگی تھی...

یہ کیا بیہودہ حرکت تھی ہمسہ... وہ کھڑا ہو کر کڑے تیوروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا...

وہ میں میں.... نور سوچنے لگی کہ اب کیا عذر پیش کرے....

وہ میں کیا لگا رکھی ہے ویسے تو تم اتنا بولتی ہو میں کچھ پوچھوں تو گونگی بن جاتی ہو یہ سب

ڈرامے میرے سامنے نہیں چلیں گے سمجھیں...

وہ دونوں ہاتھوں سے نور کے بازو پکڑے بول رہا تھا اور نور کو لگ رہا تھا شایان کی انگلیاں

اس کی بازو میں پیوست ہو جائیں گیں...

سوری آئندہ خیال رکھوں گی.... نور ہمت مجتمع کرتی ہوئی بولی...

اور ایک بات یاد رکھنا تم نہ تو میری بیوی ہو اور نہ ہی بننے کی کوشش کرنا شکر کرو تمہیں اس کمرے میں رہنے کی اجازت دے رہا ہوں اس سے زیادہ کی توقع مت رکھنا... جھٹکے سے اسے چھوڑنا واش روم میں چلا گیا...

نور اپنے بازو سہلانے لگی...

کتنا ظالم تھا وہ شخص جو کہ اس کا محرم تھا لیکن وہ تو اسے بیوی ہونے کا درجہ بھی نہیں دے رہا تھا... نور بیڈ پر ہی بیٹھ گئی... آنسو بار توڑ کر ایک بار پھر سے نکل آئے...

پتہ نہیں شایان اس رشتے کا کیا ہوگا... نور سوچتی ہوئی اپنے کپڑے نکالنے لگی....

نور آپی آپ نے جو سامان کہا تھا وہ میں لے آیا ہوں جیسے ہی نور اور شایان ڈائینگ ٹیبل پر آکر بیٹھے آفاق بولنے لگا...

www.urdu novels mania

www.urdu novels mania.com

نور نے اثبات میں سر ہلادیا...

ڈائینگ ٹیبل پر اس وقت نور کی خالہ آفاق اور اس کی چچا زاد دو کزنز بیٹھیں تھیں...

جو فرصت سے نور کا جائزہ لے رہیں تھیں...

نوران کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی... اس نے شایان کی جانب دیکھا جو خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا نور نے بھی اپنی نظریں پلیٹ پر مرکوز کر لیں...
ان کا گھر کسی حویلی کی مانند تھا تھا لیکن بنا ماڈرن انداز میں تھا...
شایان کی فیملی کے ساتھ ان کے چچا کی فیملی بھی رہتی جن کی صرف دو بیٹیاں تھیں مہرین اور سمرین...

مہرین شایان کی ہم عمر اور سمرین سے پانچ سال بڑی تھی...
شایان نے ناشتہ سے ہاتھ اٹھایا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے... سب جانتے تھے کہ ان کی شادی کن حالات میں ہوئی ہے اس لیے کسی نے بھی اسے بلانے کی زحمت نہ کی...
شایان کی چچی بھی آکر بیٹھ گئیں...
البتہ نور سب کو جانتی تھی اور بہت بار آچکی تھی یہاں لیکن آج اسے ایسا معلوم ہو رہا تھا مانو پہلی بار اس گھر میں قدم رکھا ہو... آفاق نے اٹھتے ہوئے نور کو مخاطب کیا....
ہاں بولو؟ نور جو اپنے خیالوں میں کھوی ہوئی تھی اسے پتہ نہیں چلا کہ آفاق نے کیا بولا ہے...

میں کہ رہا ہوں کہ آپ فری ہو کر گارڈن میں آ جانا میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں...

شایان بے مقصد سڑکوں پر گاڑی چلا رہا تھا وہ جھنجھلاہٹ کا شکار تھا ایک دم سے اتنی بڑی تبدیلی وہ بھی اس کی اجازت کے بغیر اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی نور میرا دل تو کر رہا ہوں تمہیں کسی دوسرے ملک پھینک آؤ اچھی بھلی لائف چل رہی تھی ڈسٹرب کر کے رکھ دیا ہے میڈم نے... شایان تلملاتے ہوئے بولا رہا تھا...

گاڑی اس نے سائیڈ پر روکی اور سر سٹیرنگ پر ٹکا دیا... وہ ریلیف چاہتا تھا اس سب سے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا... عین اسی وقت اس کا فون رنگ کرنے لگا شایان نے نظر اسکرین پر ڈالی تو میرا کا نام جگمگا رہا تھا..

شایان نے بے دلی سے کال ایٹنڈ کی...

یار تم کہاں غائب ہو کل رات بھی تم نے بات نہیں کی پتہ ہے میں کتنی پریشان ہو رہی تھی.... چھوٹتے ہی میرا شروع ہو گئی

میرا میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں جو تم پریشان ہو رہی تھی ظاہر ہے مصروف تھا اسی لیے نہیں کی بات... شایان تلخی سے بولا

میرا نے لب بھینچ لیے

اچھا تم ٹھیک ہو؟؟؟

مجھے کیا ہونا ہے بتاؤ زرا میں کیا بارڈر پر ہوں جو مج پر خطرہ لاحق ہے عجیب بچگانہ سوال کر رہی ہو... شایان تنگ آ کر بولا

شایان آخر تمہیں ہوا کیا ہے اتنے روڈ کیوں ہو رہے ہو؟؟؟

میرا فحشال میں بات نہیں کرنا چاہتا بعد میں کروں گا... شایان نے بنا کچھ سنے فون بند کر دیا... پاگل کر دیا ہے سب نے... اس نے غصے سے فون ڈیش بورڈ پر پھینک دیا.....

نورا اٹھ کر باہر آگئی جہاں آفاق اس کا منتظر تھا نور اس کے ساتھ گھاس پر بیٹھ گئی...

نور آپ کو کیا لگتا ہے آپ اس رشتے کو نبھا لوگی؟؟؟ آفاق سیدھا دمے پر آیا

میں نہی جانتی آفاق لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ جس نے مجھے اس رشتے میں باندھا ہے وہ مجھے تنہا نہیں چھوڑے گا

لوگ ہوتے ہیں جو چھوڑ دیتے ہیں اللہ نہیں چھوڑتا

پھر چاہے حالات کیسے بھی ہوں...

ہم تو صرف اسی سے پیار کرتے ہیں جو اچھا ہوتا ہے لیکن وہ تو برے انسان سے بھی محبت کرتا ہے انہیں بے سہارا نہیں چھوڑتا تو مجھے بھی نہیں چھوڑے گا... نور پر اعتماد سی بول رہی تھی

آفاق اس کی باتوں پر مسکرا دیا

معلوم ہے نور مجھے آپ کی باتیں بہت اچھی لگتی ہیں انہی کے اثر کے باعث میں نے
لڑکیوں کو تاڑنا چھوڑ دیا ہے.... آفاق اسے آنکھ مارتا ہوا بولا

نور مسکرانے لگی

چلو کچھ تو اچھا کیا

ویسے پھر بھی سوچنے کی بات ہے آپ کا کیا بنے گا میرے جلا دجیے بھائی کے ساتھ...
آفاق سوچتے ہوئے بولا

بلکل کہ تو تم ٹھیک رہے ہو مجھے تو نہ وہ کسی ملک کے ظالم جابر بادشاہ کے مانند لگتے ہیں جو
اپنی رعایا پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے ہیں... نور مزے سے بول رہی تھی
شایان جو گاڑی گیٹ کے باہر چھوڑ کر اندر آ رہا تھا ان دونوں کی آوازیں سن کر رک گیا
ان دونوں کی پورچ کی جانب پشت تھی اسی لیے انہیں معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب شایان
آیا.. نور کی بات پر شایان کے غصے کو مزید ہوا ملی...

نور اوپر کمرے میں آؤ... زور سے بول کر اندر کی جانب قدم بڑھا دینے
نور گھبرا کر اسے جاتا دیکھنے لگی

ہمیشہ تمہاری وجہ سے ڈانٹ پڑتی ہے مجھے... نور مہربان بناتی ہوئی اٹھ گئی....

اس کے پیچھے آفاق کا قہقہہ بلند ہوا

نور ڈری ڈری سی کمرے میں آمّی شایان چکر لگا رہا تھا نور کو دیکھتے ہی رک گیا
مس نور تمہیں میری بات سمجھ میں بلکل نہیں آتی نہ می تو چائینیز میں بات کرتا ہوں ہیں
نہ ۹۹۹

نور نے تھوک نگلا...

شایان نے نور کا ہاتھ پکڑا اور ٹیبل پر پڑے باکس کو کھولا
نور کی ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی
شایان یہ یہ کیا...

نور اس کے پیچھے چھپنے لگی

شایان نے اس کا ہاتھ آگے کیا اور باکس میں موجود چوہوں کے قریب کر دیا
شایان پلیزیہ مت کریں میں مرجاؤں گی... دیکھ کر ہی نور کی جان منکل رہی تھی اور شایان
اس کی ہاتھ اندر ڈال رہا تھا

میں جانتا ہوں تم ایسے باز نہیں آؤں گی تمہارا یہی علاج ہے... شایان اس کی کلامی زور سے
پکڑتے ہوئے بولا

نور کی آنکھوں میں آنسو آگے
 نہیں پلیر پکا آئندہ کچھ نہیں بولوں گی...
 شایان نے بھر سے اس کا ہاتھ آگے کیا
 شایان نہ کریں نہ پلیر... نور باقائدہ رونے لگی
 شایان نے باکس بند کر دیا
 نور ناراض ناراض سی اس کی جانب دیکھنے لگی
 سمجھ لو یہ صرف ٹریلر تھا اگر دوبارہ کچھ سنا پھر کوئی وارنگ نہیں ملی گی... نور کی نازک سی کلائی
 ابھی تک اس کی مضبوط گرفت میں تھی...
 شایان اس کی کلائی چھوڑتا ہوا باہر نکل گیا
 نور اپنی کلائی دیکھنے لگی جو سرخ ہو گئی تھی...
 فرعون کہیں کے... نور منہ میں بڑبڑاتی

ولیمہ کے فمکش میں زیادہ مہمانوں کو مدعو نہیں کیا گیا کیونکہ وقت بہت کم تھا اور کام بہت
 زیادہ...

نوت نے سکن کلر کی یسکی پہن رکھی تھی آج بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی کچ پارلر والی کے ہاتھوں کا کمال تھا شایان سارا وقت اکھڑا اکھڑا سا رہا نہ کسی سے بات کی نہ کسی کو جواب دیا آیا بھی وہ کافی لیٹ تھا

شایان فکشن کے دوران ضبط کا دامن تھامے رہا اور گھر آتے ہی نور پر برس پڑا....
زندگی عذاب بنا کر رکھ دی ہے میری تم نے...
نور دم سادھے اسے دیکھنے لگی....

ایسی شکل بنا کر دیکھ رہی ہو جیسے سارا قصور ہی میرا ہو...
لیکن شایان میرا کیا قصور ہے؟؟؟ نور ہولے سے بولی...
تمہارا یہ قصور ہے کہ بنا میری اجازت کے میری زندگی میں داخل ہو گئی ہونا و گیت لاسٹ...
شایان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے کمرے سے نکال دیا...

شایان میں ایسے کہاں جاؤں گی پلیر دروازہ کھول دیں.... نور روتے ہوئے آہستہ سے
دروازے پر دستک دیتے ہوئے بولی....
لیکن شایان کی کوئی آواز نہ آئی...

وہ ابھی برائیدل ڈریس میں ہی ملبوس تھی... آس پاس دیکھتی وہ خالہ کے کمرے کی جانب چل دی...

پہلی دستک پر ہی خالہ نے دروازہ کھول دیا... نور کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا ناک سرخ ہو رہی تھی...

کیا ہو گیا میری بچی کو؟؟؟ خالہ اسے دیکھ کر پریشان ہو گئیں...
نوران کے ہمراہ اندر آ گئی....

جاؤ پہلے چیلنج کرو پھر بات کرنا شاہاش... وہ اس کی کمر پر تھکی دیتی ہوئیں بولیں....
نور چیلنج کر کے آئی تو ابھی بھی آنسو پہلے کی طرح ہی رواں دواں تھے...
اب مجھے بتاؤ شایان نے کچھ کہا ہے کیا....

انہوں نے کمرے سے نکال دیا...
یا اللہ میں اس لڑکے کا کیا کروں... نور میری جان وہ کچھ وقت سے اکیلا رہتا آیا ہے اسی لیے ایک دم سے تمہارا اس کی زندگی میں آنا پھر اس کی بیوی بن کر اسے وقت لگے گا قبول کرنے میں.....

خالہ وہ اتنے تلخ کیوں ہیں پہلے تو اتنے نہیں ہوتے تھے....

جب سے اس کے پاپا کی ڈیٹھ ہوئی ہے اس کے بعد سے ہی وہ ایسا ہو گیا ہے بہت اٹیچ تھا وہ اپنے پاپا سے بس اسی وجہ سے سب سے اکھڑا کھڑا رہتا ہے....

میں کیا کروں خالہ؟؟؟ نور بے بسی سے انہیں دیکھنے لگی...

تم اسے سمیٹ لو نور اگر میرا سے اس کی شادی ہو گئی تو وہ ہم سب سے کٹ جائے گا اب تمہیں اسے سنبھالنا ہے وہ دل کا برا نہیں ہے لیکن ایک خول چڑھا رکھا ہے اس نے اپنے گرد جس کے اندر وہ کسی کو داخل نہیں ہونے دیتا تمہیں وہ خول توڑ کر اسے آزاد کرنا ہے واپس پہلے جیسا بنا دو اسے سمجھ رہی ہونہ....

نور دور خلاؤں میں دیکھ رہی تھی... انہیں لگا شاید وہ متوجہ نہیں.... جی خالہ میں سمجھ گئی ہوں...

مجھے انہیں کسی شرط پر نہیں کھونا....
بلکل اور میں تمہادی مدد کروں گی بس تم ہمت سے کام لینا... وہ نور کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں... نور مسکرانے لگی...

نور سونے کے لیے لیٹ گئی اور یاد کرنے لگی کہ شایان ہر وقت اپنے پاپا کے ساتھ رہتا تھا پھر یہ تو ہونا ہی تھا یوں اچانک ان کی موت نے شایان کو سب سے الگ کر دیا لیکن شایان میں آپ کو اس طرح سے نہیں رہنے دوں گی آپ پھر سے پہلے جیسے بن جائیں گے...

میں کل سے سوچ رہی تھی کہ کیوں اللہ نے مجھے حماد کی بجائے آپ کی بیوی بنا دیا اور وجہ اب مجھے پتہ چلی ہے شاید آپ کا صحیح ہونا میرے ہی ہاتھوں لکھا ہے اسی لیے مجھے آپ کی بیوی کا مقام دیا گیا....

نور شایان کا سوچ کر دکھی ہو گئی کتنا مشکل ہوتا ہو گا ان کے لیے اپنے پاپا کے بغیر رہنا... دو آنسو نور کی آنکھ سے چھلک پڑے....

لیکن شایان آپ زندگی میں واپس آئیں گے پہلے جیسے ہو جائیں گے اور میرا اب یہی مقصد ہے... نور سوچتی ہوئی مسکرانے لگی اور الارم لگا کر آنکھیں بند کر لیں....

نور فجر کی نماز پڑھ کر باہر آ گئی اور شایان کے کمرے کی جانب قدم بڑھانے لگی اب اس کا ڈر قدرے کم ہو گیا تھا....

دروازہ مقفل دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی آج بھی شایان نماز کے لیے نہیں اٹھے... نور گارڈن میں جا کر بیٹھ گئی اور انتظار کرنے لگی..

کافی دیر بعد

نوراٹھ کر کچن میں گئی اور چائے بنانے لگی

چائے لے کر وہ کمرے کی جانب چلنے لگی تو دیکھا کہ دروازہ بند نہیں ہے... نور خوشی خوشی کمرے میں چلی گئی....

میرا تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی کیا جب کہا ہے کہ ابھی نہیں آسکتا تو مطلب نہیں آسکتا پھر فضول میں بحث کرنے کا کیا مطلب....

نور جیسے ہی چوکھٹ میں آئی شایان کی غصے سے بھری آواز سنائی دی وہ کھڑکی کی جانب منہ کیے کھڑا تھا اور نور کے سامنے اس کی پشت تھی....

میرا میں اس وقت تمہاری بجواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں سو جب تمہیں میری بات سمجھ میں آجائے پھر کال کرنا.... کہ کراس نے فون بیڈ پر پھینک دیا....

میرے ہی پیچھے پڑ گئے ہیں سب.... منہ میں بڑبڑانے لگا....

نور ڈرتی ڈرتی آگے بڑھی اور بولی....

شایان وہ میں چائے لائی تھی....

وہ شایان کے پیچھے کھڑی ہو گئی....

شایان جو پہلے ہی طیش میں تھا نور کی آواز نے جلتی پرتیل کا کام کیا....

شایان مڑا اور ہاتھ مار کر کپ پھینک دیا....

نور کی ہلکی سی سی منکلی چائے اس کے ہاتھ پر بھی گر گئی تھی....

نور نے آنسو ضبط کیے..

ٲم سب کو میری بکواس سمجھ میں کیوں نہیں آتی اکیلا چھوڑ دو مجھے کن الفاظ میں سمجھاؤں میں...

نور نے ہاتھ پیچھے کر لیا اور خاموشی سے کاؤچ پر بیٹھ گئی... شایان لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلیج کرنے چلا گیا....

اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اس کی زندگی دوسرے کنٹرول کر رہے ہر چیز الٹی ہوتی جا رہی تھی اس کی مرضی کے خلاف...

نور کے آنسو باڑ توڑ کر باہر نکل آئے...

نور اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھنے لگی...

آنسو صاف کر کے وہ اٹھی اور ہاتھ پر دوامی لگانے لگی لیکن چونکہ دائیاں ہاتھ تھا اس سے لگائی نہیں جا رہی تھی دوسرا جلن اتنی زیادہ تھی کہ وہ بار بار ہاتھ پیچھے کر لیتی... نور کو پتہ ہی نہیں چلا کہ شایان اسے دیکھ رہا ہے...

کیا ہوا ہے یہاں؟؟؟

شایان نظر کی گلاسز لگاتا اس کا سرخ ہاتھ دیکھنے لگا....

کچھ نہیں بس وہ.... نور نے بات ادھوری چھوڑ کر ہاتھ پیچھے کر لیا...

ٲم پھر سے رو رہی ہو نہ اور دکھاؤ مجھے اپنا ہاتھ... شایان اس کے ساتھ کاؤچ پر بیٹھتا ہوا بولا...

لیکن نور نے کوئی حرکت نہ کی...

نور؟؟؟ شایان زور سے بولا...

نور نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کر دیا...

تمہارے ہاتھ پر گرمی تھی چائے شایان اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا....

جی...

تو سائیڈ پر نہیں ہو سکتی تھی... شایان اسے گھورنے لگا....

آپ مجھے بتا دیتے نہ پہلے ہی کہ آپ نے چائے گرانی ہے تو میں سائیڈ پر ہو جاتی...

شایان نفی میں سر ہلاتا ٹیوب لگانے لگا...

نور بغور اس کا جائزہ لینے لگی...

گیلے بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے، بڑھی ہوئی شیو، جگمگاتا ہوا رنگ، ٹی شرٹ اور ٹراؤزر

میں ملبوس اس وقت وہ سیدھا دل میں اتر رہا تھا.....

اب مام کو مت بتا دینا یہ سب....

جی...

ورنہ وہ کہیں گیں کہ میں تم پر تشدد کر رہا ہوں... کہتا ہوا کھڑا ہو گیا...

نور چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی...

کیا سوچ رہے ہیں آپ؟؟؟

یہی کہ جب نیچے جائیں گے تو سب کو تمہارے ہاتھ کا علم ہو جائے گا...

پھر کیا کریں گے اب... نور سوچتے ہوئے بولی...

ایسا کرتے ہیں روم میں ہی ناشتہ کر لیتے ہیں تم آج باہر مت نکلا...

جی ٹھیک....

شایان آپ مجھے کھلائیں گے.... نور مسرور سی پوچھنے لگی اسے یہ جلا د قسم کا انسان اچھا لگنے لگا تھا....

میں کیوں کھلاؤ تم.....

کہتے کہتے شایان خاموش ہو گیا...

ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسری شروع میں مام کو یہیں بلا لیتا ہوں.... کہتا ہوا شایان

کمرے سے باہر نکل گیا....

کیا ہو جاتا اگر کھلا دیتے تو... نور منہ بنا کر بیٹھ گئی....

یار مریم کہیں چلتے ہیں باہر...

لیکن حسن...

گھر میں ٹائم تو میں بتا چکی ہوں... مریم پریشانی سے بولی...
 کوئی بات نہیں تم کہ دینا آج کام تھا اسی لیے دیر ہو گئی...
 پر حسن کہیں جا کر کیا کرنا یہاں بھی تو ہم ساتھ ہی ہوتے ہیں...
 ساتھ تو ہوتے ہیں پراکیلے نہیں میں چاہتا ہوں کچھ وقت ہم گزاریں صرف تم اور میں تیسرا
 کوئی بھی نہیں...

مریم مسکرانے لگی...

اچھا چلو ٹھیک ہے لیکن چلنا کہاں ہے....

تم چلو لے کر جانا میرا کام ہے...

مریم بیگ اٹھاتی اس کے ساتھ چلنے لگی...

یار ریسٹورنٹ میں تو کوئی دیکھ بھی سکتا ہے.. مریم پریشانی سے بولی...

ڈرنٹ وری جانو ہماری پرسنل بکنگ ہے وہاں کوئی نہیں آئے گا....

آڈر دینے کے بعد حسن اسے دیکھنے لگا....

ایسے کیا دیکھ رہے ہو...

یہی کہ ہماری آنے والی زندگی کتنی خوبصورت ہوگی تمہاری ہمراہی میں...

لیکن حسن میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کہ میری فیملی اجازت نہیں دے گی... مریم ادا سی سے بولی...

تم فکر مت کرو میں ہر چیز فکس کر لوں گا تم بس مسکراتی رہا کرو ایسے اچھی نہیں لگتی... حسن اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا...

مریم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا....

شایان میری بات اب غور سے سن لو تم اگر آئندہ تم نے نور کو تکلیف دی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا....

اوو وہ پلیز ماما آپ تو ایسے کہ رہی ہیں جیسے میں اس پر پھریاں چلانے والا ہوں...

شایان اثر لیے بغیر بولا....

اور ایک بات تمہارا ہر کام نور کرے گی خبر دار اگر تم نے اسے ڈانٹا...

میں کوئی بچہ نہیں ہوں جو وہ میرے کام کرے گی میں خود کر سکتا ہوں سو پلیز مجھے نہیں ضرورت اس کی...

کس طرح سے بات کر رہے ہو تم شایان... انہیں تلکیف ہوئی اس کے اس انداز پر...

مجھے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ میرا بیٹا ایسا ہے میری کیا عزت رہ جائے گی سب کے سامنے جسے اتنے مان کے ساتھ لے کر آئی اس کے ساتھ ایسا سلوک.....

ماما پلیز مجھے نہیں پسند اپنی لائف میں کسی کی بھی دخل اندازی پھر کیوں مجھے فورس کر رہیں ہیں آپ... شایان تھوڑا کمزور پڑا...

بیٹا وہ کسی نہیں ہے تمہاری بیوی ہے یہ اس کا فرض بھی ہے اور حق بھی... میں نہیں سمجھتا ایسا کچھ...

ٹھیک ہے پھر دوبارہ مجھ سے بات مت کرنا جاسکتے ہو تم اپنے کمرے میں اب... وہ منہ موڑتی ہوئیں بولیں آنکھوں میں نمی آگئی....

شایان بے بس ہو گیا...

اوو کے فائن کچھ نہیں کہتا میں اسے اب خوش ہیں؟؟؟

میں تمہیں فورس نہیں کر رہی جو کرنا ہے کرو....

یار اب مان تولی ہے نہ آپ کی بات چھوڑیں یہ ناراضگی... وہ ان کا منہ اپنی جانب کرتے ہوئے بولا...

پہلے بتاؤ کا نفرم...

جی کا نفرم... کہتے ہوئے وہ باہر نکل گیا....

سب کو دوسروں کی پڑی ہے میری تو پرواہ ہی نہیں ہے کسی کو...
میرا کی کال آنے لگی تو شایان نے سیل فون ہی آف کر دیا اور گھر سے باہر نکل گیا....

مریم آج اتنا لیٹ کیوں ہو گئیں؟؟؟

وہ ماما مجھے اسائنمنٹ بنانی تھی تو فرینڈز کے ساتھ بیٹھ کر وہی بنا رہی تھی....
وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ مجھے پہلے بتا دیتیں کم سے کم ٹینشن تو نہ ہوتی...
سوری ماما آئندہ خیال رکھوں گی... کہتی ہوئی وہ اپنے کمرے کی جانب چل دی...
سچ میں یہ کوئی مشکل تو نہیں تھا اتنی آسانی سے ماما مان گئیں حسن.... مریم اسے کال کر کے
بتانے لگی...

میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا تم ہی گھبرا رہیں تھیں....
پھر تو ہم کبھی بھی کہیں بھی جاسکتے ہیں.. مریم پر جوش سی بول رہی تھی...
جانو جہاں تم کہو گی ہم وہاں جائیں گے...

حسن تم مجھے کبھی چھوڑو گے تو نہیں نہ؟؟؟ مریم نے دل میں موجود خدشے کا اظہار کیا...
اپنی جان کو کوئی چھوڑ سکتا ہے کیا؟؟؟

مریم میں ساری دنیا کو چھوڑ سکتا ہوں بشمول اپنی فیملی لیکن تمہیں نہیں تم میرا سب کچھ
ہوں... حسن آہستہ آہستہ بول رہا تھا اور مریم کو لگ رہا تھا یہی سب سے حسین دنیا ہے...
مجھے یقین ہے تم ہمیشہ ایسے ہی رہو گے....

نہیں میں ہمیشہ ایسا نہیں رہو گا...

لیکن کیوں؟؟ مریم رو ہانسی ہو گئی...

کیونکہ وقت کے ساتھ میرا پیار تمہارے لیے بڑھتا جائے گا سوزندگی اس سے بھی زیادہ
خوبصورت ہو گی...

مریم نے لمبا سانس لیا...

شکر تم نے تو میری جان ہی نکال دی تھی...

دو تین گھنٹے مزید ان کی باتیں چلتی رہیں...

www.urdu novels mania.com

آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا شایان اپنے چچا کے ساتھ آفس جا رہا تھا... اس کے تمام کام نور کر
رہی تھی اور شایان ضبط کا دامن تھامے ہوئے تھا...

نور نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو شایان کے لیے کپڑے نکالنے لگی جو کہ جاکنگ پر گیا ہوا تھا.. پھر
وہ بیڈ پر بیٹھ گئی....

نور کو اچھا نہیں لگتا تھا جب شایان اس کے سامنے میرا سے بات کرتا... نور سر جھٹک کر اٹھ گئی کہ سامنے سے آتے شایان سے ٹکرا گئی... آنکھوں کی جگہ بٹن فٹ کروائے ہیں کیا... شایان ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے بولا...

سوری مجھے نظر نہیں آیا....

تو زرا اپنی آنکھیں کھلی رکھا کریں...

شایان آپ ہمیشہ ایسے ہی بولتے ہیں کیا... نور رو ہانسی ہو گئی...

جی ایسے ہی بولتا ہوں اسی لیے تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ جہاں سے آئی ہو نہ وہیں واپس چلی جاؤ مزید میری زندگی خراب مت کرو...

شایان مجھے درد ہو رہا ہے... نور منمنائی...

شایان نے اس کا بازو دبوچ رکھا تھا...

اس کا بازو اپنی گرفت سے آزاد کرتا سا نیڈ پر ہو گیا... نور سر جھکاتی باہر نکل گئی....

کیا ہوا آپ کو؟؟ آفاق کچن میں آیا تو نور اپنا بازو سہلا رہی تھی... کچھ نہیں...

آپ کی آواز نے باقی روداد بھی سنا دی ہے سو جو رہ گیا وہ آپ بتائیں... وہ شیلف پر چڑھ کر بیٹھ گیا...

بس ایسے ہی کہ کروہ شایان کے لیے ناشتہ بنانے لگی...
آپ پہلی ایسی دلہن ہیں جو اتنی جلدی کچن میں گھس گئیں ہیں..
مجھے اچھا لگتا ہے کام کرتے رہنا ورنہ بور ہو جاتی..
اب تو بتا دیں... آفاق بے چارگی سے بولا...
نور مسکرانے لگی...

تم نہیں چھوڑو گے نہ...
بلکل بھی نہیں بیسی کہتی ہیں نہ تو پھر بتائیں جلدی...
تمہیں معلوم تو ہے اپنے ظالم بھائی کا...
اووہ آپ کے سر تاج... آفاق ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا...
تم بتاؤ حاب نہیں ملی؟؟
یار آپ کو پتہ ہے انہوں نے مجھے کیا کہا جب لاسٹ انٹرویو دینے گیا تھا...
کیا؟؟ نور کام روک کر اسے دیکھنے لگی...

وہ کہتے اپنی بیسی کو ساتھ لے کر آؤ پھر جاب دیں گے... آفاق بلکل سئیریس انداز میں بولا.

مذاق مت کرو... نور نے سر جھٹکا....

لیں آپ کو میری شکل سے لگ رہا ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں...

نور نے پھر سے اسے دیکھا... اور نفی میں سر ہلانے لگی...

میں تو خود حیران پریشان سا اسے دیکھنے لگا..

اچھا چلو کوئی نہیں میں تمہارے ساتھ چلوگی ٹھیک ہے...

پھر تو انہوں نے مجھے آفس کے اندر بھی نہیں آنے دینا... آفاق قہقہہ لگاتے ہوئے بولا...

آپ کو بیوقوف بنانا دنیا کا سب سے آسان ترین کام ہے... آفاق کے قہقہے رکنے کا نام

نہیں لے رہے تھے اور نور اسے غصے سے گھورنے لگی...

تم ہو ہی بد تمیز....

آفاق ہنستا ہوا باہر نکل گیا نور بھی ہنسنے لگی....

وہ ایسا ہی تھا اپنے ساتھ اسے بھی ہنسا دیتا.. نور تمہیں ماما بلارہی ہیں... مہرین کچن میں داخل

ہوتے ہوئے بولی...


خیریت چچی کو کوئی کام ہے کیا؟؟؟

پتہ نہیں تم خود جا کر معلوم کر لو... وہ کندھے اچکاتی ہوئے بولی...

اچھا بس دو منٹ شایان کا ناشتہ بن جائے پھر جاتی ہوں... وہ سر ہلاتی باہر نکل گئی....

Don't copy without my permission!!!!

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

#حمند۔ تنویر 

قسط نمبر 3

مریم کیفے میں کھڑی تھی جب حسن آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا...

یہ کیا بد تمیزی ہے حسن چھوڑو میرا ہاتھ...

مریم غصے سے بولی... لیکن مقابل پر کوئی اثر نہ ہوا اور اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر ہی اس کی کلائی آزاد کی...

مریم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا...

حسن نے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش کی...

حسن نے آگے بڑھ کر فاصلے کم کیے مریم دو قدم پیچھے کو ہوئی...

حسن نے اس کی پشت پر اپنے بازو جمائل کر کے اسے اپنے ساتھ لگا لیا...

مریم اس چیز کے لیے تیار نہ تھی...

لیومی حسن... مریم اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی...

جب تک تم مجھے معاف نہیں کر دیتی میں نہیں چھوڑوں گا...
مریم کی آنکھیں برسنا شروع ہو گئیں...

بہت برے ہو تم نہیں کرنا مجھے معاف... مریم اس کے سینے پر سر رکھے بولنے لگی...
سوری یار مجھے ایمر جنسی گاؤں جانا پڑا وہاں سگنل بھی نہیں تھے پھر کیسے تمہیں آگاہ کرتا...
جھوٹ بول رہے ہو تم...

تمہاری قسم ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں... اب تو معاف کر دو پہلے چھ مہینے سے تم مجھے جواب نہیں دے رہیں تھیں اور اب دیا تو ناراض ہو گئی ہو...

پہلے پرامس کرو آئندہ ایسا نہیں کرو گے... مریم سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی...
پرامس...

اوو کے... مریم مسکراتی ہوئی بولی...

حسن نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا..

چلو پھر اسی خوشی میں آج ایک اچھی سی ڈیٹ پر چلتے ہیں...

ٹھیک ہے... مریم فوراً مان گئی...

اسے عادت ہو گئی تھی کہ حسن اس کے آگے پیچھے گھومتا رہے وہ بھی تو پچھلے چھ ماہ سے اس کے پیچھے پڑا تھا دن رات اسے تنگ کرتا رہتا اب مریم کو اسی چیز کی عادت پڑ گئی کہ دو دن وہ غائب ہوا تو ایسے لگ رہا تھا جیسے ساری دنیا ہی خاموش ہو گئی ہو...

وہ سوچتی ہوئی اسے دیکھنے لگی...

اما کو اس نے پہلے ہی ٹیکسٹ کر دیا کہ آج لیٹ آئے گی...

راستے میں آفاق کا میسج آیا...

مریم نے بے دلی سے میسج پڑھا...

مریم اگر تم یونی ہو تو میں آ جاؤں تمہیں پک کرنے ۹۹۹

مریم نے انور کیا جب سے وہ حسن کے ساتھ تھی وہ یہی کر رہی تھی یا تو اسے جواب ہی نہ دیتی یا پھر مختصر سا جواب دے کر بات ختم کر دیتی....

آفاق کافی دیر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا لیکن مایوسی ہوئی....

جیسے ہی شایان نیچے اترتا دکھائی دیا نور چچی سے معذرت کرتی کچن میں آگئی اور ڈائینگ ٹیبل پر اس کا ناشتہ لگانے لگی...

وہ مغرور سے انداز میں بیٹھ گیا... نور سائیڈ پر کھڑی ہوگئی... آفاق، مہرین اور سمرین بھی بیٹھیں تھیں ٹیبل پر...

جیسے ہی شایان نے پہلا لقمہ لیا اس کے چہرہ پر غصے کی لکیریں ابھریں... شایان نے پلیٹ اٹھا کر پھینکی... نور ڈر کر پیچھے ہوگئی...

یہ کیا بنایا ہے تم نے؟؟؟ اگر بنانا نہیں آتا تو کس نے کہا ہے یہ ذمہ داری لینے کو... شایان پانی پی کر اس پر برسے لگا.... مہمہ میں نے تو بالکل ٹھیک بنایا تھا...

اچھا تو تمہارا مطلب ہے میرا دماغ خراب ہے یا پھر میں جھوٹ بول رہا ہوں... وہ جیوں میں ہاتھ ڈالے اس کے سامنے کھڑے ہو کر اسفستار کرنے لگا.... نور ہاتھ مسلنے لگی...

پہ پتہ نہیں شایان لیکن....

کیا ہو گیا ہے یہاں اتنا شور کیوں مچا رہے ہو؟؟

خالہ کی بات سے نور کی بات ادھوری رہ گئی....

جی آئیں زرا اپنی بہو کا بنایا ناشتہ کر کے دیکھیں نمک ایسے ڈالا ہے کہ زہر کو بھی مات دے جائے اگر نہیں کرنا چاہتی تو مت کرے اس طرح کا میرے سامنے رکھنے کی ضرورت نہیں دس نوکر رکھ سکتا ہوں میں اس کام کے لیے.. ہنکار بھرتا ہوا منگل گیا....

نور نے اب باقاعدہ رونا شروع کر دیا....

نور میری جان چپ کر جاؤ تمہیں پتہ تو ہے نہ وہ غصے کا تیز ہے...

لیکن خالہ میں نے سچ میں ٹھیک بنایا تھا ہر چیز مناسب ہی ڈالی تھی... اچھا چلو اٹھو میں دیکھتی ہوں...

انہوں نے دوسرا انڈہ دیکھا تو وہ بھی ویسا ہی تھا جیسا شایان کہ کر گیا...

نور تم خود دیکھو شایان جھوٹ نہیں بول رہا تھا... خالہ حیران ہوتی گویا ہوں...

نور نے ٹیسٹ کیا تو ششہ رہ گئی...

لیکن میں نے تو...

میں جانتی ہوں تم نے ایسا نہیں کیا لیکن تم اس کی فکر مت کرو ٹھیک ہو جائے گا وہ... خالہ

اس کا منہ تھپتھپاتی چلی گئیں...

اور نور حیران سی پلیٹ کو دیکھنے لگی...

مہرین اس تماشے کا مزہ لے رہی تھی میں بھی دیکھتی ہوں نور تم کتنے دن اس گھر میں ٹپکتی
ہوں شایان دودن میں تمہیں دھکے مار کر باہر نکالے گا... وہ سوچتی ہوئی مسکراتے لگی...
چہ چہ چہ... آفاق بولتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا...

آپ کو کیا لگا تھا میرا وہ فولادی بھائی اس نمک سے اوپر پہنچ جائے گا...
نور حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی...

مجھ سے مشورہ مانگ لیتی کم سے کم کامیاب تو ہو جاتیں وہ جلا دیں آپ کو چاہیے تھا
ہتھوڑے برساتیں ان پر... آفاق مسکراتے ہوئے بولا...

اور اگر ابھی میں نے یہ سب ریکارڈ کر کے انہیں سنا دیا نہ تو تمہاری شکل نظر نہیں آئے گی
یہاں... نور مسکراتی ہوئی سامان سمیٹنے لگی...

شایان آفس میں بیٹھا تھا جب اس کا فون رنگ کرنے لگا... اس نے ایک نظر فون پر ڈالی اور
سپیکر پر لگا دیا...

شایان آٹم سوری....

میرا کی آواز ابھری...

اس کی آواز سنتے ہی شایان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی.....

اُس اوو کے سویٹ ہارٹ...

یہ بتاؤ تم اب واپس نہیں آؤ گے؟؟؟ میرا کی آواز سے اداسی چھلک رہی تھی...

یو آر مسینگ می؟؟؟

آف کورس...

اوو کے پھر دو یا تین دن تک میں تمہارے پاس ہوں گا...

یو آر ناٹ کیڈینگ رائٹ...

آف کورس ناٹ آتم سنیرس...

لو یو بس تم جلدی سے آ جاؤ مجھ سے ویٹ نہیں ہو رہا...

لو یو ٹو... اس کے علاوہ کوئی اور حکم... شایان تا بعد اری سے بولا...

جی نہیں بس تم آ جاؤ اور کچھ نہیں چاہیے مجھے...

ٹھیک ہے میری جان ابھی میں زرا میسینگ کی تیاری میں بڑی ہوں فری ہو کر تم سے بات

کروں گا... کہ کراس نے فون رکھ دیا... ایک سکون سا تھا جو شایان کو اپنے اندر اترتا ہوا

محسوس ہوا...

مریم جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر پھوپھو کی طرف چلنا ہے...

مریم کے گھر میں قدم رکھتے ہی ماما بول پڑیں...
 کون سی پھوپھو؟؟؟ مریم بے زاری سے بولی....
 چھوٹی پھوپھو...

مطلب آفاق کے گھر.... ایمان نے اس کے کان میں سرگوشی کی...
 مریم جی اچھا کہتی آگے بڑھ گئی اس کے چہرے پر اکتاہٹ کے آثار نمایاں تھے...
 ایمان حیران ہوئی کہ وہ آج کچھ بولے بنا ہی چل دی ورنہ تو آفاق کے ذکر پر اسے کچھ نہ کچھ
 بول کر جاتی ہے....
 ایمان مریم کی چھوٹی بہن ہے....

مریم تمہیں پتہ ہے سب بہت یاد کرتے ہیں تمہیں... نادیدہ پیار بھرے لہجے میں بولیں...
 خاص کر آفاق... نور نے لقمہ دیا...
 سب مسکرانے لگی.... لیکن مریم کے چہرے پر بے زاریت طاری تھی...
 اس نے جواب میں کچھ بھی نہ کہا تو نور کو تشویش ہوئی...
 مریم تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟؟؟
 بس تھکاوٹ ہے نور آپنی آج یونی سے بھی لیٹ آئی تھی نہ...

اووہ سہی اگر تم آرام کرنا چاہو تو روم میں چلی جاؤ... نور نے آفر کی...

نہیں میں ٹھیک ہوں... مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا...

ایک تو اسے نور ویسے بھی پسند نہیں تھی اور اب یہاں بھی اسے جھیلنا پڑ رہا تھا.....

ان کے جانے کے کچھ دیر بعد شایان آفس سے آگیا... نور لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی خالہ کے ساتھ اسے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی....

آج آپ جلدی آگئے...

واپس چلا جاؤ یا پھر تم سے اجازت لیتا پہلے.. وہ تنک کر بولا

نہیں میں تو بس یونی کہ رہی تھی نور اس سے کوٹ لیتی ہوئی بولی...

کبھی تو منہ سیدھا کر لیا کرو کیا کہتی ہے وہ تمہیں....

اس کے بیٹھے ہی مام بولنے لگیں...

میری زندگی کا سکون برباد کر دیا ہے اور آپ کہتی ہیں کیا کہتی ہے وہ مجھے خیر اس بحث کو

یہیں چھوڑ دیں تو بہتر ہے... شایان سر صوفے پر گراتا ہوا بولا...

نور جا چکی تھی وہاں سے...

تم ٹھیک ہو شایان...

جی بس تھک گیا ہوں...

میں نور سے کہتی ہوں تمہیں میڈیسنس لادے گرم دودھ کے ساتھ.....
 شایان نے کوئی جواب نہیں دیا مطلب اس کی جانب سے اجازت ہے...
 نور نیچے آئی تو خالہ کے کہنے کے مطابق اس کے لیے دودھ گرم کر کے لے آئی...
 اس وقت وہ دونوں اکیلے تھے...

شایان یہ لے لیں... نور آہستہ سے بولی...
 شایان نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ہاتھ سے میڈینس لے لی...
 شایان؟؟؟ نور نے ڈرتے ڈرتے اسے آواز دی...
 بولو....

وہ کل آپ مجھے امی کی طرف لے جائیں گے؟؟
 میں نہیں جاسکتا ڈرائیور کے ساتھ چلی جانا.....
 لیکن شایان آپ بھی ساتھ آتے تو...
 www.urdu novelsmania.com

تمہیں اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے کیا یہ کافی نہیں جواب اپنے سر پر بٹھا لو... شایان کڑے
 تیوروں سے بولا...
 نور نے سر جھکا لیا....

میں نے تو اسی لیے کہا کہ پہلی بار میں جا رہی ہوں تو آپ بھی ساتھ آجاتے تو امی ابو کو اچھا لگتا....

میں نے رشتہ نہیں مانگا تھا تمہارا ان سے خود میرے ساتھ باندھا ہے انہوں نے تو اب مجھ سے کوئی توقع مت رکھنا اور اتنا فضول ٹائم نہیں ہے میرے پاس کہ تمہارے کام کرتا پھروں... کہ کرشایان چلا گیا اور زینے چڑھنے لگا....

نور بے بسی سے اسے دیکھنے لگی....

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟؟

آفاق اس کے سامنے براجمان ہوتے ہوئے بولا...

کچھ نہیں تم بتاؤ کہاں سے آرہے ہو؟؟؟

مریم آئی تھی؟؟؟

نور مسکرا نے لگی جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب نہیں دیا اپنے مطلب کی بات جاننا چاہتے ہو بس...

آفاق سر کھجانے لگا...

جی ہاں وہ آئی تھی لیکن تم کیوں غائب تھے آج...

آفاق سوچ میں پڑ گیا...

نور نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا...

حیرت ہے مجھے جب میں نے مریم سے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ نہیں آرہی پھر مجھے منع کرنے کے بعد وہ کیسے آگئی؟؟؟

اس نے ایسا کہا تمہیں؟؟؟

جی اسی لیے میں دوست کی طرف چلا گیا تھا...

ویسے آفاق مجھے بھی مریم کچھ چیخ لگ رہی تھی بلکل چپ سی...

بدلاؤں تو مجھے بھی نظر آرہے ہیں لیکن وجہ سمجھ میں نہیں آرہی آپ کو پتہ ہے وہ مجھے کچھ ٹائم سے بلکل انور کر رہی ہے...

نور حیرانی سے اسے دیکھنے لگی...

تو تم اس سے فیس ٹوفیس بات کرو...

www.urdu novels mania.com

یار ملاقات ہو تو پھر نہ....

نور کے بولنے سے پہلے ہی آفاق کا فون رنگ کرنے لگا اور وہ اٹھ کر کچن میں آگئی....

ہیلو جی کس دن کی فلائٹ مل سکتی ہے...

ٹھیک دو دن بعد اوو کے کانفرم کر دیں...

فون بند کر کے شایان نے بیڈ سے ٹیک لگالی.... فائنلی میں اپنی لائف میں واپس جاؤں گا...
وہ ایک لمبی آہ بھر کر بولا...

میرا کو اس نے ٹیکسٹ کر کے اپنی فلائٹ سے آگاہ کر دیا....
نور کمرے میں آ کر کب بورڈ کھول کر کھڑی ہو گئی...

نور میرے کپڑے نکال دو...

خیریت اس ٹائم؟؟؟ نور کو حیرانی ہوئی...

کیونکہ وہ آفس سے آ کر کم ہی کسی اور جگہ کا رخ کرتا تھا...

ہاں کچھ کام ہے مجھے...

جی اچھا.....

شایان بس دو منٹ میں پریس کر دوں...

www.urdu novels mania.com

شایان نے اثبات میں سر ہلا دیا...

خوشی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی

جبے نور سمجھنے سے قاصر تھی...

نور نے شایان کی شرٹ سیٹنڈ پر ہی رہنے دی اور مہرین کے کہنے پر کچن میں آگئی جہاں
سمرین میکرونی بنا رہی تھی...

اسے سمجھا کرواپس اوپر آگئی اور بنا شرٹ دیکھے روم میں لے آئی...
یہ لیں شایان...

شایان نے جب شرٹ کو دیکھا تو اس کے ماتھے پر بل آگئے...
نور آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے تم مجھے بتا دو آج... شایان ضبط کرتے ہوئے بولا...
جی؟؟؟ نور نا سمجھی کے عالم میں اسے دیکھنے لگی...

جب تمہار دل ہی نہیں کرتا میرے کام کرنے کو تو پھر سب کے سامنے ڈرامے کیوں کرتی
ہوہاں.... شایان اس کے سامنے آتے ہوئے بولا...
اب کیا کر دیا ایسا میں نے جو آپ یوں کہ رہے ہیں؟؟

یہ دیکھو شایان نے شرٹ اس کے سامنے کی جس کے آگے اور پیچھے استری کا نشان بنا
ہوا تھا اور شرٹ جل چکی تھی...

نور کی آنکھیں کھل گئیں....

شایان میں نے نہیں کیا یہ....

اووہ پلیز اب تم میرے سامنے معصوم مت بنو کیا ملتا ہے یہ سب کر کے بتاؤ...

شایان میں نے کچھ بھی....

نور کی بات ادھوری رہ گئی اور اس نے رونا شروع کر دیا...

شٹ اپ نور میرے سامنے رویا مت کرو ہزار بار بتا چکا ہوں...

لیکن نور کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی...

شایان نے مٹھیاں بھیج لیں...

نور دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے... شایان اسے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے بولا...

نور روتی ہوئی باہر نکل گئی....

شایان کو پھر سے وہی سب یاد آنے لگا تھا.. اس نے گلاسز اتار کر پھینک دیں اور بال

مٹھیوں میں جکڑ لیے.....

کیوں بار بار مجھے وہ سب یاد دلاتی ہو نور...

شایان ادھر سے ادھر چکر لگانے لگا نور اس کے موڈ کا بیڑا غرق کر چکی تھی....

نور کمرے میں آئی تو شایان غائب تھا اس کی آنکھیں میں سوجن ہو گئی تھی وہ متواتر ایک گھنٹہ

روتی رہی ناک بھی لال ہوئی پڑی تھی... نور نے بیڈ خالی دیکھا تو جا کر لیٹ گئی...

کتنے دن ہو گئے تھے اس نے بیڈ پر سو کر بھی نہیں دیکھا تھا... آج تو میں ہی سوؤں گی یہاں... نور منہ بناتی ہوئی بولی اور آنکھیں بند کر لیں...

رات گئے شایان کمرے میں آیا...

کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی تھی کچھ نائٹ بلب کی اور کچھ چاند کی...

شایان نے غور سے دیکھا تو نور اسے بیڈ پر دکھائی دی...

اووہ تو میڈم آج بیڈ پر براجمان ہیں وہ بھی میری اجازت کے بغیر...

شایان نے لائٹس آن کیں اور نور کے سر پر جا کر کھڑا ہو گیا...

پانی کا جگ اٹھایا اور نور کے منہ پر گرا دیا...

نور ہڑبڑا کر اٹھ گئی...

اور شایان کو سامنے دیکھ کر چہرے پر خفگی در آئی...

کیا تھا یہ؟؟؟ نور ہاتھ سے اپنا منہ صاف کرتی ہوئی بولی...

کس کی اجازت سے تم یہاں سو رہی تھی پہلے یہ تو بتاؤ مجھے...

میرا دل کر رہا تھا اسی لیے سو گئی... نور منہ بسورتی ہوئی بولی...

شایان اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تو نور فوراً آگے کھسک گئی...

وہ اپنی گھڑی اتارنے لگا اور نور گھٹنوں پر چہرہ رکھے سو سو کرنے لگی...

شایان پاؤں سیدھے کر کے بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا...

میں نے کسی کو مار نہیں دیا جو تم اس طرح سے سوگ منا رہی ہو... وہ تنک کر بولا...

مارنے سے کم بھی نہیں تھا یہ...

نور اسی پوزیشن میں بولی...

مجھے کیا... شایان نے کہہ کر شانے اچکائے....

شایان آپ ایسے کیوں ہیں؟؟

نور نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے سوال دغا...

کیسا؟؟

اتنے سخت...

ایسا ہی ہوں میں... شایان نے مختصر سا جواب دیا...

www.urdu novelsmania.com

پہلے تو آپ ایسے نہیں تھے پھر اب کیوں؟؟؟

نور اپنے کام سے کام رکھا کرو تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میری تفتیش کرنے کی....

میں تفتیش تو نہیں کر رہی بس یونہی پوچھا.....

تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم میری زندگی میں دخل اندازی مت کرو میں نے تمہیں اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دی ہے اسی کو غنیمت جانو مجھ پر ریسرچ کرنے کی ضرورت نہیں....

نور خاموش ہو گئی...

اور ہاں ایک بات مزید میں تمہیں باور کرانا چاہتا ہوں...

کیا؟؟؟ نور آہستہ سے بولی...

یہی کہ کبھی خود کو میری بیوی مت سمجھنا اور نہ ہی مجھ سے کسی فرض کی ادائیگی کی توقع رکھنا...

نور کو لگا وہ زہرا گل رہا ہے... وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی...

تم بھی اچھے سے جانتی ہوں کہ میں میرا سے پیار کرتا ہوں اور اسی کو اپنی بیوی بنانا چاہتا ہوں تمہاری جگہ کہیں بھی نہیں ہے سو بہتر ہو گا تم یہ دماغ میں بٹھا لو کہ زیادہ دن تمہیں یہاں نہیں رہنا عنقریب میں تمہیں طلاق دے دوں گا کیونکہ میرا یہ برداشت نہیں کرے گی تو تم اس رشتے کو نبھانے کا کبھی سوچنا بھی مت....

اس کے سامنے بیٹھا شخص تو اس سے ہر حق ہی چھین چکا تھا اس کی اہمیت کچھ بھی نہیں اس کی اس گھر میں جگہ نہیں تھی تو پھر وہ یہاں کر ہی کیا رہی تھی... نور سوچتی ہوئی اٹھی اور کاؤچ پر آ کر بیٹھ گئی...

شایان لا پرواہی سے شانے اچکا تا لیٹ گیا...

لیکن نور کی نیند تو اڑ چکی تھی... آنسو موتیوں کی صورت میں نکلنا شروع ہو گئے...

وہ تو سوچ رہی تھی کہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن شایان تو سرے سے ہی اس رشتے کو ماننے سے انکاری تھا اس کے نزدیک تو یہ شادی شادی ہی نہیں تھی... نور اٹھی جا کر وضو کیا اور جائے نماز پہنچا کر بیٹھ گئی....

وہ خاموش تھی لیکن جس ذات کے سامنے وہ بیٹھی تھی وہ اس کی خاموشی سن رہا تھا اس کا دل بول رہا تھا اور اللہ اس کی صدا سن رہا تھا...

میں کیا کروں اللہ پاک مجھے تو لگ رہا ہے سارے دروازے بند ہو چکے ہیں آگے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا وہ مجھے اپنے کمرے میں جگہ نہیں دینا چاہتے تو دل میں کیسے دیں گے وہ بھی اس صورت میں کہ وہ کسی اور سے پیار کرتے ہیں اب میں کہاں جاؤں مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا.... نور آہستہ آہستہ بولتی سجدے میں گر گئی اور کب نیند کی وادی میں اتر گئی اسے علم ہی نہ ہوا...

مریم آج بھی لیکچر بنک کر کے حسن کے ساتھ بیٹھی تھی...

یار تم کب بات کرو گی اپنے گھر... حسن اکتاہٹ کا شکار ہوا پڑا تھا...

حسن تم جانتے ہو سب سے بڑا مسئلہ وہ آفاق ہے جس کے باعث میں ڈرتی ہوں بات کرتے ہوئے...

لیکن ایسے کب تک چلے گا مریم...

تم بتاؤ تم نے اپنے گھر بات کی؟؟؟

میرے گھر والے مسئلہ نہیں وہ میری مرضی کے خلاف نہیں جائیں گے تم بس اپنے گھر والوں کو سنبھالو...

ہممم اب بات کرنی ہی پڑے گی... مریم پُرسوچ انداز میں بولی.....

www.urdu novelsmania.com

نور کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی جب شایان کی آواز سنائی دی....

اف اب پتہ نہیں کیا کر دیا ہے میں نے... نور منہ میں بڑبڑاتی ہوئی باہر کی جانب چلنے لگی...

جی.... دروازے میں کھڑے ہو کر اس نے پوچھا.

تم نے میرے فون کو ہاتھ کیسے لگایا؟؟؟

میں نے کب ۹۹۹

اور یہاں جن بھوت رہتے ہیں نہ جو میں مان لوں کہ یہ کام انہی کا کیا ہے...

لیکن میں نے کیا کیا ہے ۹۹۹

میرے فون سے میرا کو تم نے میسج نہیں کیا..

نہیں... نور نے صاف انکار کیا...

شایان اسے کڑے تیوروں سے دیکھنے لگا....

نور مجھ سے جھوٹ مت بولا کرو....

شایان میں کیوں جھوٹ بولوں گی آخر....

کل رات میں نے تمہیں وہ سب کہا اسی لیے...

میرے مائنڈ میں بھی نہیں تھا تو میں کروں گی کیوں اس وجہ سے.... نور سینے پر بازو لپیٹے پوچھنے

www.urdu novelsmania.com

لگی...

پچھے سے آفاق ہنستا ہوا آیا....

بھائی پلیر میری معصوم سی بھابھی کو مت ڈانٹیں....

تو جہاں سے آیا ہے نہ وہیں واپس چلا جا... شایان انگلی کے اشارے سے بولا..

آپ ایسے نور کو ڈانٹ نہیں سکتے....

اچھا اب میں تجھ سے اجازت لوں گا میری بیوی میں جو مرضی کرو...
ٹھیک ہے میں نے کب منع کیا کچھ کرنے سے لیکن ابھی میری موجودگی نہایت اہم ہے...
آفاق مسکراہٹ روکتے ہوئے بولا...

اور نور تو شایان کے الفاظ میری بیوی پر ہی اٹک گئی....
وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی...

ایک منٹ آفاق یہ تمہاری حرکت تو نہیں؟؟؟ شایان کو اندیشہ ہوا...
آفاق کے چہرے پر معصوم سی مسکراہٹ رینگ گئی اور سر اثبات میں ہلانے لگی....
مائی گاڈ... شایان ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا...

تمہیں اندازہ ہے کہ تم نے کیا کہا ہے میرا کو...
جی بالکل میں نے کہا کہ
میرا تم چڑیل، بھوتنی ایک نمبر کی چپکو ہو آئندہ مجھ سے دور رہنا....

آفاق مزے سے دہرانے لگا....
اور شایان کا دل کیا کہ یا تو اس کا سر پھوڑ دے یا پھر اپنا...
نور خاموشی سے نیچے چلی گئی...

آفاق کسی دن تو میرے ہاتھ سے پٹے گا تیری وجہ سے اسے سنا دی میں نے... شایان کو بلا وجہ نور پر غصہ نکالنے کا افسوس ہونے لگا.....

آفاق نے وہاں سے نکلنے میں ہی اپنی عافیت جانی.....

نور اس کا ناشتہ لگا رہی تھی جب وہ نیچے آکر بیٹھا...

سوری... جلدی سے بولا...

سوری بول رہے ہیں یا پتھر پھینک رہے ہیں ایسے کون بولتا ہے سوری.... نور منہ بناتی ہوئی بولی...

اب اگر تم چاہتی ہو کہ میں پھول وُل لے کر آؤں تمہارے قدموں میں گر جاؤ تو ایسا کبھی نہیں ہوگا...

نور اس کی بات پر مسکرا نے لگی...

ایک دن ایسا ہی ہوگا جیسے آج آپ نے مجھے اپنی بیوی کہا ایک دن یہ بھی ضرور کریں گے نور دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئی...

تیار ہو جانا تمہیں چھوڑ دوں گا... شایان ناشتہ کرتے ہوئے بولا...

کہاں؟؟؟

جہنم میں جانا پسند کرو گی؟؟ شایان تنک کر بولا جبکہ نور مسکرا نے لگی...

تمہارے گھر اور کہاں....

اووہ اچھا ٹھیک ہے میں بس دو منٹ میں آئی.. نور کہتی ہوئی چلی گئی...

شایان گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ چادر صحیح کرتی دکھائی دی... شایان کو تھوڑی سی حیرت ہوئی...

گاڑی میں جانا تھا پھر چادر کی کیا ضرورت؟؟
نور کے بیٹھتے ہی شایان پوچھنے لگا...

وہ مجھے عادت ہے پہلے بھی ہمیشہ لیتی تھی چاہے گاڑی میں جاتی یا پھر پیدل...

جو عورت سر ڈھانپی ہے وہ اللہ کی امان میں رہتی ہے
جیابڑی دولت ہے اور جو عورت اسے سنبھال کر رکھتی ہے کبھی کنگال نہیں ہوتی نہ حسن
کے معاملے نہ عزت کے معاملے میں....

شایان نے اثبات میں سر ہلادیا...

آپ اندر نہیں آئیں گے؟؟؟

نور نے اترنے سے پہلے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا.....
مجھے کام ہے تم....

شایان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی
نور سر ہلاتی اندر چلی گئی...

کتنے دنوں بعد وہ اس دہلیز پر قدم رکھ رہی تھی... نور کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں...
گیٹ تو کھلا تھا مگر اندر کا دروازہ بند تھا...
نور نے بیل دی...

امی... انہیں دیکھتی ہی نور ان سے لپٹ گئی...
میری بچی کتنے دن ہو گے شکل تک نہیں دکھائی اپنی... وہ اس کے سر پر بوسہ دیتی ہوئیں
اندر لے آئیں...
ابو کو دیکھتے ہی نور ان کے سینے سے لگ گئی..

ہماری بیٹی آئی ہے؟؟

نور ان کے ساتھ بیٹھ گئی...

میں نے آپ دونوں کو بہت مس کیا... نور ابو کے ساتھ بیٹھی ہوئی بولی...
پھر بھی اتنے دن بعد آئی ہو... وہ شکوہ کرنے لگیں...

اچھا یہ بتاؤ شایان کا رویہ ٹھیک ہے تمہارے ساتھ اور باقی سب گھر والوں کا...

جی جی امی سب بہت اچھے ہیں...

اچھے تو ہیں لیکن جن حالات میں یہ شادی ہوئی تو میں نے سوچا....

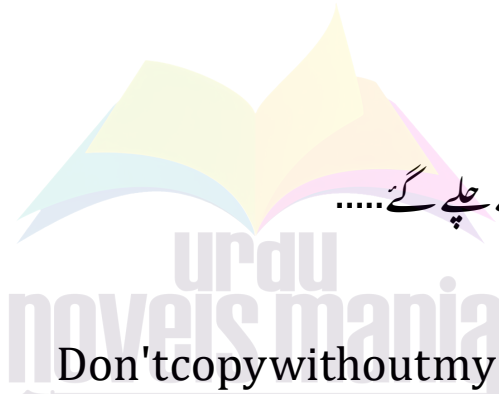
بس آپ چھوڑیں اس سب کو میں خوش ہوں یہ کافی نہیں... نور مسکراتی ہوئی بولی...

شایان کے ساتھ آئی ہو؟؟؟

جی ابو...

باہر سے ہی چلا گیا؟؟؟


جی ان کو کام تھا اسی لیے چلے گئے.....



Don't copy without my permission!!!!

www.urdu novels mania.com

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

#حمزہ۔ تنویر 

قسط نمبر 4

کہ رہے تھے لینے آؤ گا پھر بیٹھوں گا...

سسی... وہ سوچتے ہوئے بولیں....

نور تم خوش ہونہ؟ وہ ماں تھیں ان کا دل مطمئن نہیں ہو رہا تھا...

امی اب لکھ کر دوں پھر یقین کریں گیں.... نور منہ بسورتی ہوئی بولی...

بس بھی بیگم باقی باتیں بعد میں کر لینا ہماری بیٹی کو کچھ کھلانا نہیں ہے...

جی جی میں ابھی کچھ بنا کر لاتی ہوں... کہتی ہوئیں وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئیں... نور ابو کے ساتھ

موج گفتگو ہو گئی...

نور شام میں اوپر اپنے کمرے میں آگئی اور بیڈ پر ڈھیر ہو گئی...

کتنا مشکل ہوتا ہے نہ اپنوں سے دکھ چھپانا

بلکل سسی کہتے ہیں بیٹیاں بہت سمجھدار ہوتی ہیں جب چھوٹی ہوتی ہیں تو زرا سی تکلیف پر پورا

گھر سر پر اٹھا لیتی ہیں اور بعد میں بڑی سے بڑی اذیت کو بھی سینے میں چھپا لیتی ہیں اپنی

سسکیاں کسی کو نہیں سننے دیتیں تمام دکھ اپنے دل میں دفن کرنا شروع کر دیتی ہیں

نہایت ہی تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے جس دل درد سے پھٹ رہا ہوں لیکن چہرے پر مسکراہٹ سجائے رکھنی ہو....

نور بھی اسی حال میں تھی....

میں نے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا کہ زندگی اس طرح رنگ بدلے گی کہ آسمان سے اٹھا کر زمین پر پٹ دے گی سارے خواب ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گئے تھے اور اب یہ کرچیاں آنکھوں کو زخمی کر رہی ہیں....

آنسو باڑ توڑ کر نکل آئے تھے اور نور کے چہرے کو بھگور رہے تھے...

نور اٹھی جا کر وضو کیا اور جائے نماز پچھا کر کھڑی ہو گئی....

دودن بعد:

شایان کسی کو بتائے بغیر دبئی چلا گیا اور وہاں پہنچنے کے بعد آفاق کو کال کر کے انفارم کر دیا کہ میں دبئی واپس آ گیا ہوں...

آفاق کو اپنی سماعت پر یقین نہ آیا....

بھائی آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ کو کچھ اندازہ ہے؟؟؟

تم مام کو بتا دینا اور میں جانتا ہوں آفاق کہ میں کیا کر رہا ہوں...

آپ کو کسی کا بھی خیال نہیں ہے نہ آپ کے جانے سے کتنے لوگوں کی زندگیاں متاثر ہوں گیں سوچا ہے آپ نے.... آفاق کا بس نہیں چل رہا تھا اسے فون سے باہر نکال لے... آفاق تو پرسکون رہ اور باقی سب کو بھی رکھ مجھے کچھ کام ہے اسی لیے آیا ہوں باقی بات بعد میں کرتا ہوں.... شایان نے عجلت میں کہتے ہوئے فون رکھ دیا اور گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی جانب چل دیا... آفاق فون کو گھور کر رہ گیا...

نور کو جب شایان کے واپس جانے کا علم ہوا تو وہ واپس نہیں گئی... تین دن ہو گئے تھے لیکن شایان نے اسے ایک میسج ٹیک کرنے کی زحمت نہیں کی.. نور اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی شایان اسے باور کروا چکا تھا تو پھر اب اسے تکلیف کیوں ہو رہی تھی...

وہ فون ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی فون کی اسکرین اس کے آنسوؤں سے بار بار دھندلا رہی تھی.... شایان آن لائن تھا لیکن نور کو تو اس نے اتنا حق بھی نہیں دیا تھا کہ وہ اس سے بات ہی کر لے...

نور نے موبائل بیڈ پر پھینکا اور خود تکیے پر سر گرا کر رونے لگی...
کیسا شخص تھا وہ جو اسے اپنے نام سے منسوب کر کے چلا گیا تھا...
اس سے اچھا تو یہی ہوتا شاید آپ یہیں رہتے چاہے مجھ پر غصہ کرتے لیکن یوں بیچ میں
چھوڑ کر تو نہ جاتے....

نور نے پھر سے موبائل اٹھایا اور میسج ٹائپ کرنے لگی ہاتھ اس کے کانپ رہے تھے
دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے سینڈ کیا اور انتظار کرنے لگی...
ہاں کوئی کام ہے؟؟؟

ایک لمحے کی تاخیر کے بعد اس کا جواب موصول ہوا...
نور کی دھڑکنوں میں ارتعاش پیدا ہوا لیکن دیکھتے ہی مایوسی ہوئی...
نہیں... بے دلی سے لکھ کر بھیجا...

www.urdu novels mania.com

اوو کے...

اگر آپ اتنا ہی پوچھ لیتے کہ کیسی ہو تو کون سا طوفان آ جاتا...
نور بے دردی سے آنسو صاف کرتی باہر نکل آئی...

اف شایان میں بہت خوش ہوں تمہیں اپنے سامنے پا کر... میرا اس کے گلے لگتی ہوئی بولی۔ میں بھی... شایان نے مختصر سا جواب دیا....

تم کچھ پریشان لگ رہے ہو؟؟ سب ٹھیک ہے؟؟

میرا بغور اس کے چہرے کا جائزہ لیتی ہوئی بولی...

بس ایسے ہی... شایان نے کندھے اچکائے.... اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ بات کیسے شروع کرے اور میرا کارڈ عمل کیا ہوگا....

میرا آئی وانٹ ٹو ٹیل یو سم تھنگ....

بلکل بولو...

میرا اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے بولی....

میرا میری شادی ہوگئی ہے...

واٹ... شایان کی بات پر میرا شدیدہ رہ گئی...

شایان مجھ سے اس طرح سے مذاق مت کرو آئی ڈونٹ لائٹک...

میں سنجیدہ ہوں... شایان سپاٹ سے انداز میں بولا...

کیا بکواس ہے یہ تم نے تو کہا تھا شادی ایڈنڈ کرنے جا رہے ہو لیکن تم تو اپنی شادی میں شرکت کرنے گئے تھے رائٹ اور مجھے جھوٹ پر جھوٹ بولتے رہے تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے شایان... میرا تو پھٹ پڑی...

ریلیکس... شایان نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا...

شایان میں کیسے ریلیکس ہو سکتی ہوں تمہارے لیے یہ معمولی سی بات ہے کیا.... دو موتی میرا کی گال پر لڑھک آئے...

میں جانتا ہوں یہ معمولی بات نہیں ہے لیکن تم مجھے موقع تو دو وضاحت کرنے کا... شایان اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا...

سب تو کر آئے ہو اب وضاحت کی ضرورت نہیں میں ہی پاگل تھی جو پچھلے دو سالوں سے اپنے دن رات تمہارے نام کیے ہوئے تھی اور تم مجھے دھوکہ دے رہے تھے محبت کسی سے اور شادی کسی سے گریٹ شایان مصطفیٰ....

میرا کہہ کر مڑ گئی....

لیکن اس کی کلامی شایان کی گرفت میں آ چکی تھی....

لیومی شایان... میرا کی آواز رندھی ہوئی تھی وہ شایان کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ اس کی عادات سے اچھے سے واقف تھی...

شایان نے اسے پیچھے سے ہک کر لیا...

مائی لو آپ ایسے نہیں جاسکتیں یوہیو ٹولسن می...

مزید ایک لفظ سننے کی سکت نہیں ہے مجھ میں آج تم مجھے اپنی شادی کی خوشخبری سنارہے ہو
کل واپس آؤ گے تو بچوں کی سناؤ گے...

وہ تو تم سناؤ گی نہ...

شایان اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا....

میرا کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا....

اس وقت ایک نہایت ہی سنجیدہ موضوع زیر بحث ہے سو آپ اپنے فیوچر کی پلاننگ بعد میں
کریں...

اب چپ کر کے میری ساری کہانی سنو گی اور درمیان میں ٹوکنامت ورنہ پھر میں یونہی
واپس پاکستان چلا جاؤ گا پھر رہنا ہر چیز سے لاعلم...

ٹھیک ہے میں نہیں بولوں گی لیکن تم واپس نہیں جاؤ گے... میرا کو لگا شایان نے اس کی
جان نکالنے کی بات کر دی...

سنو پھر ہوا یوں :-

نور برائیدل روم میں بیٹھی تھی جب ایمان گھبرائی گھبرائی سی اندر آئی....
 کیا ہوا؟؟؟ نور نے کسی انجانے خوف کے تحت پوچھا....
 نور آپنی باہر کچھ بھی ٹھیک نہیں... وہ روہانسی ہوگئی...
 کیا ہو گیا مجھے کچھ بتاؤ گی...

جیسے نکاح کے لیے مولوی آیا ایمان نے لفظ بہ لفظ دہرانا شروع کیا....
 صفر صاحب یہ نکاح ایک ہی شرط پر ہوگا...

کسی شرط؟؟؟ ان کے ماتھے پر پریشانی کی لکیریں ابھریں...

آپ اپنا گھر، کاروبار اور ایک عدد پراڈو میرے بیٹے کے نام ابھی کریں تو ہم آپ کی بیٹی کو
 اپنی بہو بنائیں گے ورنہ ہم بارات واپس لے جائیں گے...

لیکن پہلے تو آپ نے کوئی شرط نہیں رکھی تھی پھر اب یہ سب؟؟؟

ہماری مرضی ہم لڑکے والے ہیں کچھ بھی ڈیمانڈ کر سکتے ہیں... احمد کے والد لاپرواہی سے
 بولے...

لیکن سب کچھ آپ کو دے دیں تو ہم کہاں جائیں گے؟؟؟ وہ پریشانی کے عالم میں
 بولے...

بھی ہمیں اس سب سے کوئی واسطہ نہیں آپ سڑک پر جائیں یا پھر دارالامان میں ہماری مانگ پوری ہوگی تو دلہن سسرال جائے گی ورنہ واپس میکے میں... وہ قطعیت سے بولے... دیکھیں آپ کچھ خیال کریں سب مہمان کی آمد ہو چکی ہیں ہر چیز تیار ہے ایسے میں بارات کا واپس جانا میری بچی پر بلا وجہ ہی سوال اٹھیں گے میں گاڑی اور گھر دے دیتا ہوں لیکن کاروبار رہنے دیں کل کو ہم نے دوسرے رشتہ داروں سے ملنا ہے کیسے کریں گے سب....

میں کچھ نہیں جانتا سب آپ کے سامنے ہے سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں... بھائی صاحب آپ لعنت ڈالیں ایسے لوگوں پر ہم نور کا سودا نہیں کر رہے بیاہ کر رہے ہیں اور کون سے عیب ہیں اس میں جو اس طرح کی شیطوں کی تکمیل کریں ہم.... سعدیہ کے چھوٹے بھائی نے مداخلت کی...

ارے آپ کی بھانجی جیسی آوارہ لڑکی میں نے کہیں دیکھی نہیں ہے یہ تو اعلیٰ ظرفی سمجھیں کہ میں اسے قبول کر رہا ہوں... اب کی بار احمد نے جواب دیا... کیا بکواس کر رہے ہو تمہیں اندازہ بھی ہے میری بیٹی کی تربیت کس انداز میں ہوئی ہے جو یوں اس پر کچھڑا چھال رہے ہو... صفر تو طیش میں آ گئے...

اچھے سے جانتا ہوں اس بے غیرت کو سارا دن ساری رات نا جانے کتنے عاشقوں کے ساتھ مصروف رہتی ہے مجھے جیسے کسی چیز کا علم نہیں زرا نظر بھی رکھیں اپنی اولاد پر جو گل چھڑے اڑاتی پھر رہی ہے....

صفر کے تھپڑ نے احمد کا منہ بند کیا...

دفع ہو جاؤ نہیں دینی مجھے تم جیسے گھٹیا انسان کو اپنی بیٹی...

احمد بل کھاتا کھڑا ہوا اور بار بار ت کو واپس لے گیا... صفر صاحب صوفے پر ڈھے گئے.... سر ہاتھوں میں تھام لیا کیا سوچا تھا اور کیا ہو رہا تھا ان کی پاک بچی کی کتنی الزامات کی بھر مار وہ کر گیا تھا...

بھائی صاحب آپ کہیں تو مجیب سے نکاح پڑھوا دیں نور کا....

تم جانتے ہو نہ کہ نور اور مجیب میں بارہ سال کا فرق ہے یہ مناسب جوڑ نہیں بنتا وہ بچہ ہے ابھی اور نور جوان ہے... وہ حیرت سے انہیں تکتے ہوئے بولے...

اب بھائی صاحب گھر کی عزت گھر میں رہ جائے تو اچھا ہے نہ....

مجھی خوشی ہے کہ تم نے میرا اتنا ساتھ دیا میرے لیے یہی بہت ہے...

یقین مانیں اگر اللہ نے اور بیٹے دیے ہوتے تو کبھی پیچھے نہ رہتا.. صفر آنکھ صاف کرتے ان کے گلے لگ گئے....

شایان میری بات سنو زرا....

جی مام؟؟؟

وہ جولا پرواہ سا بنا کھڑا تھا نادیہ کی آواز پر چونکا...

وہ اسے سائیڈ پر لے آئیں...

شایان بارات واپس جا چکی ہے

تو؟؟؟ شایان نے شانے اچکائے...

بیٹا اب اگر نور گھر واپس جائے گی تو دوبارہ اس کی شادی بہت بڑا مسئلہ بن جائے گی اور

طرح طرح کی الزام تراشی...

ایک منٹ آپ صاف بات کریں.... شایان نے ان کی بات کاٹ کر کہا...

www.urdu novels mania.com

بیٹا تم نور سے نکاح کر لو...

واٹ؟؟؟ شایان کی آنکھیں کھل گئیں...

سنیر نسلی مام آپ مطلب مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا بولوں آپ کو... شایان حیران سا

اپنی ماں جو تکنے لگا...

بیٹا ابھی وقت کی ضرورت یہی ہے اور میں تو چاہتی تھی کہ نور سے تمہاری شادی ہو....

پلیز نام آپ اچھے سے جانتی ہیں میں میرا سے محبت کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا یہ نور وور کو سائیڈ پر رکھیں آپ... شایان ماتھے پر تیور ڈالتے ہوئے بولا...

ٹھیک ہے لیکن پہلے تو میں نے تمہیں نہیں کہا ناب میں اپنی بچی کو ایسے حال میں تنہا نہیں چھوڑ سکتی...

ماموں کر لیں تین تین بیٹے ہیں ان کے آپ ہی کیوں مجھے قربانی کا بکر بنانا چاہتی ہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا جو بھی ہوتا رہے اس کے ساتھ... کہ کر شایان نے منہ موڑ لیا...

وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگیں...

ٹھیک ہے پھر شایان آج سے تمہاری ماں بھی مرگئی اب دوبارہ مجھ سے بات مت کرنا نہ پاکستان آنے کی ضرورت ہے وہیں رہنا ساری زندگی... کہ کر وہ آنسو صاف کرتی مڑ گئیں..

شایان نے غصے سے مٹھیاں بھیجنے لیں...

عجیب مصیب آن پڑی ہے اس سے بہتر تو ہوتا میں آتا ہی نہ اس کی شادی میں کم سے کم میرے ساتھ تو نہ باندھا جاتا اسے... شایان ٹیبل کو پاؤں سے ٹھوکر مارتا مام کے پیچھے چل دیا...

ٹھیک ہے میں راضی ہو مگر آئندہ ایسی بات آپ کے منہ سے نہ نکلے... شایان ناراض ناراض سا کہنے لگا...

وہ مسکراتی ہوئیں اثبات میں سر ہلانے لگیں...

وہ اٹھیں اور اپنی بہن کے ہمراہ کھڑیں ہو گئیں..

نادیہ تم بجائی صاحب سے کہو کہ نور کا نکاح شایان سے کر دیں...

لیکن شایان راضی ہوگا؟؟؟ حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات سے انہیں دیکھنے لگیں...

میں نے بات کر لی ہے تم فکرمات کرو بس جلدی سے اب نکاح شروع کرو اور مہمان جا

رہے ہیں...

عجلت میں ان دونوں کا نکاح کروایا گیا..

نور تو سکتے میں آگئی تھی اور جب شایان کا نام سنا تو دو منٹ تو کچھ بول ہی نہ پائی خالہ نے اس

کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا.. نور کی آنکھوں سے آنسو ان کے ہاتھ پر جاگرا اور اس نے قبول ہے

بولاً....

اس طرح اسے میرے ساتھ باندھا گیا... شایان ایک سر د آہ بھر کر بولا...

میرا توجہ سے ایک ایک لفظ سن رہی تھی شایان خاموش ہوا تو میرا کی آنکھوں میں نمی

تیر نے لگی...

آتم سوری شایان میں نے تمہیں غلط سمجھا... آنسو باڑ توڑ کر نکل ہی آئے جنہیں روکنے کی کوشش میں میرا ہلکان ہو رہی تھی...

ڈونٹ کرائے ڈنیر... شایان اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے اپنے انگوٹھے کی پوروں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا.....

تم مجھے بہت عزیز ہو میں تمہیں دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا...

شایان اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا...

میرا کے چہرے پر اب اداسی کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی...

اور شایان کے چوڑے سینے میں سمٹ گئی شایان نے بھی بازوؤں کا احاطہ بنالیا اس کے گرد۔

مریم آج تمہارے لیے ایک زبردست سہرا ہے...

ایسا کیا ہے بتاؤ؟؟ مریم پر جوش سی بولی...

یہ تو جب تم رات میں تشریف لاؤ گی تب ہی معلوم ہوگا..

پلیز ابھی بتا دو نہ... مریم منہ بناتے ہوئے بولی۔ تھوڑا سا ویٹ کر لو جانو... حسن اس کے

گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے بولا..

اچھا چلو یہ بتاؤ کوئی مسئلہ تو درپیش نہیں ؟؟؟

نہیں میں مینج کر لوگو تم فکر مت کرو تمہارے لیے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں...

مریم کا انگ انگ اس کا نام لیتا تھا

وہ پوری طرح سے اس کے پیار میں رنگ چکی تھی دن رات اگر اسے کچھ یاد تھا تو صرف حسن باقی دنیا وہ بھلا بیٹھی تھی وہ تھا بھی ایسا ہی شہزادیوں کی طرح اسے ٹریٹ کرتا وہ خود کو کسی ریاست کی ملکہ تصور کرنے لگی تھی ہم سفر چاہنے والا ہو تو سفر مزید خوبصورت ہو جاتا ہے.....

ماما آج مجھے رات میں باہر جانا ہے.... مریم نے گھر آتے ہی انہیں آگاہ کیا....

خیریت یونی سے بھی تم لیٹ آئی ہو.... انہیں پریشانی نے آن گھیرا...

جی وہ ہم سب فرینڈز نے جانا ہے بور ہو گئے ہیں ایک ہی روٹین سے تھوڑا سا مائنڈ فریش ہو جائے گا...

اچھا ٹھیک ہے ڈرائیور کے ساتھ چلی جانا...

اوو کے ماما... وہ جھومتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چل دی...

مریم نے اپنا پسندیدہ سوٹ نکالا اور چبچ کرنے چلی گئی...

اس نے ریڈ کلر کی میکسی پہنی تھی جو اس کے رنگ کو مزید نکھار رہی تھی سٹیپ میں کٹے بالوں کو سٹریٹ کر کے کھول رکھے تھے، نفاست سے میک اپ کیا اور ریڈ لپ اسٹک لگائے وہ قیامت لگ رہی تھی ایک آخر نظر خود پر ڈالتے ہوئے وہ سوچنے لگی....

آج تو حسن تمہاری خیر نہیں... اپنی سوچ پر خود ہی مسکرا دی اور شوز پہن کر ٹائم دیکھنے لگی.... ریسٹورنٹ کے باہر گاڑی رکی تو مریم ڈرائیور کو ہدایات دینے لگی...

تم گھر چلے جاؤ واپس میں اپنی دوستوں کے ساتھ آ جاؤں گی اور ماما کو میں خود بول دوں گی تمہیں ضرورت نہیں ٹھیک ہے...

جی بی بی جی...

سر بلاقی مریم باہر نکل گئی...

جیسے ہی ڈرائیور نظروں سے اوجھل ہوا مریم متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی... کتنی ہی نظریں مریم پر مرکوز تھیں لیکن وہ صرف ایک ہی نظر کی منتظر تھی اور بلا آخر اسے وہ نظر آ ہی گیا...

بلیک پینٹ شرٹ پہنے آنکھوں پر گاگلز لگائے وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا دلنشین لگ رہا تھا... مریم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس پہنچی اور چہرے پر ناراضگی سجائے گویا ہوئی...

کہاں تھے میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی.....
سوری اپنی جان کو ویٹ کروانے کے لیے حسن کان پکڑے بول رہا تھا...
مریم نے مسکراتے اس کے ہاتھ ہٹائے...
چلیں میڈم؟؟

مریم اثبات میں سر ہلاتی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی...
حسن کی نظریں ڈرائیونگ کے دوران بار بار مریم پر اٹھ رہیں تھیں..
حسن روڈ سامنے ہے یہاں نہیں...
لیکن میری دنیا تو یہیں ہے نہ...

یاد دیکھ کر چلاؤ کہیں ایکسیڈینٹ نہ ہو جائے.....
حسن کے اچانک بریک لگانے پر مریم ڈر گئی...

فخر مت کرو میں خود کو تو موت کے منہ میں ڈال سکتا ہوں لیکن تم پر ایک آنچ بھی نہیں آنے دوں گا...

مریم نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور سر نفی میں ہلانے لگی...

یہ تھا سر پر اترے؟؟ وہ خفا خفا سی بولی...

بس دو منٹ... کہ کر حسن اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگا...

یہ کیا...

شش... بس میرے ساتھ چلتی جاؤ...

حسن اس کا ہاتھ تھامے چلنے لگا...

یہ ایک ہوٹل تھا جہاں کے ایک روم میں حسن نے بکنگ کروائی تھی...

جیسے ہی وہ روم میں پہنچے حسن نے اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی...

مریم نے تھوڑی تھوڑی سی آنکھیں کھول کر دیکھا... پورا کمرہ لائٹ ریڈ لائٹ میں نہایا ہوا

تھا چاروں طرف پھول ہی پھول تھے اور بیڈ پر ہارٹ بنا ہوا تھا... مریم مبہوت سی اس جگہ

کو دیکھنے لگی....

حسن نے اس کا ہاتھ پکڑا اور صوفے پر بٹھا دیا... خود ٹیبل کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل

بیٹھ گیا... ٹیبل کو بھی پھولوں سے آراستہ کیا گیا تھا...

حسن بے پھونک ماری اور ٹیبل سے پتیاں اڑ گئیں جن کے نیچے ایک ڈائمنڈ کی رنگ جگمگا

رہی تھی...

مریم کو خواب کی سی کیفیت لگ رہی تھی...

حسن نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا...

مریم نے اس کی ہتھیلی پر اپنا نرم و نازک ہاتھ رکھ دیا اور حسن نے اسے رنگ پہنا دی...

مریم کی آنکھوں میں نمی آگئی...

آہاں... یہ سب نہیں آج... حسن اس کی آنکھیں صاف کرتا ہوا بولا...

حسن تم نے آج ثابت کر دیا کہ میرا فیصلہ غلط نہیں تھا تم اتنا پیار کرتے ہو کیا مجھ سے؟؟؟

اس سے بھی زیادہ مجھے اتنا علم نہیں محبت کا ورنہ اس سے اچھے انداز میں اظہار کرتا یہ تو ادنیٰ

سی کوشش کی ہے...

حسن یک ٹک مریم کو تنکنے لگا...

بس کرو مجھے تمہاری نظریں کنفیوز کر رہیں ہیں... مریم شرماتی ہوئی بولی....

میں کیا کروں تم ہتھیاروں سے لیس ہو کر آئی ہو تو پھر میرا زخمی ہونا تو طے ہے.....

اچھا آؤ میں ان لمحوں کو قید کرنا چاہتا ہوں مریم اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی حسن نے اس کے

گرد اپنی بازو حائل کی اور اپنے فون میں پکس بنانے لگا...

مریم بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی حسن بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا...

مریم میں چاہتا ہوں جتنی جلدی ہو سکے تم میرے پاس آ جاؤ... حسن کے لہجے میں بے
قراری تھی...

اچھا اور اگر میں کہوں کہ تمہیں بہت انتظار کرنا پڑے گا پھر....

پھر تمہیں سب سے چھپا کر لے جاؤ گا کہیں دور جہاں ہم دونوں کے سوا کوئی بھی نہ ہو...
اگر کوئی تیسرا آ گیا ہمارے بیچ پھر؟؟؟ مریم کو ڈرتھا کہیں اس کی خوشوں کو بری نظر نہ لگ
جائے...

ایسا ممکن نہیں ہے تم میرے لازمی و ملزم ہو چکی ہوں جب تم نہیں ہوتیں تو مجھے لگتا ہے
میں سانس نہیں لے رہا میرا وجود بے جان ہو جاتا ہے تم نے مجھے نئی زندگی دی ہے بس
ایسا ہی سمجھ لو تمہارے بغیر تو میں ایک پل بھی نہیں رہ سکتا تو پھر کسی تیسرے کا تو سوال
بھی پیدا نہیں ہوتا...

مریم مسرور سی اسے سن رہی تھی جیسے دنیا کی سب سے خوبصورت آواز ہوا سے لگ رہا تھا
وہ کوئی گیت سن رہا ہے اسے جو سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا....

میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ ہمارے بیچ کبھی کوئی فاصلہ کوئی ہجر نہ آئے میرے سینے میں
دھڑکن کی جگہ تم دھڑکتے ہو حسن....

مریم ہولے ہولے بول رہی تھی اور حسن کی نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں... ان دونوں کے بیچ فاصلے نہ ہونے کے برابر تھا حسن نے آگے بڑھ کر اس فاصلے کو بھی سمیٹ دیا...

مریم کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں جب حسن کے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اپنے ہونٹ اس کے پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر رکھ دئیے...

مریم کی آنکھیں پھیل گئیں اس کو اس چیز کی توقع نہ تھی لیکن اس نے حسن کو نہ روکا پانچ منٹ بعد حسن نے اس کے ہونٹوں کو آزاد کیا... مریم کا سانس اکھڑ گیا تھا.... وہ خفگی سے حسن کو گھورنے لگی...

حسن نے اسے گلاس تھماتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی... سوری... مریم نے مسکراتے ہوئے گلاس ہونٹوں سے لگا لیا... یار میرا دل نہیں کر رہا کہ تم واپس جاؤ... حسن اداسی سے بولا...

میں زیادہ دور تو نہیں جاؤں گی صبح ملیں گے نہ یونی میں.. مریم اس کا منہ اوپر کرتے ہوئے بولی...

تمہیں میری کوئی بات بری تو نہیں لگی....

نہیں تم نے ہی کہا تھا کہ مجھ پر صرف تمہارا حق ہے تو میں نے تمہیں تمہارا حق استعمال کرنے سے منع نہیں کیا...

کہتے ہوئے مریم کھڑی ہو گئی...

چلیں اب لیٹ ہو رہا ہے...

حسن منہ بناتا کھڑا ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا...

گاڑی مریم کے گھر کے باہر روک کر حسن اسے دیکھنے لگا...

مت جاؤ اس کی کلامی پکڑتے ہوئے بولا...

صرف رات کی بات ہے... مریم اس کا منہ تھپتھپاتی ہوئی بولی...

پہلے پر اس کرو مجھ سے باتیں کرتی رہو گی سوو گی نہیں...

اوو کے بابا نہیں سوتی خوش...

حسن کے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر مریم کو اپنے ساتھ لگایا اور اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے بولا...

لویو...

لویو لویو... مریم اس کی پشت پر بازو لپیٹتے ہوئے بولی...

اب جاؤں... حسن اس سے الگ نہیں ہوا تو مریم دوبارہ بولی...

ٹھیک ہے جاؤ... وہ مسکراتے ہوئے بولا...
 مریم باہر نکل گئی اور گیٹ سے اندر غائب ہو گئی...
 حسن بالوں میں ہاتھ پھیرتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا....

یہ رومانس نہیں ہے بلکہ آج کی گھٹیا حقیقت ہے آج کل کے نوجوان اپنے ماں باپ کو جھوٹ بول کر دھوکہ دے کر بڑے فخر سے اپنی نام نہاد ڈیٹ پر جاتے ہیں تو ایک نظر سب دیکھ لیں کہ ان ڈیٹس پر کیا ہوتا ہے ابھی تو میں نے زیادہ نہیں لکھا اس پر کہ مجھ سے وہ سب لکھا نہیں جا رہا تھا جو کچھ لڑکے لڑکیاں کرتے ہیں لیکن آپ انداز کر سکتے ہیں.. سب سے زیادہ یونی اور کالج جانے والی لڑکیاں پائی جاتیں ہیں ڈیٹس پر اور یہ سب صرف بند کمرے میں نہیں پارک میں بھی ہوتا ہے صبح کے وقت کلاسز بنک کر کے یہ کپلز پارک کا رخ کرتے ہیں کہ صبح میں تو ریسٹورنٹ اوپن نہیں ہوتے.... حیرت کی بات یہ ہے کہ لڑکیاں آرام سے انہیں اجازت دے دیتیں ہیں اور پر جوش سی ہو کر اپنی دوستوں کو بتاتی ہیں کہ میں ڈیٹ پر گئی تھی اور ماں باپ بیچارے بے خبری میں مارے جاتے ہیں وہ اپنے بچوں پر بھروسہ کرتے ہیں تو یہی بچے اس آزادی کا غلط استعمال کرتے ہیں اور وہ تو سمجھتے ہیں ہم ٹھیک کر رہے ہیں پیار کا مطلب یہ نہیں ہوتا جو آج کل ہو رہا ہے

پیار تو ایسا ہو کہ محبوب سامنے ہو اور آپ میں نظر بھر کر دیکھنے کی ہمت نہ ہو..

ایک سوال میرا ان سے ہے جو ڈیٹ پر جاتے ہیں کہ اگر آپ لوگ ٹھیک کرتے ہیں تو اپنے ماں باپ سے اجازت لے کر جائیں انہیں بتائیں کہ کیا ہوتا ہے ڈیٹ پر پھر دیکھیں وہ آپ کو روکتے ہیں یا جانے دیتے ہیں....

دوسری بات اگر ڈیٹس پر جانے والے سچے ہیں تو پھر سرے عام جایا کریں چھپ کر نہیں کیونکہ گناہ اور غلط کام ہمیشہ چھپ کر اور اندھیرے میں ہوتا ہے اور نیک، اچھا کام سب کے سامنے سینہ تان کر کیا جاتا ہے

دیکھا ہے آپ نے سمگلر ہمیشہ خود کو چھپا کر رکھتا ہے ظاہر نہیں ہونے دیتا اپنی سرگرمیاں اور خود کو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ غلط ہے اس کے برعکس جو لوگ انسانیت کے لیے کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ سب کے بیچ میں رہتے ہیں لوگ انہیں بھی جانتے ہیں اور ان کے کام کو بھی جیسے ایدھی خدا را غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح سمجھیں اللہ نے ہمیں سمجھ دی تاکہ صحیح غلط میں فرق کر سکیں اسے استعمال کریں خود کو اپنی ذات کو کھلو نامت بنائیں آپ کسی کی امانت ہیں جس کو اللہ نے آپ کے لیے چنا ہے کم سے کم اس کی امانت میں خیانت مت کریں.... والدین آپ کے دشمن نہیں ہیں غلط چیز سے ہی منع کرتے ہیں...

ایک بات سب ایسے نہیں ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں اور ان کو دیکھ کر دوسرے بھی ان جیسے بنتے جا رہے ہیں

مجھے حیرت ہوتی ہے جب لڑکیاں کہتی ہیں کہ اس نے میرے ساتھ ایسا کیا ویسا کیا خود مظلوم بن جاتی ہیں جب کہ وہ مظلوم نہیں ہیں میرے مطابق لڑکا کسی لڑکی کی اجازت کے بغیر اس سے بات بھی نہیں کر سکتا تو پھر ان کے ساتھ کچھ کرنے کا تو سوال بھی پیدا نہیں ہوتا جو ریلیشن میں ہوتی ہیں یہ آپ ہی ہیں جو انہیں اجازت دیتیں ہیں پھر جب کچھ غلط ہو جاتا ہے تو روتی ہیں لیکن یہی اگر آپ پہلے سوچ لیں تو ایسی نوبت ہی نہ آئے

ہمارا معاشرہ تباہی کہ طرف جا رہا ہے زرارے سٹورینٹس کا رخ کر کے دیکھیں سٹی ٹائمنگز میں آپ لوگ دنگ رہ جائیں گے یہ دیکھ کر کہ یہ معاشرہ مسلمانوں کا ہے بے حد افسوس ہے مجھے کہ ہماری نوجوان نسل غلط راہ پر چل رہی ہے....

مریم ٹائم دیکھو زرارہ.... مریم نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا ماما کی کڑک آواز اس کے کانوں میں پڑی.....

ماما کیا ہو گیا اتنا بھی کوئی ٹائم نہیں ہوا.... مریم بد تمیزی سے بولی....

تمہیں جانے کی پریشن دی تھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم رات کے بارہ بجے واپس آؤ تمہارے پاپا دس دفعہ پوچھ چکے ہیں تمہارا اور فون تو میڈم نے دیکھنے کے لیے رکھا ہے کال تو انڈ نہیں کرنی ہوتی... بولتے بولتے ان کی آواز قدرے اونچی ہو گئی...

ماما ایسی کوئی آفت تو نہیں آگئی جو آپ مجھ پر یوں چلا رہی ہیں... مریم تنک کر بولی... تمہیں اندازہ ہے کہ تم کس طرح مجھ سے بات کر رہی ہو؟؟ انہیں دکھ ہوا مریم کے ایسے رویے سے...

تو آپ بھی تو بنابات کے ایشو بنارہی ہیں فرینڈز کے ساتھ ہی تھی کوئی آوارہ گردی نہیں کر رہی تھی جو آپ یوں ہانپ رہی ہیں... نور کے چہرے پر اکتاہٹ کے آثار نمایاں تھے... شرم کر لو تھوڑی سی بولنے سے پہلے سوچ بھی لیا کرو...

واٹ ایور... کہ کر مریم رکی نہیں اپنے کمرے میں جا کر کھٹاک کی آواز سے دروازہ بند کر دیا... انہیں مریم کی حرکتیں کچھ مشکوک لگ رہیں تھیں پہلے تو اس نے ایسے کبھی نہیں کیا تھا وہ کافی بدل گئی تھی یا پھر ان کا خیال تھا ایسا... وہ سر جھٹکتی اپنے کمرے میں چلی گئیں...

مریم اپنے بیڈ پر ڈھے گئی اور رونے لگی... کسی سے بھی میری خوشیاں برداشت نہیں ہوتیں اتنا اچھا موڈ تھا سا رخراب کر دیا... وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب حسن کی کال آنے لگی اور وہ خود پر ہیتی اسے سنانے لگی...

نور واپس نہیں آو گی اب؟؟؟

آفاق اس کے سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگا...

جب شایان ہی چلے گئے تو پھر میں وہاں جانے کا کیا مقصد اب... نور ادا سی سے بولی..

نور آپ مجھے سمجھاتی ہو اور اب خود مایوس ہو گئی ہو....

میں مایوس نہیں ہوئی.. نور فوراً سے بولی..

پھر آپ کا یقین کیوں ڈگمگا رہا ہے آپ تو کہتی تھی نہ کہ مجھے اللہ پر پورا بھروسہ ہے اب کہاں گیا وہ سب وہ باتیں؟؟؟

مجھے سب یاد ہے...

پھر اس طرح سے ہار کیوں مان لی ہے آپ نے؟؟

شایان جانے سے پہلے مجھے ہر چیز سمجھا چکے ہیں اب میں کچھ نہیں کر سکتی...

نور آپ اتنی آسانی سے ہار نہیں مان سکتی نو. آفاق نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا...

نور خاموش ہو گئی...

آپ کو کیا لگتا ہے کہ اللہ پاک اگر آپ کو یہاں تک لائے ہیں تو آپ کو واپس لوٹا دیں گے نہیں آپ کو آگے بڑھنا ہے رکنا نہیں ہے....

لیکن شایان واپس کیسے آئیں گے؟؟

وہ بھی آجائیں گے پہلے خود کو توتیار کرو... نور سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی...

اچھا تم بتاؤ مریم سے بات ہوئی؟؟؟

کہاں یا رپتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے بس میرا اندیشہ درست ثابت نہ ہو باقی کوئی بھی وجہ ہو فرق نہیں پڑتا...

کیسا اندیشہ؟؟؟ نور کو بھی پریشانی ہونے لگی...

چھوڑیں مکمل تحقیق کرنے دیں پھر آپ کو یہ ڈاکو مینسٹری فراہم کروں گا... آفاق

www.urdu novels mania.com

مسکراتے ہوئے بولا...

نور بھی مسکرانے لگی...

ایسا کرو تم بیٹھو میں کچھ لے کر آتی ہوں... شکر ہے خیال آگیا ورنہ میں نے ماما کو جا کر آپ

کی شکایت لگانی تھی کہ بھوکا ہی واپس بھیج دیا مجھے... آفاق منہ پھلاتے ہوئے بولا...

نور ہنستی ہوئی باہر نکل گئی..

شایان تمہاری وجہ سے نور واپس نہیں آ رہی.. آج ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا
 مام میں نے تو اسے منع نہیں کیا نہ کہ وہ واپس نہ آئے... شایان تنک کر بولا
 جب تم ہی چلے گئے تو وہ یہاں آ کر کیا کرے گی....

اوو وہ پلیر پہلے تو ساری زندگی وہ میرے ساتھ رہتی تھی نہ...
 شایان تمہیں ایک چھوٹی سی بات سمجھ کیوں نہیں آتی...
 فائن وہ آجائے گی یہاں اور کچھ؟؟؟

شایان اس روز روز کے ڈرامے سے تنگ آ گیا تھا جہاں زندگی تھوڑی پر سکون ہوتی وہاں
 پھر سے کوئی مسئلہ منکل آتا...

انہوں نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کال بند کر دی...
 شایان تم اسے طلاق کیوں نہیں دے دیتے...
 www.urdu novels mania

میرا پلیر اب اس وقت تم شروع مت ہو جانا...
 میرا خاموش ہو گئی...

اس وقت وہ دونوں شایان کے آفس میں بیٹھے تھے... شایان چٹیر کی پشت پر سر ٹکا کر
 سوچنے لگا...

مریم آج تم اپنی ماما سے بات کرو گی ڈن ؟؟؟
 ٹھیک ہے لیکن مجھے معلوم ہے انکار ہی کریں گیں...
 تم پوچھ کر تو دیکھو ہو سکتا ہے مان جائیں تمہاری خوشی کے لیے...
 مریم سوچتی ہوئی اثبات میں سر ہلانے لگی...

ایک ہفتہ گزر چکا تھا لیکن مریم بات نہ کر سکی آج ہمت مجتمع کر کے ماما کے پاس آئی...
 ہاں بولو کیا بات کرنی تھی تمہیں ؟؟؟ وہ شققت بھرے لہجے میں بولیں...
 وہ ماما مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا...
 جی میری جان میں سن رہی ہوں بولو آپ... وہ کپڑے تہ کرتی ہوئیں بولیں...
 ماما میں اپنے کلاس فیلو کو پسند کرتی ہو اور اسی سے شادی کرنا چاہتی ہو... مریم نے جلدی
 جلدی کہا...

وہ شاک کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگیں...

مریم تم اپنے حواسوں میں تو ہونہ تمہیں اس بات کا علم بھی ہے جو بول رہی ہو ؟؟؟
 جی ماما مجھے معلوم ہے سب...

پھر تم سے اس بیوقوفی کی توقع مجھے نہیں تھی...

آپ ایک بار مل کر تو دیکھیں اس سے... مریم نے اپنی بات پر زور دینا چاہا...

تم اچھے سے جانتی ہو کہ میری طرف سے انکار ہی ہوگا پھر کیوں ان کاموں میں الجھ رہی ہو جو کام تمہاری عقل سے باہر ہے نہ اسے کرنے کی کوشش بھی مت کرو... وہ سختی سے گویا ہونیں...

لیکن ماما...

اور خبردار اگر تم نے اس سے رابطہ رکھنے کی کوشش کی تو میں تمہارے پاپا سے بات کروں گی بہتر ہوگا خود ہی سمجھ جاؤ... وہ تنبیہ کرتی ہوئیں بولیں...

مریم مایوسی سے واپس آگئی اس کی توقع کے عین مطابق ہوا تھا...

لیکن میں تو حسن سے ہی شادی کروں گی دیکھتی ہوں مجھے کون روکتا ہے...

مریم سوچتی ہوئی حسن کو کال کرنے لگی....

نور نماز پڑھ کر اٹھی تو اس کا فون رنگ کرنے لگا... نمبر دیکھ کر نور ششہ رہ گئی...

ہیلو!! جی؟؟؟

نور؟؟

جی میں ہی بول رہی ہوں...

نور میری ایک بات مانو گی... شایان دھیے لہجے میں بول رہا تھا...

جی بولیں... نور تا بعد اری سے بولی

پلیز گھر چلی جاؤ مام کو تمہاری ضرورت ہے.. شایان لفظوں کو جوڑتا ہوا بولا...

ٹھیک ہے چلی جاتی ہوں... نور آہستہ سے بولی

تھینک یو نور...

وایکم... کہ کر نور خاموش ہو گئی...

شایان نے خدا حافظ کہہ کر فون کاٹ دیا اور نور فون کو گھورنے لگی...


نہ کچھ پوچھا بس اپنا حکم جاری کر کے فون بند کر دیا... نور تلخی سے مسکرائی اور اٹھ کر اپنا

سامان پیک کرنے لگی....

www.urdu novelsmania.com

Don't copy without my permission!!!!

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

#حمزہ۔ تنویر 

قسط نمبر 5

مریم کس سے بات کر رہی ہو؟
 مریم لاؤنج میں بیٹھی اپنے فون میں مگو گفتگو تھی جب ماما کی غصے سے بھرپور آواز پر وہ چونکی...
 چہرے پر ناگواریت سجائے مریم ڈھٹائی سے بولی..
 حسن سے...

ماما اس کے اس انداز پر شدہ رہ گئیں...

میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ اس لڑکے سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا تم میرے تنبیہ کرنے کے باوجود اس سے رابطے میں ہو... وہ ضبط کرتی ہوئیں بولیں
 میری زندگی ہے میں جو مرضی کروں آپ کیوں میری خوشیوں کی دشمن بن گئیں ہیں اور
 ویسے بھی میں نے بھی آپ کو کہہ دیا تھا کہ میں اسے کسی شرط پر بھی نہیں چھوڑوں گی...
 مریم ان کے مقابل کھڑی ہوتی ہوئی بولی...
 وہ شاک کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگیں...
 مریم تم مجھے مجبور کر رہی ہو کہ میں تم پر سختی کروں...

تو میری بھی یہ بات آپ کہیں لکھ کر رکھ لیں کہ میں شادی کروں گی تو صرف حسن سے آفاق میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں... وہ قطعیت سے بولی

ان کی آوازیں خاصی بلند ہوتی جا رہیں تھیں.....

مطلب تم ایسے باز نہیں آؤ گی... ماما اس کا بازو جھنجھوڑتی ہوئیں بولیں...

ان کی آوازوں کے باعث پاپا کے لاؤنج میں بڑھتے قدم وہیں تھم گئے....

آخر یہاں ہو کیا رہا ہے؟؟؟ وہ بلند آواز میں گویا ہوئے...

پاپا دیکھیں زرا ماما مجھے کس طرح ڈانٹ رہیں ہیں... مریم انہیں دیکھتی ہی ان کے سینے سے جا لگی...

بیگم گھر کا کیا ماحول بنا رکھا ہے آپ نے؟؟؟

یہ آپ اپنی لاڈلی سے پوچھیں جو ناجانے کسے پسند کیے بیٹھی ہے اور اب اسی سے شادی کرنا چاہتی ہے...

مریم کیا سن رہا ہوں میں؟؟؟ وہ اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے حیران ہوتے نرمی سے گویا ہوئے....

پاپا مجھے آفاق نہیں پسند میں حسن کو پسند کرتی ہوں اور اسی سے شادی کرنی ہے مجھے اور پلیز

اب آپ بھی میرے مخالف مت بن جائیے گا...

انہیں توقع نہیں تھی کہ مریم اس طرح ان کے سامنے یہ سب بولے گی...

بہتر ہوگا کہ آپ اپنی ماما کی بات مان لو کیونکہ آپ کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی سو خاموشی سے اس لڑکے کو اپنے دل اور دماغ دونوں سے نکال دیں میں دوبارہ اس انسان کے متعلق کچھ نہ سنو مریم ورنہ آپ جانتی ہیں مجھے اور اگر میں نے گھر کا ماحول اس طرح سے دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اگر آپ کو پیار کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ صحیح غلط کا فرق نہیں سکھانا یہ لاسٹ وارنگ ہے یاد رکھنا... وہ سختی سے ڈپٹتے ہوئے بولے...

مریم کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں وہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں بھاگ گئی اور ماما سر تھام کر بیٹھ گئیں...

آپ فحرمت کریں اب سدھر جائے گی بچی ہے نا سمجھ اچھے برے کی پہچان نہیں اسی لیے اس طرح سے کر رہی...

کیسے فکر نہ کروں میں اس کی آنکھوں میں ضد دیکھی ہے کہیں وہ کچھ غلط نہ کر جائے...

کچھ نہیں کرے گی آپ اسے پیار سے سمجھائیں اس طرح سے بحث کریں گی تو وہ مزید مخالفت کرے گی میں بھی دوبارہ سمجھاؤں گا سمجھ جائے گی...

آپ خود بتائیں کیا ہم اس کے لیے غلط سوچ رہے ہیں اس کے بھلے کے لیے ہی کہ رہے ہیں نہ اور وہ خود اپنی دشمن بن گئی ہے...

یہ عمر ہی ایسی ہے سمجھ ہوتی نہیں ہے اتنی اور خود فیصلے لینے لگ جاتے ہیں بچے خیر آپ پریشان نہ ہوں... وہ انہیں حوصلہ دیتے اپنے کمرے میں چلے گئے.....

نور دو ہفتے بعد اس گھر کی دہلیز پر دوبارہ قدم رکھ رہی تھی اس وقت نہ وہ خوش تھی نہ ہی دکھی وہ خود اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی... نور گیٹ پھلانگ کر اندر آگئی اور پورچ سے چلتی ہوئی لاؤنج میں آگئی....

نور میری بچی آگئی.... خالہ اسے دیکھتیں ہی خوشی سے نچال ہو گئیں آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا....

کیسی ہیں آپ خالہ؟؟؟

نور نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا...

اب بالکل ٹھیک ہو گئیں ہوں تم جو واپس آگئی ہو... وہ نور کا منہ تھپتھپاتیں ہوئیں بولیں... نور سب کے ساتھ لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی اور حال احوال دریافت کرنے لگی...

نور بہت افسوس ہوا تمہارا شوہر شادی کے پہلے ہفتے ہی تمہیں چھوڑ کر چلا گیا... مہرین چہرے پر ہمدردی لاتے ہوئے بولی...

نور نے ہنسم کہنے پر اکتفا کیا....

ویسے نور تمہیں تو مطلع کیا ہی ہو گا نہ اس نے؟؟؟ وہ نور کے زخموں پر نمک چھڑکنے لگی..

چاچی نے اسے کہنی مار کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا...

ہاں بتایا تھا مجھے شایان نے... نور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی ہوئی بولی...
مہرین خاموش ہو گئی...

خالہ آفاق نظر نہیں آ رہا کہاں ہے؟؟؟

نور متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی...

جاب پر گیا ہے سب سے زیادہ اسے ہی خوشی ہوگی تمہارے آنے کی... خالہ مسکراتی ہوئیں
کہنے لگیں

اووہ ماشاء اللہ جاب مل گئی اسے... نور خوشی سے استفسار کرنے لگی...

ہاں دو دن پہلے سے سٹارٹ کی ہے....

www.urdu novels mania.com

نور اثبات میں سر ہلانے لگی...

اچھا خالہ میں زرا اوپر جا رہی ہوں نماز کا ٹائم ہو رہا ہے... نور اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی بولی..

ہاں ٹھیک ہے جاؤ...

نور جلدی جلدی زینے چڑھنے لگی...

مہرین کی بات نے اس کے دل پر کاری ضرب لگائی تھی سب کے سامنے تو وہ آنسو پیتی رہی لیکن جیسے ہی کمرے کا دروازہ بند کیا آنسو باڑ توڑ کر باہر نکل آئے... نور دروازہ کے ساتھ ٹیک لگا کر ہی بیٹھ گئی....

اس ایک انسان نے اسے کتنی تکلیف دی تھی یہ تو صرف وہی جانتی تھی اپنا نام دے کر بھی واپس چھین لیا تھا اور اب وہ بیچ میں پھنس گئی تھی... نور ہاتھوں میں چہرہ چھپائے کتنی ہی دیر روتی رہی پھر نماز کا خیال آیا تو فوراً اٹھ گئی....

نماز پڑھ کر وہ کمرے کی ایک ایک چیز کو ہاتھ لگا کر دیکھنے لگی سب کچھ ویسے ہی تھا جیسے شایان نے سیٹ کیا تھا ایک بھی چیز اپنی جگہ سے نہ ہلی تھی...

نور اس کی تصویر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی... شایان آپ کی ایک پکار پر میں یہاں آ گئی پتہ نہیں کیوں آپ کو انکار کرنا میرے بس میں نہیں تھا پہلی بار آپ نے مجھ سے کچھ مانگا تھا کیسے انکار کر دیتی میں... شایان کی تصویر پر آنسو گرنے لگے... پتہ نہیں میرے نصیب میں کیا لکھا ہے لیکن جو بھی ہو گا مجھے دل سے منظور ہو گا اب بس مجھے انتظار کرنا ہے کہ زندگی کون سی کروٹ لیتی ہے... نور پر سکون سی ہو کر لیٹ گئی...

اب میں آپ کے بیڈ پر سو سکتی ہوں... نور مسکراتی ہوئی شایان سے مخاطب ہوئی اور آنکھیں بند کر لیں....

مریم آخر تم مجھ سے کترا کیوں رہی ہو؟؟ آفاق جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا...
ایسی تو کوئی بات نہیں ہے... مریم ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی...
پھر تم مجھ سے گریز کیوں برت رہی ہو؟؟؟

آفاق تم کیا سننا چاہتے ہو مجھ سے؟؟؟ مریم اپنی ٹون میں آگئی...

جو تمہارے دماغ میں ہے... وہ بھی آج تمام سوالوں کے جواب لے کر جانا چاہتا تھا...
تو سن لو میں ہماری منگنی ختم کر رہی ہوں... کہ کر مریم رکی نہیں اتراتی ہوئی منکل گئی...
آفاق شک کے عالم میں تھا اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا....

نہیں مجھے لگتا ہے مریم مجھ سے ناراض ہے اسی لیے اس طرح سے کہا... آفاق خود کو جھوٹی
تسلی دیتا گاڑی میں بیٹھ گیا....

کوئی بات نہیں مریم میں تمہاری ساری ناراضگی دور کر دوں گا... آفاق سوچتے ہوئے خود
سے مخاطب ہوا اور گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی....

اوہو آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں نور کو گارڈن میں دیکھتے ہوئے آفاق نے ہانک
لگائی...

تم تو مجھ سے بات مت کرو نہ... نور منہ پھلاتی ہوئی بولی...

اچھا پھر ان جانوروں سے کروں...

آفاق گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور بلی کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا...

چنگ چونگ چوبنج....

نور ہنسنے لگی...

یہ چائینیز نہیں ہے...

آپ کو کیا اسے سمجھ آ جائے گی... آفاق سر ہلاتے ہوئے بولا...

ویسے تم نہ ایک نمبر کے کنجوس ہو مجھے جاب کی ہوا تک نہیں لگنے دی کہیں ٹریٹ نہ دینی پڑ جائے...

جتنی آپ ہیں نہ ہوا لگنے سے ہی اڑ جانا تھا آپ نے بعد میں آپ کو پکڑنے کے لیے خوار

ہوتا...

www.urdu novels mania.com

آفاق قہقہہ لگاتے ہوئے بولا...

نور نے ہاتھ میں پکڑا رسالہ اس کے منہ پر دے مارا...

اووی ماما... آفاق سر کھجاتے ہوئے بولا...

بھابھی ڈائن ہوتی ہے آج یقین آگیا...

نور ہنسنے لگی...

اب تم بات کو گول مت کرو اور چپ کر کے میری ٹریٹ کی تیاری کرو....
تیاری تو ایسے جیسے آپ نے گھوڑی چڑھنا ہے.....

تو بہ ہے آفاق کیا کھا کر آئے ہو؟؟؟ نور ماتھے پر تیور ڈالتی ہوئی بولی...
بیسی ابھی گر لڑکا لکج کے باہر سے آ رہا ہوں... آفاق اسے آنکھ مارتے ہوئے بولا...
ہااا لڑکیاں کھا کر آئے ہو....

آپ نہ ویسے بدھو ہی رہیں گیں... آفاق چنیر پر بیٹھتے ہوئے بولا...
تو تم کون سا سیدھی طرح بات کر لیتے ہو... نور منہ بناتی ہوئی بولی...
آپ کی دیورانی ڈھونڈنے گیا تھا... آفاق دوسری جانب دیکھتے ہوئے بولا...
وہ تو مل چکی ہے اب اور کیا کرنی ہے؟؟

نور یار کچھ کرو مریم کو یہاں لاؤ مجھے اس سے بات کرنی ہے... آفاق بولا تو اس کی آواز بھرائی
ہوئی تھی

آفاق کیا ہوا ہے؟؟؟ نور بھی پریشان ہو گئی...

وہ کہتی ہے یہ منگنی ختم کر رہی ہوں میں... دو موتی آفاق کی آنکھوں سے ٹپک پڑے جو نور
سے مخفی نہ رہ سکے.....

آفاق نے ٹیبل پر پاؤں رکھے اور سر گھٹنوں پر رکھ لیا تاکہ نور اس کے آنسو نہ دیکھ سکے....

آفاق مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے....

کچھ بھی نہیں ہوا نور.... بس اس ک کو لے آؤ... آفاق سے بولنا دو بھر ہو گیا.....

نور کی آنکھوں میں بھی نمی جمع ہونے لگی....

نور وہ آجائے گی نہ یہاں؟؟؟ آفاق نے منہ اٹھا کر اسے دیکھا تو نور سے اسے دیکھنا مشکل ہو گیا...

اس کی آنکھیں ایسی معلوم ہوتی جیسی جل رہی ہوں نور کو لگ رہا تھا اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں سرخ انگارہ بنی ہوئیں تھیں...

آفاق یہ سب کیا ہے؟؟ نور آہستہ سے بولی...

اتنے وقت کا ضبط شاید آج ٹوٹ گیا... وہ بکھر گیا تھا اور نور بے بسی سے اسے دیکھنے لگی...

تم فکر مت کرو مریم یہاں آجائے گی میں لاؤں گی اسے یہاں پھر ہم دونوں اسے سامنے بٹھا کر آرام سے بات کریں گے...

پکا نہ؟؟؟ آفاق کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا...

ہاں پکا... کہتے کہتے نور کی آنکھیں بھی چھلک پڑیں...

آفاق سر جھکائے اندر کی جانب چل دیا...

حسن تم اپنے پیرنٹس کو لے کر کب آؤ گے؟؟ مریم اس کے کندھے پر سر رکھے بولنے لگی... آج وہ فریش نہیں تھی آنکھیں بھی سو جھی ہوئیں تھی رونے کے باعث....

یار تم جب بولو میں لے آؤ لیکن مسئلہ تو تمہارے پیرنٹس ہیں نہ....

تم بھیج دو دیکھا جائے گا...

دیکھو مریم میں نہیں چاہتا کہ اس طرح میرے گھر والے آئیں کہ بعد میں تمہارے ماما پاپا ان کی انسٹ کر دیں پھر میرے گھر بھی مسئلے شروع ہو جائیں گے...

حسن اسے سمجھانے لگا...

ہمممم تم ٹھیک کہہ رہے ہو...

تم نے کیا سوچا ہے کس طرح مانیں گے وہ؟؟ حسن سوچتے ہوئے بولے... اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے....

پتہ نہیں بس یہ جو آفاق نام کی مصیبت ہے نہ یہی سب سے بڑا مسئلہ ہے جس کے باعث مجھے تو لگتا ہے وہ کبھی نہیں مانیں گے... مریم مایوسی سے بولی...

مریم ایسے تو ایک دن میں تمہیں کھودوں گا اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو....

نہیں حسن ایسا کچھ نہیں ہوگا ہمارے ہاتھ میں پچھڑنے کی کوئی لکیر نہیں...

اور اگر ہومی بھی تو میں بدل دوں گا میں باقی عاشقوں کی طرح ساری زندگی تمہارے فراق نہیں گزاروں گا تمہیں چھیننا پڑا تو لے جاؤ گا سب سے چھین کر ہم اپنی دنیا بسالیں گے.... تم ٹھیک کہ رہے ہو حسن جنہیں میری خوشی کی پرواہ نہیں میں ان کے لیے اپنے پیار کی قربانی کیوں دوں میں اپنی ساری زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں... بلکل ایسا ہی ہوگا... حسن اسے تسلی دیتے ہوئے بولا...

مریم؟؟؟ وہ کافی دیر خاموش رہی تو حسن نے اسے پکارا...
ہاں؟؟

مریم اگر تمہارے گھر والوں نے کوئی زبردستی کرنے کی کوشش کی تو ہم بھاگ کر نکاح کر لیں گے اس کے بعد تو وہ مجبور ہو جائیں گے اس رشتے کو ماننے پر...
ہاں تم ٹھیک کہ رہے ہو پھر ناچار انہیں قبول کرنا ہی پڑے گا...
تم ہر حال میں میرا ساتھ دو گی؟؟ حسن کے دل میں خوف تھا جس کے تحت اس نے پوچھا...

بلکل میں تمہارا ہی ساتھ دوں گی پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے...
بس پھر ٹھیک ہے اگر تمہارے گھر والے کوئی زبردستی کریں تو تم مجھے بتانا...
مریم نے ہممم کہنے پر اکتفا کیا...

رمضان کا آغاز ہو چکا تھا نور عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو ناجانے کتنی ہی دیر بیٹھی دعا مانگتی رہی... شایان کا خیال اسے بار بار آتا تھا لیکن وہ اس بات سے انجان تھی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اب بھی جائے نماز سے اٹھ کر وہ موبائل لے کر بیٹھ گئی اور شایان کے میسج کو بار بار پڑھنے لگی...

نور تم میری غیر موجودگی میں سب کا خیال رکھنا...
ایسا کیوں کہا انہوں نے کیوں ان کو لگا کہ میں سب کو سنبھال لوں گی... نور اس وقت سے الجھتی جا رہی تھی پھر اپنے دماغ کو تمام سوچوں سے آزاد کرواتی باہر نکل آئی اور زینے اترنے لگی...

آفاق صوفے پر بیٹھا کوئی مووی دیکھنے میں مصروف تھا...
نور چہرے پر خفگی لیے اس کے پاس آئی...
www.urdu novels mania

یہ کیا ہے؟؟؟ موبائل اپنی جانب موڑتی ہوئی بولی...
آم ہے کھائیں گی؟؟ آفاق مسکراہٹ روکتے ہوئے بولا...
تمہاری زبان نہ بہت چلنے لگی ہے...

یار کیا ہو گیا ایسا مووی تو دیکھ رہا ہوں ایسے گھورنے لگ گئیں ہیں... آفاق منہ بناتا ہوا بولا

تم نے روزہ رکھا ہے ؟؟؟

آپ نے سحری نیند میں کی تھی ؟؟؟ آفاق کو شبہ ہوا..

روزہ رکھا ہے تو پھر مووی کیوں دیکھ رہے ہو؟؟

ٹائم پاس بھی تو کرنا ہے نہ یار...

ٹائم پاس کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں..

جیسے کہ ؟؟ آفاق فوراً سے بولا...

اس کو بند کرو پہلے..

یہ لیں کر دی اب بتائیں... آفاق بند کرتا موبائل سائیڈ پر رکھ کر بولا..

دیکھو آفاق تم نے روزہ رکھا ہے نہ کس لیے ؟؟

تاکہ اللہ راضی ہو جائے...

لیکن مجھے بتاؤ اس طرح سے اللہ راضی ہوگا ؟؟ تم تو شیطان کو راضی کر رہے ہو....

آپ کا اشارہ مووی کی جانب ہے ؟؟ آفاق موبائل کی طرف انگلی کرتے ہوئے بولا...

ہاں.. تمہیں پتہ ہے اللہ کو ہمارے صرف بھوکے پیاسے رہنے سے کوئی مطلب نہیں ہے

یہ مہینہ ہمارے ہی فائدے کے لیے ہے اور روزے کی حالت میں کوئی بھی اچھا کام

کریں گے تو زیادہ ثواب ملے گا اور اللہ خوش ہوگا پھر ہم سے راضی ہوگا یہ سب کام کرنے

سے تو تم نیک کام کرتے کرتے گناہ بھی کرتے جا رہے ہو مجھے بتاؤ تمہارا روزہ کس کام کا
پھر جب تم نے اللہ کو یاد ہی نہیں کیا اس کا ذکر ہی نہیں کیا...

اچھا پھر بتائیں میں کیا کروں ؟؟؟

تم قرآن پڑھو یا پھر تسبیح کر لو اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھو یہ مہینہ برکتوں کا، مغفرت
کا ہے اس ایک مہینے کو تو اچھے سے نبھا لو اس میں تو اللہ کو راضی کر لو...
اور پتہ ہے اللہ کو راضی کرنا بہت آسان ہے...

وہ کیسے ہم تو دن بھر اتنے گناہ کرتے ہیں ؟؟؟

لیکن وہ پھر بھی ہمیں معاف کر دیتا ہے تمہیں پتہ ہے اللہ کہتا ہے میرے بندے بس ایک
بار سچے دل سے توبہ کر لے میں معاف کر دوں گا ایک بار اللہ کی طرف رجوع کر کے دیکھو
وہ تو ہمیشہ بیٹھا ہوتا ہے ہمارے لیے ہم اتنے گناہ کرتے ہیں لیکن وہ پھر بھی ہمیں نوازتا
ہے تو پھر کیا ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ہم اس کے حکم کی تعمیل کریں...
آپ التجہ پڑھتی ہیں ؟؟؟ آفاق نے سوچتے ہوئے پوچھا...

ہاں...

آپ کو پتہ ہے میں سحری تک جاگتا رہتا ہوں لیکن موویز دیکھتا ہوں کوئی اچھا کام نہیں
کرتا... بولتے بولتے آفاق نے سر جھکا لیا..

آفاق زندگی ختم نہیں ہوئی تم آج سے آغاز کر لو جو وقت گزر گیا اس پر افسوس کرتے مزید وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ ہم اسے بدل نہیں سکتے لیکن اپنے حال اور مستقبل کو تو بہتر بنا سکتے ہیں نہ..

بلکل... آفاق مسکراتے ہوئے بولا...

ویسے آپ کو لیکچرار ہونا چاہیے تھا سامنے والے کو چاروں شانے چت کر دیتی ہیں... لیکن تمہارے تو چار شانے نہیں ہیں... نور ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی... لوجی اب بندہ مثال بھی نہ دے... آفاق منہ بناتا سلیمپر پہننے لگا... نور اٹھ کر کچن میں آگئی اور افطاری کی تیاری کرنے لگی...

آفاق وضو کر کے قرآن پڑھنے بیٹھ گیا

مریم آپ گھر میں کسی سے بات کیوں نہیں کر رہیں؟؟؟ پاپا اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولے جو اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی...

مجھے نہیں بات کرنی کسی سے بھی... مریم منہ بناتی ہوئی بولی...

پھر کیا ہمیشہ ایسے ہی ناراض رہیں گیں؟؟؟ وہ نرمی سے بول رہے تھے...

جب تک ماما اور آپ مان نہیں جاتے... مریم بیڈ پر انگلی چلاتی ہوئی بولی...

بیٹا ہم آپ کے دشمن نہیں ہیں جو آپ کے لیے اچھا ہے وہی کر رہے ہیں آپ بھی سمجھداری کا مظاہرہ کرو اور یہ ضد چھوڑ دو...

پاپا یہ ضد نہیں ہے میرا پیار ہے میں کیسے دستبردار ہو جاؤں اس سے قطعاً نہیں..

نور آپ ہمیں مجبور کر رہیں ہیں کہ ہم کوئی سخت قدم اٹھائیں...

کیا کر لیں گے آپ اس آفاق کے ساتھ زبردستی باندھ دیں گے جیسے نور کو باندھا شایان بجائی کے ساتھ...

ان کے تھپڑ نے مریم کا منہ بند کیا... مریم ششہ سی انہیں تکنے لگی جنہوں نے کبھی ہاتھ تک نہ لگایا تھا آج کتنی بے دردی سے اسے تھپڑ مار دیا...

حد سے زیادہ بد تمیز اور خود سر ہوتی جا رہی ہو تم میرے ہی لاڈ پیار نے بگاڑ دیا ہے تمہیں اور اب تم پڑھائی چھوڑ کر گھر بیٹھو میں بات کرتا ہوں نادیدہ سے تمہاری شادی کی... وہ غصے میں چلاتے ہوئے باہر نکل گئے...

دروازہ کھلا ہوا تھا مریم نے باہر دیکھا تو فاطمہ اس کی سب سے چھوٹی بہن کھڑی اسے دیکھ رہی تھی...

ایسے کیا دیکھ رہی ہو دروازہ بند کرو اور جاؤ یہاں سے... مریم حلق کے بل چلائی فاطمہ سسم کر بھاگ گئی وہاں سے...

مریم نے اٹھ کر دروازہ لاک کیا اور بیڈ پر اوندھے منہ گر کر رونے لگی...

شایان بے فکری کے دن گزار رہا تھا میرا کی ہمراہی میں وہ یہاں آ کر خاصا پرسکون ہو گیا تھا...

شایان تم کب طلاق دو گے نور کو؟؟؟ میرا کو بس یہ ایک ہی ٹینشن تھی... سوئیٹ ہارٹ بہت جلد دے دوں گا اور تم اس کی فکرت کرو میں نور کو سمجھا کر آیا تھا اس لیے وہ کوئی امید نہیں لگائے گی مجھ سے.. شایان اسے کافی تھماتے ہوئے بولا...

ولیسے ایک بات تو ہے؟؟؟ میرا مسکراتی ہوئی بولی...

کیا؟؟؟ شایان نے کافی سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا...

جب تم میرے لیے کافی بناتے ہو تب لگتا ہے میں دنیا کی خوش نصیب لڑکی ہوں جس کے لیے تمہارے جیسا مرد بھی جھک جاتا ہے...

شایان مسکراتے ہوئے اس کے پاس آیا اور ایک بازو اس کے کندھے پر جمائل کرتے ہوئے بولا...

میری جان تم نے مجھے سنھالا ہے

پھر بھلا میں اپنی جان کے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتا...

یہ بتاؤ شادی کے بعد بھی ایسے ہی رہو گے یا بدل جاؤ گے؟؟؟
 پھر تو تمہیں خود ہی میرا ہر کام کرنا پڑے گا ماسی کی طرح... شایان اس کی لمبی ناک دباتا ہوا
 بولا...

جی نہیں ہم ملازم رکھ لیں گے مجھے کیا ضرورت ہے کام کرنے کی...
 بلکل تمہاری حیثیت کسی ملکہ سے کم نہیں جو میرے دل پر براجمان ہے اور ایسے ہی رکھوں
 گا میں تمہیں اپنی پلکوں پر بٹھا کر... شایان اس کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا...
 میرا کے گال خوشی سے دمکنے لگے گورے رنگ پر گلابی گال، بالوں کو بلونڈ کلر میں ڈائی کیا،
 بڑی بڑی آنکھیں جن پر پلکوں کی گھنی باڑر ہتی شایان کو کانچ کی گڑیا لگتی تھی جو ہاتھ لگانے
 سے ٹوٹ جائے....

اچھا میں چلتا ہوں اب تمہارے ساتھ تو پتہ ہی نہیں چلتا وقت کا... شایان مسکراتے ہوئے
 اس کا منہ تھپتھپاتے ہوئے بولا...

میرا اسے باہر تک چھوڑنے آئی اور مسکراتی ہوئی ہاتھ ہلانے لگی...

مریم کی یونی بند کروادی گئی وہ گھر میں ہی رہتی لیکن ابھی اس کی شادی کی بات شروع نہ کی گئی کہ وہ صرف اسے ڈرانے کے لیے کہا تاکہ وہ باز آجائے لیکن اس پر تو محبت کا بھوت سوار تھا جس کے علاوہ اسے نہ کچھ دکھائی دے رہا تھا نہ ہی سوچھائی دے رہا تھا..

رمضان کا دوسرا عشرہ چل رہا تھا لیکن مریم کو کوئی ہوش نہ تھا نہ وہ روزے رکھ رہی تھی بس سارا سارا دن اپنے کمرے میں بند رہتی...

آج ان سب کی افطاری نادیہ کے گھر تھی مریم کسی منصوبے کے تحت جانے پر رضا مند ہو گئی....

سارا وقت مریم خاموش رہی نور اور آفاق کے علاوہ باقی سب نے بھی اس چیز کو محسوس کیا...

مریم تم ٹھیک تو ہونہ چہرہ اتر اہوا ہے؟؟؟ نادیہ فکر مندی سے بولیں...

جی وہ بس....

دراصل رمضان ہے نہ تو کمزوری کے باعث ایسا ہے اس کے علاوہ تو ٹھیک ہے... مریم کی ماما اس کی بات کاٹ کر بولیں مبادہ کہیں کچھ الٹا سیدھا ہی نہ بول دے...

مریم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی...

مریم آجاؤ باہر چلتے ہیں... نور اٹھتی ہوئی مریم کو بھی بلانے لگی...

مریم سر ہلاتی اس کے ساتھ آگئی لیکن وہ باہر جانے کی بجائے گھر کی پچھلی سائیڈ پر آگے تاکہ ان کی آوازیں گھر کے اندر نہ جاسکیں...

آفاق مریم کا منتظر تھا نور ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی...

رات مکمل طور پر اپنے پر پھیلا چکی تھی... نور آسمان پر دیکھنے لگی جہاں ستارے چاند کا احاطہ کیے ہوئے تھے شایان بھی اس کے لیے چاند کی مانند ہی تھا اتنا ہی دور اور اتنا ہی خاموش...

آس پاس درختوں سے خنکی سی محسوس ہو رہی تھی نور نے لمبی سانس لی اور خود کو پرسکون رکھا درخت، پھول پتے ہر چیز خاموش تھی نور کا دل بھی ایسے ہی خاموش تھا نور نے جوتا اتارا اور ننگے پاؤں گھاس پر رکھ لیے....

مریم تم اس دن مذاق کر رہی تھی نہ؟؟ آفاق بے یقینی میں کیفیت میں پوچھ رہا تھا... بلکل بھی نہیں... مریم اکڑ کر کھڑی ہوئی تھی...

لیکن اچانک ایسا کیا ہو گیا جو تم منگنی ہی توڑ دینا چاہتی ہو...

توڑ نہیں دینا چاہتی توڑ چکی ہوں اور یہ رہی تمہاری رنگ... مریم نفی میں سر ہلاتی اس کے ہاتھ پر رنگ رکھتے ہوئے بولے...

آفاق کا سر نفی میں ہل رہا تھا...

مریم تم ایسا نہیں کر سکتی...

میں کچھ بھی کر سکتی ہوں اور ویسے بھی تم مجھے ڈیزرو نہیں کرتے....

آفاق سر جھکائے اسے سن رہا تھا...

تمہارا میرا کیا مقابلہ بھلا... مریم اتراتی ہوئی بولی...

صحیح کہ رہی ہو تم... وہ آہستہ سے بولا

آئندہ کے بعد مجھ سے رابطہ کرنے کی یا مجھے تنگ کرنے کی کوشش مت کرنا سمجھے.. مریم

بس نہیں چل رہا تھا یہی چلانا شروع کر دیتی...

تمہاری وجہ سے میری زندگی تہس نہس ہو رہی ہے آفاق میرا دل چاہتا ہے تمہیں کہیں

دور پھینک دوں تاکہ میرے مسئلے حل ہو جائیں... مریم دانت پیستی ہوئی بولی...

آفاق آنکھوں میں بے پناہ حیرت لیے اسے دیکھنے لگا

اور مریم تن فن کرتی اندر کی جانب چل دی...

مریم.... جب نور کے سامنے سے گزری تو وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی...

آفاق گھٹنوں کے بل بیٹھا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے ہوا تھا...

نور جلدی سے اس کے پاس آئی...

آفاق کیا ہوا؟؟؟

نور نے ڈرتے ڈرتے پوچھا...

نور میں اس کے قابل نہیں بلکل سہی کہا اس نے نہیں اس کے قابل... آفاق روتے ہوئے بول رہا تھا...

آفاق میری بات سنو...

نور میری وجہ سے اس کی زندگی تباہ ہو رہی ہے کتنا برا ہونہ میں نور... آفاق سر زمین پر رکھے زور زور سے بولنے لگا...

آفاق پلیز تم سنبھا لو خود کو میں سمجھاؤں گی مریم کو...

آفاق اٹھا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا سر نفی میں ہلاتا باہر کی جانب بڑھنے لگا...

آفاق میری بات تو سنو... نور اس کے پیچھے لپکی لیکن وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر نکل گیا... نور آنکھوں میں نمی لیے بے بسی سے اسے دیکھنے لگی....

دس منٹ بعد مریم کی فیملی بھی چلی گئی نور قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں آگئی....

پتہ نہیں آفاق کہاں گیا ہوگا... نور کو اس کی فکر ستا رہی تھی... نور بار بار اس کا فون ٹرائی کر رہی تھی لیکن ناٹ ریچا بل جا رہا تھا...

اف آفاق پاگل ہو تم بلکل.... نور نے فون بیڈ پر پھینک دیا اور کھڑکی میں آکر کھڑی ہوگئی...

ایک بار پھر سے شایان کا خیال اڈ آیا اس کی خوشبو ابھی تک کمرے میں بسی تھی.... نور کا وچ کو تھکنے لگی...

کس طرح یہاں اس کے ساتھ بیٹھا اس کے ہاتھ پر دوائی لگا رہا تھا... ایک موتی نور کی گال پر لڑھک آیا جبے صاف کرتی وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئی....

حسن میں نے ساری تیاری کر لی ہے... مریم ویڈیو کال پر حسن سے بات کر رہی تھی... مریم تمہیں کوئی بھی چیز لینے کی ضرورت نہیں ہے بس اپنا آئی ڈی کارڈ اور فون لیتی آنا.. لیکن پھر بھی حسن مشکل وقت آنے کا کوئی علم نہیں ہوتا میں نے زیور بھی اٹھایا ہے کچھ اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ لیا ہے....

ٹھیک ہے جیسے تمہیں ٹھیک لگے... حسن نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا... مریم پر سکون سی اسے دیکھنے لگی...
www.urdu novelsmania

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟

دیکھ رہی ہوں کہ اب وہ وقت زیادہ دور نہیں جب ہم ایک ہو جائیں گے... بلکل مجھے تو اس وقت کا کب سے انتظار ہے سمجھ نہیں آرہی یہ رات کیسے گزرے گی.. حسن کھڑکی کو دیکھتے ہوئے بولا...

مریم مسکرانے لگی...

مریم تم دیکھنا میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا تمہیں کبھی بھی اپنے اس فیصلے پر افسوس نہیں ہوگا اور نہ ہی پچھتنا پڑے گا.. حسن اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا اور وہ مبہوت سی بس اسے تکے جا رہی تھی...


آئی لویو حسن... کافی دیر بعد وہ بولی..

لویو ٹو میری جان... حسن مسکراتے ہوئے بولا

Don't copy without my permission!!!

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

#حمزہ۔ تنویر 

قسط نمبر 6

مریم سحری کے وقت جاگ رہی تھی لیکن وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی وہ سب کے سو جانے کا انتظار کرنے لگی...

دو گھنٹے بعد وہ اپنا ہینڈ بیگ پکڑے کمرے سے باہر نکلی اور دبے پاؤں چلنے لگی...

چوکیدار کو اس نے کسی کام سے بھیج دیا اور حسن جو کہ اس کا منتظر بیٹھا تھا گاڑی میں جیسے ہی مریم نے گھر سے باہر قدم رکھا وہ گاڑی گیٹ کے سامنے لے آیا اور مریم پھرتی سے گاڑی میں بیٹھ گئی مبادہ کوئی دیکھ نہ لے سر اور منہ اس نے چادر سے چھپا رکھا تھا وہ چادر جو اس نے کبھی عزت بچانے کے لیے نہیں لی تھی آج اپنے مفاد کے لیے مریم نے اس چادر سے خود کو ڈھانپا... حسن نے گاڑی سٹارٹ کی اور چند ہی منٹوں میں وہ دونوں کافی دور نکل آئے گاڑی ہوا سے باتیں کر رہی تھی... حسن نے ایک جگہ گاڑی روکی یہ کوئی سنسان ویران سی جگہ تھی...

مریم سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی...

حسن نے اسے خود سے قریب کر کے سینے سے لگا لیا... مریم نے آنکھیں بند کر لیں... بس کچھ ہی دیر میں ہم دونوں کا نکاح ہو جائے گا... حسن اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا... تم نے سب تیار کر رکھا ہے؟؟؟ مریم کو اسی بات کی فکر تھی... بالکل ہر چیز تیار ہے صرف ہم دونوں کا انتظار ہے...

حسن اس کے بلکل پاس تھا اتنا کہ فاصلہ صرف ایک دواچ کا ہی ہوگا... حسن اس کے چہرے پر جھکا... مریم نے منہ نیچے کر لیا... تھوڑی دیر انتظار کر لو... مریم آہستہ سے بولی جب تم ہو ہی میری تو پھر جلدی یا دیر سے کیا فرق پڑتا ہے...

حسن نے اس کی کمر پر ہاتھ ڈال کر اسے اپنے پاس کیا اور اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیئے....

مریم کو اس کا اس طرح سے کرنا اچھا نہیں لگا تو جیسے ہی اس نے مریم کو چھوڑا وہ منہ موڑ کر بیٹھ گئی...

حسن مسکراتے ہوئے گاڑی چلانے لگا....

جو لوگ اس گناہ میں ملوث ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ چھپ کر یہ سب کریں گے تو کسی کو معلوم نہیں ہوگا بے شک کسی کو معلوم نہیں ہوگا لیکن اللہ تو دیکھ رہا ہے نہ اس ذات سے تو کچھ بھی مخفی نہیں حیرت کی بات ہے لوگوں کا ڈر ہے اور اللہ کا نہیں...

غیر مسلم تو مانتے ہی نہیں کہ اس زندگی کے بعد بھی دوبارہ زندگی ملے اسی لیے وہ تو اس دنیا کو ہی سب سمجھ کر جودل میں آتا کرتے ہیں لیکن ہم مسلمان ہم جانتے ہیں کہ ہر چیز کا حساب ہوگا دوبارہ سے زندہ کیا جائے گا پھر بھی ہم ایسے جیتے ہیں جیسے کبھی مرنا ہی نہیں

ہے اور ایسے مر جاتے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں انسان اور دنیا کی ہر چیز فانی ہے سب کو زوال ہے سوائے اللہ کی ذات کے وہ ہمیشہ رہے گا اور ہم اسی کو بھلائے بیٹھے ہیں جس کے حضور ہم نے ایک دن پیش ہونا ہے اپنے کیے کا حساب دینے کے لیے....

کچھ لوگ سمجھتے ہیں شاید ہم کبھی پکڑ میں نہیں آئیں گے

ایک بات میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس دنیا میں تو آپ بچ جائیں گے یہ سب کر کے لیکن قیامت والے دن کیا کریں گے اس دن کہاں جا کر چھپیں گے اس دن تو ہر راہ مسدود ہو جائے گی پھر کیا کریں گے ؟؟؟

سب کچھ جانتے ہوئے بھی آنکھیں بند رکھتے ہیں کہ وہ چیز دیکھنا ہی نہیں چاہتے شاید یہاں تو کوئی سزا نہیں ملے لیکن سوچا ہے اس سب کی جو سزا وہاں ملے گی اسے کیسے برداشت کریں گے

یہاں زرا سا ہاتھ جل جائے تو سارا گھر سر پر اٹھا لیتے چیونٹی کاٹ جائے تو دیر تک تکلیف کا احساس رہتا ہے

کبھی سوچا ہے دوزخ کی آگ کو کچھ دسانپ ان کو کیسے برداشت کریں گے جن کی تکلیف اور اذیت ہماری سوچ سے بھی باہر ہے آج تو ہم منہ موڑ لیتے ہیں آنکھیں پھیر لیتے ہیں اس

چیز کو سوچنا نہیں چاہتے لیکن وہاں کیا کریں گے وہاں تو کوئی فرار کی راہ نہیں ہوگی ہم خود اپنے آپ کو عذاب کے مستحق بنا رہے ہیں

جو لوگ اس طرح کے یا پھر کسی بھی اور طرح کے گناہ میں ملوث رہنا چاہتے ہیں وہ ایسا کریں

اللہ کی زمین چھوڑ کر کسی اور جگہ جا کر کریں جو اللہ کی بادشاہت میں نہ آتی ہو اگر ایسا نہیں کر سکتے تو گناہ کرنا چھوڑ دیں

دوسری بات اللہ کا رزق کھانا چھوڑ دیں اگر نہیں چھوڑ سکتے تو پھر گناہ کرنا چھوڑ دیں تیسری بات اللہ سے چھپ کر گناہ کریں جہاں اللہ نہ دیکھ سکے اگر ایسا نہیں کر سکتے تو گناہ کرنا بھی چھوڑ دیں

اگر یہ سب نہیں کر سکتے تو پھر اللہ کی نافرمانی کر سکتے ہیں؟؟؟ حیرت ہے رزق اس کا کائنات اس کی بادشاہت اس کی پھر بھی نافرمانی بھی اسی کی؟؟؟

بات یہ ہے کہ سب لوگ دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں جو کہ چند روز کی ہے اور جہاں ہمیشہ رہنا ہے اس کی فکر نہیں کرتے اس کی تیاری نہیں کرتے...

کچھ لوگوں کی دنیا میں ہی پکڑ ہو جاتی ہے اور میرے نزدیک وہ خوش نصیب ہیں کیونکہ کم از کم وہ توبہ تو کر لیتے ہیں اللہ کو ناراض کر کے اس دنیا سے تو نہیں جاتے اور جن لوگوں کو اللہ ڈھیل دیتا ہے وہ آخرت میں حساب دیں گے....

دوسری بات یہ کہ ہم غیر مسلم کو فالو کر رہے ہیں

ہمارا لباس ہماری سوچ سب کچھ ہم ان کو کاپی کر رہے ہیں جو وہ کر رہے ہیں ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ان کا تو دین نہیں ہے لیکن ہمارا تو ہے اور ہم اپنے دین کو پیچھے چھوڑتے جا رہے ہیں بھلا تے جا رہے ہیں آزاد خیالی، براڈ مائنڈ اس چیز نے ہمیں تباہ کر دیا ہے اور سب اسی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں صحیح ہے یا غلط ہم سوچنے کی زحمت بھی نہیں کرتے بس اس دنیا کی رنگینوں میں گم ہو گئے ہیں....

قرآن پاک کی سورۃ الاعراف آیت نمبر 14

ترجمہ :-

بولامجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں... (شیطان یہ بولا رہا ہے جب عرش سے نکالا گیا)

فرمایا تجھے مہلت ہے

تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا

پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا
فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا راندہ ہوا ضرور جو ان میں سے تیرے کسے پر چلا میں تم سے جہنم بھر دوں گا...

شیطان کی مراد تھی کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انہیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں....

اب زرا دیکھا جائے تو ہم کیا کر رہے ہیں اللہ کے حکم کے بجائے شیطان کے کسے پر چل رہے ہیں

یہ سنگین گناہ میں آتے ہیں جن کی پاداش ہماری نوجوان نسل بہت تیزی سے کر رہی ہے بحیثیت مسلمان ہمیں یہ سب نہیں کرنا چاہیے لیکن ناجانے لوگ کیوں نہیں سوچتے نہ مرد نہ ہی عورت یہاں دونوں قصور وار ہیں

اگر آپ نیکی نہیں کر سکتے تو گناہ بھی مت کریں اگر نیکیوں میں اضافہ نہیں کر سکتے تو گناہوں میں بھی اضافہ مت کریں ہماری اپنی آخرت برباد ہوگی کسی اور کا تو کچھ نہیں جائے گا روز محشر تنہا ہوں گے ہم پھر یہ نہیں آئیں گے آپ کے پاس کوئی رشتہ ساتھ نہ ہوگا تو بہتر نہیں ہم اس دنیا کے لیے کچھ کریں جو ہمیشہ رہے گی اس عارضی دنیا کے پیچھے مت بھاگیں سوائے پچھتاؤں کے ہاتھ میں کچھ نہیں آتا.....

شہر سے دور ایک فارم ہاؤس پر جا کر اس نے گاڑی روکی....

میری جان ناراض ہے ؟؟؟

حسن اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا....

تمہیں معلوم ہے... مریم اس کی جانب متوجہ ہوتی ہوئی بولی...

کم آن یا ایسا بھی کیا کر دیا میں نے جو تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو...

پھر بھی حسن....

میں چاہوں تو بننا نکاح کیسے کچھ بھی کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ... حسن اس کی آنکھوں میں

جھانکتے ہوئے بولا....

پہلی بار مریم کو لگا کہ وہ کتنی بڑی غلطی سرزد کر چکی ہے...

حسن؟؟؟ مریم گھبرا گئی....

ڈونٹ وری ایسا کچھ نہیں کروں گا میں اگر مجھے یہی سب کرنا ہوتا تو بہت بار مجھے موقع ملا تھا... حسن سر جھٹکتے ہوئے بولا...

آتم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا....

جو بھی مطلب تھا مجھے تو تم نے یہی فیل کروایا ہے نہ کیا میں نے کبھی تمہیں تمہاری مرضی کے بغیر ہاتھ بھی لگایا ہے... حسن اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا... نہیں... مریم آہستہ سے بولی

پھر اس چیز کی ضرورت نہیں تھی... کہتے ہوئے حسن گاڑی سے باہر نکل گیا.... مریم سے جلدی سے باہر نکلی...

پلیز حسن معاف کر دو نہ اب سے تم ہی میرا سب کچھ ہو میں کبھی تمہیں کسی چیز کے لیے منع نہیں کروں گی آئی پر اس... مریم اس کا ہاتھ پکڑے بول رہی تھی...

جس کے لیے سب کو چھوڑ کر آئی تھی اب اسے کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی... ٹھیک ہے چلو... حسن اسے اپنے ساتھ لگائے چلنے لگا... مریم اس کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلنے لگی....

کافی چلنے کے بعد ایک حویلی نظر آئی... جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو ایک مولوی اور دو شخص وہاں بیٹھے تھے...

چلتے ہوئے چادر مریم کے سر سے ڈھلک گئی تھی جسے اس نے اب درست کیا... حسن اور مریم دونوں ایک صوفے پر بیٹھ گئے اور حسن نے نکاح شروع کروانے کا اشارہ کیا...

چند منٹوں میں وہ مریم حسن بن چکی تھی... مریم ایسا کرو یہاں سے سیدھا جاؤ اور دائیں جانب جو پہلا کمرہ ہے اندر چلی جانا میں آتا ہوں ابھی...

مریم سر ہلاتی اٹھ گئی...

مریم نے کمرے کا دروازہ کھول تو اندر ایک بیڈ اور ڈریسنگ کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا.. کھڑکیوں پر پردے گرے ہوئے تھے... مریم بیگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی... اس وقت اس کا دماغ کچھ بھی سوچنے سے قاصر تھا جانا جانے میں نے ٹھیک کیا ہے یا نہیں مریم کو ایک بے چینی گھیرے ہوئے تھے... دروازہ کھلا تو مریم نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو حسن کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا...

مریم کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی... حسن اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا...

تو جی مسز حسن کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ... حسن نے بات کا آغاز کیا...
مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے میری دنیا مل گئی ہے... مریم اس کے کندھے پر سر رکھتی ہوئی
بولی...

ویل مجھے بھی سیم ایسی ہی فیلینگ آرہی ہے کہ آج سب مل گیا ہے حسن نے اس کی کلامی
پکڑی اور اس میں دو سونے کے کنگن پہنا دیئے.. مریم مسکراتی ہوئی انہیں دیکھنے لگی...
تھینک یو مائی ہزبینڈ... مریم مسرور سی بولی

اچھا مریم میں ابھی زرا کام سے جا رہا ہوں تم ڈرنا مت کچھ دیر میں آ جاؤں گا...
مریم کو لگا وہ اس کی سانسیں بھی ساتھ لے جا رہا ہے.. حسن کھڑا ہو گیا....
لیکن کہاں اور کیا کام؟؟؟

میری جان یہاں رہنا ہے تو کچھ سامان بھی تو چاہیے نہ بس وہی لینے جا رہا تم فکر مت کرو میں
جلدی آ جاؤں گا....

مریم اثبات میں سر ہلانے لگی....

حسن اس کے گال پر بوسہ دیتا باہر نکل گیا اور فون کان سے لگا لیا...
ہاں بس میں نکل رہا ہوں....

مریم نے یہی آخری الفاظ سنے اس کے...

مریم نے اپنا سیل فون بند کر دیا اور جو فون حسن نے اسے راستے میں دیا تھا وہ نکال کر بیٹھ گئی....

صبح سے دوپہر ہو گئی لیکن حسن واپس نہ آیا مریم کو تشویش ہونے لگی اس نے حسن کا نمبر ملایا لیکن یہاں سگنل کا شاید کچھ مسئلہ تھا جس کے باعث کال نہیں مل رہی تھی... مریم نے فون رکھا اور پردے ہٹا کر باہر دیکھنے لگی...

مریم کے گھر میں ہل چل مچی ہوئی تھی صبح سے پایا اسے پاگلوں کی طرح یہاں سے وہاں ڈھونڈ رہے تھے لیکن انہیں مایوسی ہو رہی تھی اب بھی وہ پچھلے دو گھنٹے سے ڈرائیور کر رہے تھے تھکے ہارے گھر پہنچے اور صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئے...

کچھ پتا چلا مریم کا ۹۹۹

ماما امید بھری نظروں سے انہیں دیکھتی ہوئیں استفسار کرنے لگیں...

ان کے چہرے پر صدیوں کی تھکن تھی ایک ہی دن میں وہ بوڑھے نظر آنے لگے تھے... نفی میں سر ہلانے لگے...

یا اللہ یہ لڑکی ہمیں کیا دن دکھا رہی ہے... ماما صبح سے رو رو کر بے حال ہو گئیں تھیں اور اب پھر سے آنسو بہانے لگیں...

ایک ایک جگہ جہاں توقع تھی کہ وہ مل جائے گی دیکھا لیکن اس کا تو نام و نشان ہی نہیں ہے نہ جانے کہاں جا کر بیٹھ گئی ہے... وہ مایوسی سے بول رہے تھے

اب ہم کیا کریں گے کیا بولیں گے سب کو ابھی تک کو کسی کو علم نہیں ہوا لیکن یہ بات چھپ نہیں سکتی... وہ پریشانی کے عالم میں گویا ہوئیں...

کیا کہنا ہے بیگم اب تو بس زمانے کی کڑوی کسلی باتیں برداشت کرنی ہیں...

یقین نہیں آتا یہ وہی اولاد ہے جس نے مجھے پہلی بار باپ بننے کی خوشی دی تھی سب سے زیادہ اسے پیار دیا ہر لاڈ اس کا اٹھایا ہر خواہش پوری کی اور آج وہی ہمیں یہ دن دکھا رہی ہے... آنسو ان کے چہرے کو بھگور رہے تھے.. اس سے تو اچھا ہم بے اولاد رہتے کم از کم رسوائی تو ہمارا مقدر نہ بنتی... ماما نضی میں سر ہلاتی ہوئیں بولیں...

بیگم ایک بات اب آپ یاد رکھ لیں اگر کبھی وہ اس گھر کی دہلیز پر آئی تو آپ اسے دروازے سے ہی باہر کر دیں کوئی ضرورت نہیں ہے ایسی نافرمان اولاد کی اب اس کی اس گھر میں اور ہمارے دل میں کوئی جگہ باقی نہیں مر چکی ہے ہمارے لیے وہ... بولتے بولتے انہوں نے اپنا ہاتھ دل پر رکھ لیا... تکلیف کے آثار ان کے چہرے پر نمایاں تھے...

کیا ہوا آپ کو؟؟؟

ان کی آنکھی بند ہو رہیں تھیں...

مجیب جلدی یہاں آؤ مجیب... وہ زور زور سے بیٹے کو آواز دینے لگیں...
کیا ہوا ماہا؟ وہ ہانپتا ہوا آیا...

تمہارے پاپا کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے جلدی سے گاڑی نکالو ہاسپٹل لے کر چلیں ان کو... وہ
تیز رفتاری سے بولنے لگیں...

ایمان اور فاطمہ بھی سہمی ہوئیں وہیں کھڑیں تھیں...
مجیب اور ڈرائیور انہیں باہر لے گئے...

آپ دونوں گھر پر ہی رہنا میں نے ملازمہ کو بول دیا ہے وہ آپ کے پاس ہی رہے گی اور
گھر سے باہر بالکل نہیں نکلتا اوو کے... وہ ان دونوں کو ہدایات دیتیں باہر نکل گئی...
ہاسٹل پہنچتے ہی انہیں آئی-سی-یو میں لے گئے.....

انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا... مجیب نے باقی رشتہ داروں کو بھی فون کر دیا چونکہ وہ چھوٹا تھا یہ
سب سنبھال نہیں پاتا...

کچھ ہی دیر میں سعدیہ اور نادیہ بھی ان کے پاس موجود تھیں...

وہ تو بس روئے جا رہیں تھیں ایک مریم کا دکھ کم تھا جو ایک اور مل گیا...
ایک ہی دن میں ان کے گھر قیامت ٹوٹ گئی تھی...

بھابھی آپ پریشان نہ ہوں اللہ سب بہتر کرے گا... نادیہ انہیں تسلی دیتی ہوئیں بولیں...

کیسے پریشان نہ ہوں وہ اندر زندگی اور موت کے بیچ لڑ رہے ہیں... آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے بولتے بولتے وہ بے ہوش ہو گئیں... انہیں روم میں لے کر گئے اور ڈاکر ٹچیک کرنے لگے...

نور کے علاوہ سب لاعلم تھے کہ ہارٹ اٹیک کے پیچھے وجہ کیا ہے مجیب اسے بتا چکا تھا پہلے ہی مریم کے بارے میں اور اسے دیر نہیں لگی تھی یہ سمجھنے میں کہ مریم کے فرار ہونے کے باعث ہی ماموں کو اٹیک ہوا ہے...

نور آفاق کہاں ہے؟؟؟ خالہ نے نور کو فون کر کے دریافت کیا؟؟؟

خالہ مجھے خود بھی نہیں معلوم وہ کل رات سے غائب ہے نہ جانے کہاں گیا ہے... نور پریشانی کے عالم میں بولی...

اچھا تم کو شش کرتی رہنا اس سے رابطہ ہو جائے کیونکہ اس کا یہاں ہونا لازم ہے...

جی خالہ میں دوبارہ دیکھتی ہوں... کہ کر نور نے فون بند کر دیا اور آفاق کو کرنے لگی لیکن

مایوسی ہوئی ہزاروں ٹیکسٹ وہ کر چکی تھی لیکن اس کی جانب سے مکمل خاموشی تھی... نور ڈرائیور کے ہمراہ ہاسپٹل پہنچی...

خالہ آپ گھر چلی جائیں میں یہاں ممانی کے ساتھ ہوں... نور نے پہنچتے ہی خالہ کو گھر جانے کی تاکید کی...

لیکن نور... انہوں نے احتجاج کرنا چاہا...

آپ پریشان نہ ہوں بڑے ماموں بھی ہیں میں سنبھال لوں گی...

وہ سمجھتی ہوئیں اثبات میں سر ہلانے لگیں.. نور نے سر پر دوپٹہ لے رکھا تھا...

ان کے جاتے ہی نور نے مجیب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی...

مجبب مجھے بتاؤ زرا کب اور کیسے ہوا یہ سب؟؟ نور رازداری سے پوچھنے لگی...

نور آپ وہ صبح کے کسی پہر نکلی گھر سے لیکن ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوا اور کہاں گئی وہ کوئی نہیں جانتا...

وہ سر جھکائے بول رہا تھا...

تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا ڈاکٹر بتا رہے تھے کہ اب ماموں کی طبیعت قدرے بہتر ہے...

www.urdu novels mania.com

جی نور آپ...

اچھا یہ بتاؤ مریم نے کوئی بات کی تھی گھر میں جانے سے پہلے اپنے جانے کے متعلق؟؟؟

نہیں اسی لیے تو ہم بے خبری میں مارے گئے وہ بالکل نارمل تھی اگر وہ ہمیں کوئی دھمکی

دیتی تو یقیناً ہم کوئی سدباب ضرور کرتے لیکن اس نے تو موقع ہی نہیں دیا...

نور نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلادیا...

ممائی کو بھی ہوش آچکا تھا لیکن انہیں روم میں ہی رہنے کی ہدایات دی چونکہ صبح سے نہ انہیں نے پانی کا گھونٹ لیا اور نہ ہی روٹی کا ٹکڑا کھایا....

پورے خاندان میں یہ خبر پھیل چکی تھی کہ مریم گھر چھوڑ کر بھاگ گئی ہے...

ممائی کی تو نظریں اٹھ ہی نہیں رہیں تھیں کسی کے سامنے شرمندگی ہی شرمندگی تھی..

ممائی آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں جس نے یہ آزمائش دی ہے وہ اس سے لڑنے کی ہمت بھی دے گا...

نور میری بچی کہاں سے لاؤں ہمت وہ دکھ ہی ایسا دے کر گئی ہے کہ ساری زندگی بھی کم ہو گی اسے بھرنے میں مجھ میں تو اتنی ہمت ہی نہیں رہی کہ کسی کی بات سن سکوں خدا جانے کیسے یہ سب برداشت کریں گے... آنسو متواتر نکل رہے تھے...

پلیز آپ رونیں مت اللہ کسی کو بھی اس کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا... نور کی اپنی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں...

نور گھر واپس آگئی تو خالہ ہاسپٹل چلی گئیں نور فریش ہو کر پورچ کی سیڑھیوں میں بیٹھ گئی... وہ شایان کو آگاہ کرنے کا سوچ رہی تھی جب آفاق لڑکھڑاتا ہوا اندر آتا دکھائی دیا... نور کی آنکھیں پھیل گئیں وہ اٹھ کر آگے آئی...

آفاق کیا ہوا تمہیں؟؟؟ نور چلائی...

لیکن وہ تو شاید ہوش میں نہیں تھا بار بار آنکھیں کھولے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا...

نور کو عجیب سی بو آرہی تھی...

تم نے شراب پی ہے؟؟؟

نور ماتھے پر تیور ڈالتے ہوئے بولی...

نور پلیز جا کر مریم کو لے آؤ پلیز میں مر جاؤ گا اس کے بغیر... آفاق بولتا ہوا وہیں زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا...

میں میں کیسے یہ مان لو نہ نہیں... وہ نفی میں سر ہلاتا بولنے لگا...

نور کے آنسو اس کے چہرے کو بھگونے لگے...

چاچو... نور نے چلا کر آواز دی...

www.urdu novels mania.com

چاچو پلیز باہر آئیں...

کیا ہوا نور خیر تو ہے؟؟؟ وہ بھاگتے ہوئے باہر آئے...

چاچو یہ آفاق کی حالت دیکھیں.. نور کی بھرائی ہوئی آواز ابھری...

چاچو نے فوراً آفاق کو سہارا دیا اور اندر لے گئے.....

نور منہ پر ہاتھ رکھے خود کو رونے سے باز رکھنے لگی...

لیکن آنسوؤں پر کس کا زور چلتا ہے وہ تو سارے بند توڑ کر نکل ہی آتے ہیں...
نور نے خود کو کمپوز کیا اور شایان کو کال کرنے لگی...

شایان آفس میں تھا لیکن میرا بھی اس کے ساتھ تھی وہ سوچ میں پڑ گیا کہ کیا کرے..
لیکن نور نے پہلے تو کبھی کال نہیں کی کوئی مسئلہ ہی ہو گا سوچ کر شایان نے ایمنڈ کر لی.. ہاں
نور بولو... نور کہنے پر کام کرتی میرا چونکی اور سر اٹھا کر شایان کو اجنبی نظروں سے دیکھنے لگی...
شایان آپ پلیز واپس آ جائیں...

نور کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟

شایان میں کچھ نہیں سنبھال سکتی آپ بس واپس آئیں اور سب کو سنبھالیں مجھ میں اتنی
ہمت نہیں ہے... ضبط کے باوجود نور رو رہی...
نور ریلیکس مجھے بتاؤ تو سہی...

شایان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر میرا کو بھی تشویش ہونے لگی...

شایان ماموں کو اٹیک ہوا ہے آفاق شراب پی کر آیا ہے گھر میں کیسے اسے سنبھالوں میں
نہیں جانتی آپ پلیز آ جائیں...

اچھا ٹھیک ہے تم فکر نہیں کرو میں پہلی فلائٹ لے کر آتا ہوں تب تک تم نے مام اور
آفاق کا خیال رکھنا ہے اوو کے..

ٹھیک ہے... نور ہولے سے بولی...

شایان نے فون بند کیا اور اپنی فائلز سمیٹنے لگا۔

میرا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا...

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ شایان مصروف سے انداز میں بولا...

تم کہیں نہیں جا رہے شایان...

میرا یہ وقت کسی بھی فضول سی ضد کا نہیں ہے سو پلیز میری ٹینشنز کو بڑھاؤ مت...

تم اس نور کے کہنے پر جا رہے ہو کبھی نہیں شایان اگر تم گے تو مجھے کھودو گے ہمیشہ کے لیے...

شایان کے کام کرتے ہاتھ رک گئے... آنکھوں میں بے پناہ حیرت لیے وہ اسے دیکھنے لگا...

میرا تمہارا دماغ تو درست ہے نہ میرے بھائی کو میری ضرورت ہے میں کیسے یہاں سکون سے بیٹھا رہوں... شایان ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا...

میرا ڈر گئی...

میں کچھ نہیں جانتی لیکن تم اس نور کے کہنے پر نہیں جاؤ گے اور تم اسے طلاق کیوں نہیں دے رہے ارادہ بدل لیا ہے کیا... میرا اسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگی...

اووہ شٹ اپ میرا میرے پاس تمہارے فضول سوالوں کے جواب نہیں ہیں نہ ہی وقت ہے...

کہ کرشایان باہر نکل گیا...
میرا کلس کر رہ گئی...

دوپہر سے رات ہو گئی لیکن حسن کا کچھ معلوم نہیں وہ کہاں تھا...
مریم صبح سے جو آنسو ضبط کیے بیٹھی تھی اب اس کا صبر جواب دے گیا بیس چکر وہ باہر کے لگا چکی تھی اب بھی کھڑکی سے دیکھ کر بیڈ پر آ کر ڈھیر ہو گئی...
حسن کہاں چلے گئے ہو تم پلیز واپس آ جاؤ
میں نے تمام سہاروں کو ٹھکرا کر ایک سہارے کا انتخاب کیا اب وہی سہارا کہیں مجھے بے سہارا نہ کر دے... جیسے جیسے وقت بیت رہا تھا مریم کا دل ڈوبتا جا رہا تھا....

دو دن بعد:

ماموں کو ڈسپارچ کر دیا گیا اور سب ان کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے لیکن مریم نے انہیں کسی سے نظریں ملانے کے قابل ہی نہیں چھوڑا تھا...

ماموں اپنے کمرے میں تھے ان کے پاس مرد حضرات بیٹھے تھے اور خواتین لاؤنج میں...
 بھی ایسی بھی کیا آفت آپڑی تھی مریم کو جویوں منہ اٹھائے گھر ہی چھوڑ کر چلی گئی.....
 بڑی ممانی منہ بنائے بولنے لگیں...

بس بجا بھی کیا کہہ سکتے ہیں بچوں کے دماغ میں لوگ الٹا سیدھا ڈال دیتے ہیں... مریم کی ماما
 ضبط کرتی ہوئیں بولیں نظریں ان کی جھکیں ہوئیں تھی...
 لیکن تمہاری تربیت تو ایسی نہ تھی کہ بچی یہ حرکت کر جائے... وہ ان کے زخموں پر ناک
 چھڑکنے لگیں...

نادیہ نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی...
 میں کچھ کھانے کے لیے لاتی ہوں وہ بہانہ بناتی اٹھ گئیں... سب سے زیادہ شرمندہ تو وہ
 نادیہ سے تھیں اور وہی انہیں تسلی دے رہیں تھیں...
 وہ کچن میں آگئیں اور منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگیں...

مریم کی وجہ سے آج ان کی تربیت پر سوال اٹھ رہے تھے انہوں نے تو کبھی اس کو یہ سب
 نہیں سکھایا کہ ماں باپ کی عزت اچھا کر چلی جانا وہ تو ہمیشہ اسے سمجھاتی تھیں کہ عزت
 سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا لڑکی کی بھی اور ماں باپ کی بھی پھر کیسے وہ آج ان کو سب کے
 سامنے رسوا کر کے چلی گئی...

اچانک سے انہیں مریم کا خیال آیا نا جانے کس حال میں ہوگی۔۔

یا اللہ میری بچی اور اس کی عزت کی حفاظت کرنا یہ زمانہ بہت بے رحم ہے اور وہ ابھی نادان ہے اس کی خطا معاف کر دے.... بے اختیار ان کے لبوں سے دعا جاری ہو گئی کیا کرتیں ماں تھیں اتنا سخت دل نہیں کر سکتیں تھیں لیکن اولاد ان کا خیال نہیں کرتی... وہ واپس آئیں تو لاؤنچ میں ہنوز خاموشی تھی کچھ دیر بعد سب اٹھ کر چلے گئے اور انہوں نے سکون کا سانس لیا اب انہیں جتنا ہو سکے لوگوں کے سامنے نہیں جانا تھا کس کس کو جواب دیتی کس کس کا منہ بند کروا تیں لوگ تو چپ نہیں کرتے...

وہ کمرے میں آئیں...

کہاں تھیں آپ بیگم؟؟؟
انہیں دیکھتے ہی وہ استفسار کرنے لگے...

جی وہ کچن میں تھی میں... وہ نظریں چراتیں ہوتیں بولیں جو کہ ان کے رونے کی چغلی کھا رہیں تھیں...

مجھ سے بھی چھپا نہیں گئیں؟؟؟ شریک حیات تھے وہ جان گئے....
نہیں بس یونہی.... وہ ان کے سرہانے بیٹھتی ہوتیں بولیں...

آپ فخر مت کریں اللہ ہمت دے گا ہمیں اس سب سے نکلنے کی اس ذات پر بھروسہ رکھیں.. مریم کے لیے تو میرے پاس الفاظ ہی ختم ہو گئے ہیں جتنی محبت میں نے اسے دی اس نے مجھے اتنی ہی تکلیف دی شاید مجھ سے ہی کوئی کوتاہی ہوگی ہوگی جو یہ سب ہوا... آپ خود کو کیوں قصور وار ٹھہرا رہے ہیں وہ ہمارے پیار کے قابل ہی نہیں تھی اسی لیے تو اس نے ایک بار بھی نہیں سوچا ہمارے بارے میں ایک شخص کی محبت کے لیے باقی سب کی محبت کو ٹھکرا گئی

کیا گزرے گی ہم پر کیا جواب دیں گے ہم دنیا کو کچھ بھی نہیں سوچا اس نے صرف اپنی نام نہاد محبت دیکھی اور ہر چیز کو ٹھوکر مار کر چلی گئی....

بس چھوڑیں بیگم وہ چلی گئی تو بس اب اس کا ذکر بھی نہیں ہوگا اس گھر میں اور ہاں ایمان اور فاطمہ پر آپ نے زیادہ توجہ دینی ہے کہیں وہ بھی بہن کے راستے پر نہ چل پڑیں میں نے قبول کر لیا ہے کہ اللہ نے ہمیں صرف دو بیٹیاں ہی دیں ہیں...

ان کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی کیسے وہ مان لیتی کہ ان کی صرف دو ہی بیٹیاں ہیں... وہ سر ہلاتی اٹھیں اور لائٹ آف کر دی....

شایان نے گھر میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے آفاق کے کمرے کا رخ کیا...

وہ بیڈ پر نیم دراز تھا...

آفاق... شایان اسے پکارتا ہوا آگے بڑھا...

آفاق کی آنکھیں سرخی مائل چہرہ اتر اہوا، آنکھوں کی سوجن ساری داستان خود بیان کر رہی تھی...

شایان کو تکلیف ہوئی اسے اس حال میں دیکھ کر...

بھائی... شایان نے اسے گلے لگایا تو آنسو جو منہ ہو گئے تھے پھر سے بہنے لگے...

یہ کیا حال بنا رکھا ہے تو نے آفاق؟ شاید اسے گھورتے ہوئے بولا...

بھائی یہ دیکھو وہ چلی گی مجھے چھوڑ کر... بولتے ہوئے دو آنسو اس کے گال پر لڑھک آئے

آفاق کے ہاتھ میں ایک لیٹر تھا جو کہ شاید اسی کے لیے تھا...

شایان نے اس کے ہاتھ سے وہ کاغذ لے لیا اور جیب میں ڈال لیا...

کچھ بھی ہوا اب تو اس حال میں نہیں رہے گا سمجھا... شایان اسے ڈپٹتے ہوئے بولا...

میں کوشش کروں گا بھائی اتنا آسان نہیں ہے یہ سب... کہ کر آفاق نے منہ موڑ لیا...

شایان اسے دکھ سے دیکھتا ہوا کھڑا ہو گیا...

اس کے قدم اب اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے...

شایان نے دروازہ کھولا تو نور نے چہرہ موڑ کر دیکھا شایان کو دیکھ کر ایک اطمینان سا اس کے اندر اتر آیا۔۔۔

وہ کب بورڈ بند کرتی اس کے ساتھ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

شایان آپ آپ اٹھیک ہیں؟؟ نور نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں میں تو ٹھیک ہوں لیکن شاید باقی سب نہیں۔۔ شایان کے لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔۔

نور مجھے سب بتاؤ مریم کے بارے میں۔۔۔ شایان اس کی جانب رخ موڑتے ہوئے بولا۔۔

جو جو باتیں نور کے علم میں تھیں وہ اس نے شایان کے گوش گزار کر دیں۔۔۔

شایان افسوس سے نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔

اس کا کچھ معلوم ہے اس وقت کہاں ہے؟؟؟

نہیں پہلے ماموں نے ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن اٹیک کے بعد انہوں نے منع کر دیا

باقی سب کو بھی ویسے بھی شایان ڈھونڈنا ان کو جاتا ہے جو کھو جائیں ان کو نہیں جو خود چھوڑ

کر چلے جائیں۔۔۔

شایان سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا... مجھ سے زیادہ تو آفاق تم سے اُچھ ہے مجھ سے بہتر طریقے سے تم اسے ہینڈل کر سکتی ہو... شایان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا...

نور نے نظریں جھکا لیں اور بولنے لگی...

وہ تو ٹھیک ہے جس طرح وہ ڈرنک کر کے آیا ایسی کنڈیشن میں تو آپ کا ہونا لازم ہے نہ...

بہمسم اگر تم چاہو تو بیڈ پر سو سکتی ہو اس طرف... شایان اشارہ کرتے ہوئے بولا... جی ٹھیک...

کہ کر نور باہر نکل گئی...

شایان فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تو نور کافی لیے کھڑی تھی...

تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مجھے اس کی ضرورت ہے... شایان مسکراتے ہوئے بولا...

نور سے بات کرتے ہوئے وہ آج پہلی بار مسکرایا تھا... نور کو وہ ایسا ہی اچھا لگ رہا تھا مسکراتا ہوا..

شایان نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا...

جی مجھے لگا آپ تھک گئے ہوں گے اسی لیے.. شایان ٹھیک کتا بیڈ پر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا۔ نور بیڈ کے دوسری جانب جا کر لیٹ گئی..

ناشتہ کرتے ہوئے شایان کو لیڈر یاد آیا...

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا..


اس کو کیا ہو گیا؟؟؟ خالہ بولیں..

معلوم نہیں شاید کوئی کام یاد آ گیا ہو....

نور نے لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے کہا...

Don't copy without my permission!!!!

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں
www.urdu novels mania.com

#حمزہ۔ تنویر 

قسط نمبر 7

شایان نے پڑھنا شروع کیا...

آفاق میرے گھر سے جانے کی سب سے بڑی وجہ تم ہی ہو کیونکہ اگر تم میرے راستے کا پتھر نہ بنتے تو ماما پاپا رضامند ہو جاتے اور مجھے یہ قدم نہ اٹھانا پڑتا لیکن مجھے یہ کرنا پڑا کیونکہ میں اپنی محبت کی قربانی نہیں دے سکتی اور اگر میں تم سے شادی کر بھی لیتی تو کبھی خوش نہ رہتی تم تو ہمیشہ نور کے پیچھے رہتے ہو مجھ سے زیادہ تمہیں نور کی فکر ہوتی ہے مجھ سے زیادہ اہمیت تمہارے نزدیک نور کی ہے تو میں ایک ایسے انسان سے شادی کر کے اپنی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتی ویسے بھی تم میرے قابل نہیں ہو سو میرے جانے کے بعد آپ سب مجھے برا بھلا کہنے کے بجائے آفاق سے پوچھ لینا کہ اس کی نوبت کیوں آئی اگر تم نور کو بیچ میں نہ لاتے تو شاید میں تم سے دور نہ ہوتی نہ ہی ہمارا رشتہ ختم ہوتا لیکن اس نور نے سب کچھ بگاڑ دیا اب تم اس نور کے ساتھ ہی رہو.....

مریم....

شایان شش و پنج میں مبتلا ہو گیا کیا سچ میں مریم ٹھیک کہ رہی ہے وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا کھڑا ہوا نور تمہیں تو میں نہیں بخشوں گا...

شایان کا چہرہ غصے کے مارے سرخ ہو گیا...

تمہاری وجہ سے میرا بھائی اس حال میں ہے اب تم دیکھتی جاؤ...

شایان یہی سب سوچ رہا تھا جب نور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی...

شایان اسے کڑے تیوروں سے دیکھنے لگا...

نور وہیں سہم گئی...

نور اگر اپنی خیریت چاہتی ہو نہ تو ابھی اپنی شکل غائب کر لو یہاں سے... شایان ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہا تھا...

نور ہاتھ مسلتی باہر نکل گئی...

ان کا کچھ پتہ ہی نہیں چلتا رات اتنی نرمی سے بات کر رہے تھے اور اب بھی وہی کھڑوس والے موڈ میں آگے... نور جھرجھری لیتی زینے اترنے لگی...

شایان میرا کو کال کرنے لگا لیکن اس نے ایڈنڈ کہ کی جب سے اس نے میرا کالمیج دیکھا تھا تب سے اس کا دل ڈوب رہا تھا...

میر ایک اپ دی کال... شایان دیوار پر مکہ رسید کرتا ہوا بولا... چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے...

شایان پھر سے اس کا میسج پڑھنے لگا...

مبارک ہو تمہیں شایان میرا کو اپنی زندگی سے نکالنے کے لیے اب دوبارہ تم مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا کیونکہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ اگر تم نور کے کہنے پر گئے یا سے تو ہمارا رشتہ ختم سمجھنا اور تم نے وہاں جا کر اس بات کی تصدیق کر دی کہ ہمارے بیچ اب کچھ بھی نہیں....

نو میرا... شایان بڑبڑایا

شایان اٹھا اور ڈریسنگ ٹیبل کی ایک ایک چیز اٹھا کر پھینکنے لگا... وہ رو نہیں سکتا تھا کیونکہ اسے نفرت تھی آنسوؤں سے...

نور شور سن کر اندر آئی...

شایان کیا ہوا؟

میں نے تمہیں کہا تھا میرے سامنے مت آنا... وہ ہذیانی انداز میں چلایا لیکن یہ سب.... نور نیچے گرے کا بچ دیکھتی ہوئی بولی...

شایان آپ کا ہاتھ...

اس کے ہاتھ سے خون بہ رہا تھا لیکن وہاں پرواہ ہی کسے تھی...
نور آگے بڑھی...

خبردار اگر تم نے مزید ایک بھی قدم بڑھایا تو.. نور کے قدم وہیں تھم گئے...
شایان پلیر.... نور کو خوف بھی محسوس ہو رہا تھا لیکن اسے اس حال میں دیکھنا بھی گوارا نہ تھا
اس کے لیے...

ایک کام کرو... شایان پر فیوم رکھتا ہوا بولا...
جی بتائیں.. -

ننگے پاؤں چل کر آؤ میرے پاس...
نور اس کی بات پر ششہ رہ گئی...

شایان سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا...

بس اتنی ہی ہمت تھی... شایان پھر سے گویا ہوا...

نور زمین پر منتشر کانچ کے ٹکڑوں کو دیکھنے لگی...

ٹھیک ہے میں آتی ہوں... نور نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے کہا...

آؤ ویٹنگ...

نور نے سلیر اتاری اور کانچ پر پہلا قدم رکھا.. اس کے لبوں سے ہلکی سی سی نکلی...

دو آنسو نیچے زمین پر جا گرے...

نور بڑے بڑے قدم اٹھاتی اس تک پہنچی...

فرش پر اس کے خون کے نشان رہ گئے...

وہ بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی اور اس کے ہاتھ سے خون صاف کرنے لگی...

شایان غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا...

نور کیا تم پاگل ہو؟؟

نور نے آنسوؤں سے ترچہ اٹھا کر اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا...

اگر میں تمہیں کہوں کہ ٹیرس سے کو دجاؤ تو کیا تم ایسا بھی کر لوگی؟؟؟

شاید... نور نے مختصر سا جواب دیا

اب تمہیں ڈاکڑ کے پاس کیسے لے کر جاؤں؟؟

شایان پر سوچ انداز میں اس کے پاؤں کو دیکھنے لگا...

میں ٹھیک ہوں... نور آہستہ سے بولی

فضول مت بولو جانتا ہوں ٹھیک ہو یا نہیں... شایان سر جھٹکتا ہوا بولا...

پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتا فون ملانے لگا... نور اس کو دیکھنے لگی...

خدا جانے میں کیسے چل پڑی ان کے ایک بار کہنے پر کیوں مجھ سے ان کی تکلیف نہیں دیکھی گئی اور اپنی تکلیف بھول گئی....

شایان نے اس کی جانب دیکھا تو نور نے نظریں جھکا لیں...
کچھ دیر میں ڈاکڑ آگیا تو نور کے پاؤں سے کانچ نکال کر بینڈج کر کے چلا گیا...
تقریباً پانچ یا چھ کانچ اس کے پاؤں میں پیوست ہوئے ہوں گے...

ایک مہینہ ہو گیا تھا مریم کو گئے لیکن آفاق کو لگتا تھا کہ کل کی ہی تو بات ہے...
وہ بالکل خاموش ہو گیا تھا مریم نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا ہمیشہ اپنے کمرے میں مقید رہتا نہ کسی سے ملتا نہ بات کرتا بس تنہائیوں کو اپنا ساتھی بنا لیا تھا اس نے...
نور آفاق کا کھانا لے کر کمرے میں آئی تو اندر گھپ اندھیرا تھا کوئی بھی روشنی نہ تھی... نور نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا اور کمرہ روشنی میں نہا گیا...
آفاق نے آنکھیں کھول کر نور کو دیکھا...

آفاق یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے؟؟ نور خفگی سے بولی
اور کیا کروں؟؟ آفاق مایوسی سے بولا
آفس جاؤ واپس سے اپنی روٹین پر...

نور میری لیے وقت منحہ ہو گیا ہے میں وہیں کھڑا ہوں جہاں وہ مجھے چھوڑ کر گئی تھی
آفاق کسی کے جانے سے زندگی نہیں رکتی

لیکن میری رک گئی ہے

تم نے خود روکی ہے

تم سب کے ساتھ بیٹھا کرو آفس جاؤ جیسے پہلے رہتے تھے ویسے ہی..

پھر مریم واپس آ جائے گی؟؟

نور بے بسی سے اسے دیکھنے لگی...

آفاق مریم...

مریم سب کچھ تھی میری لیے... آفاق اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا...

میں اس سے زیادہ بات اسی لیے نہیں کرتا تھا کیونکہ میں جانتا ہوں نفص انسان کو بہکا تا ہے

اور جیسا آپ نے کہا تھا کہ باتیں جس نہج تک پہنچ جاتی ہیں وہ غلط ہے...

آفاق جب تمہیں اس بات کی سمجھ ہے تو پھر تمہیں یہ کیوں سمجھ نہیں آ رہا...

نور وہ کیسے مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہے کیسے میں کیسے مان لو نور بتاؤ مجھے یہ جو دل ہے نہ وہ دل پر

انگلی رکھے بولنے لگانا کچھ سنتا ہے نا سمجھتا ہے بس مریم تھی تو وہی چاہیے وہ نہیں تو پھر

میں بھی نہیں میں تو اس انتظار میں ہوں کہ کب ان سانسوں کا سلسلہ ٹوٹے گا اور مجھے سکون ملے گا.. وہ دیوانہ وار بول رہا تھا

آفاق صبر کرنا سیکھو اگر اللہ نے تم سے وہ چھین لیا ہے جسے تم کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تو اس بات پر مطمئن ہو جاؤ کہ اس نے تمہیں وہ عطا کرنی ہوگی جو تمہارے لیے بہتر ہے اللہ ستر ماؤں سے بھی زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے ماں اپنے بچے کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرتی تو پھر وہ ذات کیسے ہمارے ساتھ غلط کر سکتی ہے یہ انسان ہے جو اس کی حکمت کو سمجھ نہیں سکتا ہر چیز کے پیچھے اس کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے ہمیں صرف صبر کا دامن تھامے رکھنا ہوتا ہے اس کے بعد وہ ہوتا ہے جو آپ نے سوچا بھی نہیں ہوتا...

لیکن نور...

اگر وہ تمہارے حق میں بہتر ہوتی تو ضرور عطا کی جاتی لیکن اگر نہیں عطا کی گئی تو مطلب تمہارے لیے اس سے بہتر کو منتخب کیا گیا ہے اللہ بہتر نہیں بہترین عطا کرتا ہے... آپ کی بات ٹھیک ہے نور لیکن میں اپنے دل کو کیسے سمجھاؤں؟؟ بس تم یہ بات سمجھ لو آفاق کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے اللہ کی رضا میں راضی ہو جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا... نور مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی..

وہ پچھلے ایک ہفتے سے اسے سمجھا رہی تھی لیکن وہ ایک ہی جگہ پر رک گیا تھا وہ خود آگے نہیں بڑھنا چاہتا تھا...

نور آنکھ کا گوشت صاف کرتی کمرے میں گئی تو شایان مضطرب سا چکر کاٹ رہا تھا...
نور نے ڈرتے ڈرتے دروازہ بند کیا...

میں نے تمہیں کیا بکواس کی تھی؟؟؟ نور کو دیکھتے ہی وہ بھڑک اٹھا...
نور نے تھوک نگلا...

کیا؟؟؟ آہستہ سے بولی...

میں نے بولا تھا کہ میری فائلز کو ہاتھ مت لگانا پھر تم نے میری اجازت کے بغیر چاچو کو
کیوں دیں فائلز... شایان چلایا...

نور سہم کر دو قدم پیچھے ہٹی...

شایان قدم اٹھاتا اس کے سر پر آ گیا...

وہ وہ شایان...

ڈر کے مارے نور کا سانس سوکھ گیا....

کیا وہ؟؟؟

شایان دروازے پر ہاتھ مارتا ہوا بولا...

نور کی آنکھوں سے آنسو روانہ ہو گئے آنکھیں اس نے جھکا رکھی تھیں...

جیسے ہی شایان نے اس کی کلائی پکڑی کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ گئیں...

نور کی کلائی اور شایان کا ہاتھ دونوں زخمی ہو گئے لیکن اسے غصے میں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا...

تم نے قصد کر رکھا ہے کہ مجھے ہر طرح سے پریشان کرنا ہے...

نور نفی میں سر ہلانے لگی سر جھکا ہوا تھا البتہ آنسو ابھی بھی بہ رہے تھے اور نور کے چہرے کو بھگور رہے تھے...

جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو ہر چیز خراب ہوتی جا رہی ہے سب کچھ برباد کر کے رکھ

دیا ہے تم نے... شایان کی گرفت اس کی کلائی پر مزید سخت ہو گئی....

نور نے نظریں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا...

نہ جانے کیا تھا نور کی آنکھوں میں کہ شایان نے اس کی کلائی آزادی اور دو قدم پیچھے ہٹ

گیا... بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمرے سے باہر نکل گیا...

نور اپنی کلائی دیکھنے لگی جہاں اس کی انگلیوں کے نشان رہ گئے تھے..

شایان کا خون بھی نور کے ہاتھ پر لگا تھا...

نور فٹ ایڈ باکس اٹھاتی بیڈ پر بیٹھ گئی...

شایان ہمارا خون تو ایک ہو گیا ہے لیکن نا جانے ہم کبھی ایک ہو پائیں گے یا نہیں... نور
اذیت سے سوچتی ہوئی زخم صاف کرنے لگی...

شایان بڑے ماموں کے بیٹے کی شادی ہے میں تو نہیں جاسکتی اس لیے تم اور نور جاؤ
گے..

واٹ؟ شایان کے ماتھے پر لکھیں ابھریں...

اس میں اتنا حیران ہونے کی تو ضرورت نہیں.. وہ نارمل سے انداز میں بولیں...

اس وقت لاؤنج میں آفاق، شایان، نور اور خالہ بیٹھیں تھیں...

آفاق اب اپنے کمرے سے باہر نکل آیا تھا لیکن کم ہی بات کرتا...

مام میں نہیں جاسکتا سوری... شایان مصروف سے انداز میں بولا...

شایان... خٹکی سے بولیں...
www.urdu novelsmania.com

مام کیا ضروری ہے؟ شایان نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا...

جی ہاں اب دوسرے شہر ہے ورنہ میں خود شرکت کر لیتی کم از کم تمہاری منتیں تو نہ کرنی
پڑتیں...

اوو کے فائن ہم چلے جائیں گے...

کل صبح نکل جانا پھر...

ٹھیک ہے... نور جا کر پیکنگ کر لو... شایان نے لیپ ٹاپ پر نظریں جماتے ہوئے کہا...
نور سر ہلاتی اٹھ گئی....

شایان اور نور سب سے آخر میں پہنچے تھے... ماموں اور ممانی نے اچھی مہمان نوازی کی...
نور گھر میں سب ٹھیک تھے؟؟؟ ممانی نے پوچھا..

جی الحمد للہ سب ٹھیک تھے خالہ آپ کو سلام کہ رہی تھی...
انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر سے گفتگو کا سلسلہ جوڑا...

آفاق کا کیا حال ہے اب سنا تھا ڈیپریشن کا شکار ہے....

جی لیکن اب ٹھیک ہے وہ بالکل... نور جلدی سے بولی...

چھوٹی ممانی اور کچھ دوسرے رشتہ دار بھی وہیں بیٹھے تھے...
www.urduromans.com

آفاق وہی ہے نہ جس کی مریم کے ساتھ نسبت طے تھی وہ جو گھر سے بھاگ گئی... وہاں موجود
خواتین میں سے ایک نہ حصہ ڈالا...

ہاں ہاں وہی ہے کمبخت ماں باپ پر کچھڑا چھال کر چلی گئی نا جانے کس کے ساتھ منہ کالا کر
کے...

توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے آج کل کے بچوں میں تو کوئی شرم کوئی حیا ہی نہیں رہی بھلا یہ شریضوں کی بچیوں کے کام تو نہیں ہوتے نہ.....

نور خاموشی سے ان کی باتیں سننے لگی کہ اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا.....

وہ بے بس تھی مریم نے قدم ہی ایسا اٹھایا تھا کہ وہ کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی دوسری جانب مریم کی ماما سر جھکائے بیٹھیں تھیں ان کی آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے جنہیں نکلنے سے وہ روک رہیں تھیں... ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا ان کی باتوں کا نہ ہی وہ دنیا کا منہ بند کر سکتیں تھیں سو خاموشی سے ضبط کرنے لگیں کہ ان کی اولاد اب یہی ان کے نصیب میں لکھ گئی تھی...

ویسے کچھ معلوم ہوا گی کہاں ہے؟؟

کیا خبر بھی اپنے یار کے ساتھ بھاگی ہے کون جانے کدھر گی...

شرم ہی نہ آئی منگیتر کے ہوتے ہوئے کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی اور بھی نا جانے کتنے لڑکوں کو پیچھے لگایا ہو خو بصورت تو تھی ہی...

یہ جو ایسی لڑکیاں ہوتی ہیں نہ وہ یونیورسٹی پڑھنے نہیں بلکہ لڑکوں کے ساتھ عشق لڑانے جاتی ہیں کوئی کردار ہی نہیں ہوتا ان کا.....

بس کر دیں میری مریم ایسی نہیں ہے... وہ تھک گئیں تھیں اپنی بیٹی کے بارے میں ایسی ایسی باتیں سن کر...

بہن ہم کچھ غلط تو نہیں کہ رہے جو حقیقت ہے وہی بیان کر رہے تم بتا دو کہاں ہم نے غلط بیانی کی ہے...

تم بھی میری بات سن لو اپنی بیٹی کو ان کی بیٹیوں سے دور ہی رکھنا خدا جانے وہ بھی اپنی بہن جیسی ہوں اور تمہاری بچی کا بھی دماغ خراب کر دیں... وہ بڑی ممانی کو مخاطب کرتیں ہوئیں بولیں....

جی آپا میں احتیاط کروں گی...

نور ممانی کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئی....

ممانی چھوڑیں آپ جتنا ان کے ساتھ بحث کریں گیں یہ اور زیادہ بولیں گیں لوگوں کو مزہ آتا

ہے دوسروں کی تکلیف کا مذاق بناتے ہوئے یہ دنیا ہی ایسی ہو گئی ہے آپ دفع کریں

ایسے لوگوں کو دنیا بے حس ہو چکی ہے کسی کے دکھ میں شریک ہونے کی بجائے ان کے

دکھوں کا مذاق بناتے ہیں مزید تکلیف دیتے ہیں یہ سوچے بنا کہ دوسرے انسان پر کیا

گزرے گی جو پہلے اپنے دکھوں سے لڑ رہا ہے....

نور اسی لیے ہم نے کہیں بھی آنا جانا بند کر دیا ہے مریم نے کسی کے سامنے منہ اٹھانے لائق نہیں چھوڑا ہمیں... وہ نور کے گلے لگ کر رونے لگیں... صبر کریں اس کے علاوہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے...

نور نے لائٹ پنک کمر کا سوٹ زیب تن کیا ساتھ میں لائٹ سامیک اپ... اس ہلکی سی تیاری سے بھی وہ دیکھنے والے کو دیکھتے رہنے پر مجبور کر رہی تھی... لیکن شایان کو کوئی فرق نہیں پڑا اس نے تو ایک نظر بھی ڈالنی ضروری نہ سمجھی... فمکشن سے واپس آ کر وہ دونوں گیسٹ روم میں آگے جوان دونوں کو دیا گیا تھا.... نور شایان سے آگے تھے جب اس کا پاؤں نیچے گرے چارجر کے باعث سلب ہوا لیکن اسے سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی شایان نے اسے تھام لیا... پہلی بار نور اس کے اتنی قریب آئی تھی نور کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی... شایان اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں کھو گیا بلاشبہ وہ حسین لگ رہی تھی لیکن پھر جیسے ہی ہوش میں آیا فوراً سے سیدھا ہوا اور نور کو کھڑا کر کے اس کی کمر سے ہاتھ ہٹایا... نور کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا... دیکھ کر نہیں چل سکتیں؟؟ شایان ماتھے پر تیور ڈالے بولنے لگا...

سوری... نور آہستہ سے کہتی آگے بڑھ گئی

اب جب سونے کا وقت ہوا تو شایان بیڈ کو دیکھنے لگا اس کا بیڈ تو فل سائز کا تھا جس پر وہ دونوں آرام سے سو جاتے تھے لیکن اس بیڈ کا سائز چھوٹا تھا...

اب کیسے سوئیں گے؟؟ نور اس کی پریشانی سمجھتے ہوئے بولی...

تم زمین پر سو جاؤ... شایان نچلا لب دباؤ مسکراہٹ روکتے ہوئے بولا...

شایان... نور صدمے سے بولی

اتنی سردی میں زمین پر نہیں سو سکتی نہ ہی صوفے پر... وہ روہانسی ہو گئی...

اچھا ٹھیک ہے اب یہاں بارش برسانا مت شروع ہو جانا...

شایان نے اپنا تکیہ بیچ میں رکھ دیا یہ باؤنڈری لائن ہے اگر تم وہاں سے یہاں آئی تو پھر دیکھنا خیر نہیں تمہاری...

www.urdu novelsmania.com

شایان اب نیند میں ہو ہی سکتا ہے... نور منمنائی

تم آئی نہ تو میں نے تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دینا ہے پھر سونا سردی میں بلیںکٹ کے بغیر ہی...

شایان آپ کتنے ظالم ہیں...

شکر کرو یہ کم بولا ہے میں نے اس سے بڑی سزا دے سکتا ہوں... شایان اسے گھورتے ہوئے بولا

نور منہ بنائے اسے دیکھنے لگی...

آپ سچ میں ایسا کر دیں گے؟؟ نور نے تصدیق کرنا چاہی...

تمہیں اگر شک ہے تو آؤ کر کے دکھاتا ہوں...

نہ نہ نہیں میں تو ایسے ہی ہو چھ رہی تھی... نور مضبوطی سے لحاف پکڑتے ہوئے بولی...

شایان مسکراتے ہوئے لیٹ گیا اور لائٹ آف کر دی...

کچھ ہی دیر میں نور ہوش سے بیگانہ ہو گئی لیکن شایان کو تکیے کے بغیر نیند نہیں آ رہی تھی...

نائٹ بلب کی روشنی میں اس نے نور کے چہرے کو دیکھا جہاں بلا کی معصومیت طاری تھی

چند لمحوں یونہی گزر گئے آج شایان کو یہ پاگل سی لڑکی اچھی لگ رہی تھی... اس نے تکیہ اٹھایا

کیونکہ نور اپنی جگہ پر تھی اور سر رکھ کر لیٹ گیا....

شایان کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے سینے پر سانسوں کا گمان ہوا

اس نے پوری آنکھیں کھول کر دیکھا تو نور کا سر اس کے سینے پر تھا اور شایان کا بازو نور

کے گرد...

نور؟؟؟ شایان بل کھاتا ہوا بولا... نور ہڑبڑا کر اٹھ کر بیٹھ گئی...

تم میری وارنگ بھول گئیں تھیں رات والی ہمسلم... شایان پیشانی پر تیور ڈالتے ہوئے بولا
لیکن میں تو اپنی جگہ پر ہوں اور آپ... کہ کر نور خاموش ہو گئی...

شایان نے دیکھا تو وہ نور کی سائیڈ پر تھا... نور کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی..

شایان نثر کے اوپر والے بٹن بند کرتا واش روم میں گھس گیا...

بارات میں شایان غائب تھا نور اسے ڈھونڈتی رہی لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا رات میں جب

نور چیلنج کر کے بیٹھ گئی تو اس کی کمرے میں آمد ہوئی...

شایان آپ کہاں تھے ؟؟

تم کیوں پوچھ رہی ہو جہاں بھی جاؤ میں... شایان ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے بولا...

نہیں بس ایسے ہی کہ کر نور خاموش ہو گئی...

اگلے دن پھر سے شایان غائب تھا لیکن ولیمہ کے وقت پر وہ واپس آ گیا...

خالہ کی تاکید کے مطابق آج شایان نور کے ساتھ ساتھ ہی تھا...

نور کو اچھا لگ رہا تھا اس کا یوں ساتھ ہونا... شایان کو نثرات سوچی نور چیلنج کرنے کے لیے

واش روم میں جا رہی تھی جب اس نے نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا...

جی ؟؟ نور حیران ہوتی بولی

شایان اس کے قریب آیا نور دو قدم پیچھے ہوئی شایان نے پھر سے فاصلہ مٹا دیا نور اب پیچھے ہوئی تو دیوار سے ٹکرائی...

شایان اس کے عین سامنے کھڑا تھا...

شایان اب تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا... نور آہستہ سے بولی نور کے بال اس کے چہرے پر آ رہے تھے...

شایان نے ہاتھ بڑھایا تو نور ڈر گئی اسے لگا شاید وہ تھپڑ مارنے لگا ہے... شایان کو اس پر ترس آیا...

شایان نے اس کے بال کان کے پیچھے کر دیئے... یہ بتاؤ اتنا تیار کیوں ہوئی ہو؟؟؟ شایان اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے بولا...

نور کو اس کا اتنا قریب آنا کنفیوز کر رہا تھا...

وہ وہ میں... نور ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولنے لگی

شایان آپ تھوڑا پیچھے ہو جائیں... نور نے ہمت کر کے کہا...

ایسا میں تمہیں کھا تو نہیں جاؤں گا....

پلیز... نور منمنائی

شایان کا فون رنگ کرنے لگا تو وہ مسکراتا ہوا پیچھے ہوا....

نور شکر ادا کرتی واش روم چلی گئی....

ہاں میرا بولو....

شایان تم سچ میں مجھے چھوڑ دو گے ؟؟؟

دیکھو میرا میں نے تمہیں ساری بات سمجھائی ہے کہ میں فلحال اپنی فیملی کو چھوڑ کر نہیں آ سکتا اس لیے تم پاکستان آ جاؤ اب تم میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی کیا....

شایان لیکن نور....

میرا میں تمہیں پہلے بھی کہ چکا ہوں اور اب پھر سے کہ رہا ہوں کہ اگر تم یہ رشتہ ختم کر چکی ہوں تو یہ بات یاد رکھنا اگر میں نے تم سے تعلق توڑا نہ تو تم ساری زندگی بھی میرے سامنے روتی رہو گی نہ میں واپس نہیں آؤں گا اس لیے سوچ لو... شایان ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے آرام سے بیٹھ گیا...

www.urdu-novelsmania.com

نہیں نہیں شایان میں آ جاتی ہوں پاکستان لیکن تم مجھے مت چھوڑنا...

گڈ گرل

کہ کر شایان مسکرا نے لگا...

کب آؤ گی اب یہ بتاؤ...

جب تم کہو...

پہلی جو بھی فلائٹ ملتی ہے آ جاؤ مس کر رہا ہوں تمہیں...
میرا کے لبوں پر مسکراہٹ ریگ گئی...
اوو کے ڈئیر...

جلدی آنا میں بے صبری سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں...
یار مام کی کال آرہی ہے بعد میں کرتا ہوں تم سے بات... کہ کرشایان نے فون بند کر دیا اور
ماما سے بات کرنے لگا...

بیگم آئندہ کسی بھی تقریب میں آپ شرکت مت کیجیے گا میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا..
مریم کے ماما پاپا کچھ دیر پہلے ہی گھر پہنچے تھے وہ لوگ نور اور شایان کے ساتھ ہی نکل آئے
تھے...

آپ اسی لیے کہ رہے ہیں نہ تاکہ میں دکھی نہ ہوں...
بہت سمجھا رہیں آپ... وہ مسکراتے ہوئے بولے..
لیکن آپ جانیں گے تو آپ کو بھی تو یہ سب برداشت کرنا پڑے گا نہ...
سو تو ہے لیکن خواتین مردوں کی نسبت زیادہ باتیں بناتی ہیں ویسے بھی آگے سے کوشش
کروں گا کہ نہ ہی جانیں تو بہتر ہے....

آپ کو کبھی مریم کی یاد نہیں آئی؟؟؟؟

اس کا تو نام بھی مت لیں...

لیکن پھر بھی.. وہ روہانسی ہو گئی...

جن یادوں سے تکلیف ہوا نہیں سوچا نہیں کرتے...

آپ کیسے سب سنبھال رہے ہیں مجھے تو حیرت ہوتی ہے...

وہ اللہ ہے نہ اب تک ہمت دے رہا ہے اور آگے بھی دے گا آپ بس بچوں کے ساتھ

رہا کریں اور زیادہ سے زیادہ سمجھایا کریں انہیں صحیح غلط میں فرق بتائیں...

آپ کو کیا لگتا ہے میں نے مریم کو نہیں سکھایا تھا یہ سب؟؟ وہ ٹپ اٹھیں

میں جانتا ہوں لیکن کیا کروں اب مزید ہمت نہیں ہے نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ لوگ ہماری

پرورش پر سوال اٹھائیں...

وہ آنکھیں صاف کرتیں باہر نکل گئی...

یہاں وہ لڑکیاں جو گھر سے بھاگ جاتی ہیں زرا ایک نظر دیکھ لیں کہ وہ اپنے پیچھے کیا چھوڑ جاتی

ہیں ماں باپ جو ساری زندگی ہمارے لیے قربان کر دیتے ہیں ہمارے لیے کیا کچھ نہیں

کرتے دن رات ہمارے نام کر دیتے ہیں ان کی عزت اچھا کر انہیں تکلیف دے کر کتنی

آسانی سے چلی جاتی ہیں انہیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ زندہ بھی رہ سکیں گے یا نہیں ایک محبت باقی سب محبتوں پر حاوی ہو جاتی ہے وہ جو پیدا ہونے سے لے کر جوان ہونے تک بے لوث بے غرض محبت کرتے رہے ان کی محبت کی کوئی اہمیت نہیں آج وہ دشمن لگتے ہیں جبکہ ماں باپ کبھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہ سکتے وہ تو ہمیشہ ان کی بھلائی کے لیے سوچتے ہیں لیکن اولاد سمجھتی ہے وہ شاید ان کی خوشیاں نہیں چاہتے کتنے افسوس کی بات ہے نہ جو لڑکیاں ایسا کر چکی ہیں یا کرنے کا سوچ رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ یہ حرکت کبھی مت کریں انہیں زمانے کے سامنے ذلیل و رسوا مت کریں ان کی زندگی کو سزا مت بنائیں کہ انہیں آپ کی پیدائش پر افسوس ہونے لگے.....

نور...

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

نور...

کہاں ہے نور؟؟؟ شایان چلاتا ہوا نیچے آیا اور مہرین سے پوچھنے لگا..

شاید کچن میں ہو... مہرین نے مختصر سا جواب دیا...

نور جلدی سے خالہ کے کمرے سے نکل کر آئی.. جی؟؟؟

جی کی بچی یہ کیا کیا ہے تم نے؟؟؟ شایان غصے سے دیکھتا لیپ ٹاپ سامنے کرتا ہوا بولا..
خالہ اور چاچی بھی آگئیں...

شایان آرام سے بول لو بیٹا ایسی کیا بات ہوگئی ہے... خالہ آتی ہی اسے بولنے لگیں
آپ زرا اپنی لاڈلی سے پوچھیں کہ یہ سب کیا ہے؟؟؟
خالہ نے سوالیہ نظروں سے نور کی جانب دیکھا
نور نے لاعلمی سے کندھے اچکائے

میرا لیپ ٹاپ میڈم نے دھو دیا ہے ستیر نسلی نور تمہارے پاس دماغ نہیں ہے یقیناً...
شایان دانت پیستے ہوئے بولا
لیکن میں نے تو نہیں کیا...

شٹ اپ ایک تو کام خراب کر دیتی ہو پھر جھوٹ بولتی ہو...
شایان میں کیوں کروں گی ایسا... نور نے احتجاج کرنا چاہا...

مام لسن یہ لاسٹ غلطی تھی اس کی اور اب اگر اس کے بعد کوئی غلطی ہوئی تو یہ اس گھر سے
باہر ہوگی... کہ کروہ واک آؤٹ کر گیا.....
مہرین دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی..
نور صوفے پر بیٹھ کر رونے لگی...

خالہ میں نے نہیں کیا...

میں جانتی ہوں میری بچی... خالہ اسے اپنے ساتھ لگاتی ہوئیں بولیں...

کیا مجھے اتنی سمجھ نہیں ہے کہ لیپ ٹاپ رکھنا ہے یا دھونا ہے شایان نے مجھے بولا تھا کہ لیپ ٹاپ رکھ آؤ اور میں رکھ کر آپ کے پاس آئی... نور روتی ہوئی ساری واردات بتانے لگی... اچھا چلو چپ میں بات کروں گی اس سے فکر مت کرو تم... خالہ اسے چپ کروائیں ہوئیں بولیں...

گھر سے باہر نکلتے ہی میرا کی کال آنے لگی... ہاں میرا بولو... جانی میں آپکی ہوں اب تم مجھے ریسو کرنے آ جاؤ... میرا پر جوش سی بولی... اوو کے بیس منٹ میں پہنچ جاؤں گا کہ کر شایان نے فون بند کر دیا نور نے اس کا دماغ خراب کر دیا تھا...

ہر غلط کام یہی لڑکی کرتی ہے شایان کڑھتے ہوئے سوچنے لگا...

شایان میری رہائش کہاں ہوگی؟؟؟

میرا فکر مندی سے بولی...

ڈرنٹ وری میرے گھر میں ہی رہنا ہے تمہیں...

میرا پرسکون سی ہو کر شایان کو دیکھنے لگی جو اس وقت سن گلاسز لگائے اپنی تمام تر بارعب شخصیت سمیت دل میں اتر رہا تھا...

گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے شایان میرا کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب قدم بڑھانے لگا۔۔۔
میرا کو دیکھ کر سب ششدر رہ گئے۔۔۔

نور کے لیے یہ شکل انجانی تھی چونکہ اس نے صرف میرا ذکر سنا تھا کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا لیکن جس طرح شایان اسے لایا تھا وہ سمجھ گئی کہ یہی میرا ہوگی۔۔۔

ٹائٹ جینز پر ٹی شرٹ پہنے، آنکھوں پر سن گلاسز لگائے، بلونڈ کلر کے بال کھول رکھے تھے رنگ روپ بھی بلا کا تھا بلاشبہ کسی کا بھی دل اس پر آسکتا تھا شایان کے پہلو میں کھڑی تھی وہ دونوں پر فکیٹ کپل کی عکاسی کر رہے تھے نور خود کا موازنہ کرتی ہوئی سر جھٹکنے لگی بھلا اس کا کیا مقابلہ ان دونوں سے۔۔۔

میرا آگے بڑھ کر سب سے ملی بشمول نور۔۔۔ سب پیٹھ گئے تو نور نے کچن کا رخ کیا آفاق سمجھ چکا تھا نور پر اس وقت کیا بیت رہی ہوگی۔۔۔

دیکھیں سر پلیز مجھے اس جاب کی بہت ضرورت ہے ایک چانس تو دیں آپ مجھے پلیز سر میں آپ کو مایوس نہیں کروں گی۔۔۔

وہ دروازہ ہے آپ جا سکتیں ہیں ایک بار آپ کو انظار م کر دیا گیا ہے کہ آپ اس جاب کے لیے ایلیجبل نہیں ہیں تو پھر کیوں ضد کر رہیں ہیں...
 پلیز سر آئی نیڈ اٹ بیڈلی پلیز ریکویسٹ ہی سمجھ لیں...
 جی سیکورٹی کو بھیجیں اندر... انہوں نے فون ملا کر کہا...
 رہنے دیں میں چلی جاتی ہوں... وہ آنسو صاف کرتی اس انسان کی بے حسی پر ماتم کرتی نکل گئی...

آج بھی اسے ناکامی ہی ملی تھی...
 وہ سرد آہ بھرتی پیدل چلنے لگی...

شایان میں تمہارے روم میں رہوں گی نور کو تم کیسٹ روم میں شفٹ کر دو....
 شایان کے ماتھے پر حیرانی کی لکیری ابھریں... میرا آریو آؤٹ آف سینسیز؟؟؟
 تمہیں معلوم بھی ہے تم کیا بول رہی ہو...
 میرا شایان کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی...

اس میں ایسی کیا برائی ہے ہم دہی میں بھی تو اکثر و بیشتر ایک ہی روم میں ایڈجسٹ کر لیتے تھے تو پھر یہاں کیوں نہیں؟؟؟ میرا منہ بناتے ہوئے بولی...

ڈنیر وہ دو بئی تھا اور یہ پاکستان میں میرا گھر ہے یہاں ہم دونوں اکیلے نہیں ہیں سب فیملی میمبر بھی ہیں...

لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ نور تمہارے ساتھ تمہارے روم میں رہے... میرا میں تمہاری اس طرح کی بے جا ضد پوری نہیں کر سکتا تمہیں گیسٹ روم میں رہنا ہے سو بنا کوئی چوں چرا کیے تم وہاں رہو گی...

Don't copy without my permission!!!!

تم - بن - جینا - ممکن - نہیں

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

حمزہ - تنویر

قسط نمبر 8

میرا اس کا ہاتھ جھٹکتی پیچھے کو ہو کر بیٹھ گئی... وہ دونوں صوفے پر آ منے سا منے بیٹھے تھے...

نور آتی جاتی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کے پاس کوئی حق نہیں تھا تو وہ کیسے اعتراض کر سکتی تھی سو خاموشی سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی...

نور؟؟ شایان نے اسے آواز دی

جی.. نور کچن سے باہر آتی ہوئی بولی

ایک کپ کافی تو بنا دو مجھ سے کام نہیں ہو رہا... وہ لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا...

جی اچھا... کہ کر نور مڑنے ہی لگی تھی جب میرا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی...

نور مجھے بھی مل سکتی ہے کیا؟؟ وہ اپنی نرم سی آواز میں بولی...

شیور... ساتھ ہی نور کچن میں چلی گئی...

میرا کو اچھا نہیں لگا تھا شایان کا اسے یوں بلانا جانے روم میں کیا کرتے ہوں گے میرا منہ بسورتی سوچنے لگی...

www.urdu novelsmania.com

نور آخر آپ کیوں بلا وجہ یہ تکلیف برداشت کر رہیں ہیں دو لگا دیتیں بھائی کے.... آفاق

تلملاتا ہوا بولا

نور مسکراتی ہوئی گویا ہوئی

آفاق تمہیں معلوم ہے اس درد میں بھی سکون ہے کیونکہ یہ شایان کا دیا ہوا ہے وہ مجھے
محبت تو نہیں دے سکتے چلو درد ہی سہی کچھ تو دیتے ہیں
نور کو مئی شک نہیں پاگل ہو بلکل...

ہو سکتا ہے لیکن اب یہاں آ کر واپس جانا میرے لیے ناممکن سا ہو گیا ہے... نور دور
خلاؤں میں دیکھتی ہوئی بول رہی تھی
اتنی محبت کرتی ہیں بھائی سے؟؟

محبت؟؟ نور نے زیر لب دہرایا
کبھی کی نہیں اس لیے محبت کے معنی میں نہیں جانتی میں تو بس اتنا جانتی ہوں میرے اللہ
نے انہیں میرا ہمسفر منتخب کیا ہے تو میرا جینا مرنا انہی کے لیے ہے اب اللہ کے
بھروسے ہی میں اس گھر میں شایان کے ہمراہ اب تک ہوں ورنہ شاید کب کی جا چکی
ہوتی.. یا ر آپ ان کو سنا دیا کریں... آفاق الجھا الجھا سا بولا

آفاق وہ میرے مجازی خدا ہیں میں کیسے ان کو سنا سکتی ہوں؟؟ نور حیرت سے اسے تنکھنے لگی
تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ یہ سب کرتے رہیں... وہ منہ بناتے ہوئے بولا
وہ جو کرتے ہیں یہ ان کا حساب ہے جو وہ خود دیں گے میرا جو فرض ہے میں وہ کروں گی...

میں یہ نہیں کہتا اس رشتے کو مت نبھائیں لیکن زرا انہیں بھی لگام ڈالیں زیادہ ہی اچھلتے ہیں... آفاق شرارت سے بولا

شایان آپ.... نور شدہ سی آفاق کی جانب دیکھتی ہوئی بولی
آفاق ہونق زدہ رہ گیا

بھائی میرے پیچھے... شٹ... اس نے آنکھیں بند کر لیں
نور ہنسنے لگی...

آفاق نے پہلے نور کو پھر چہرہ موڑ کے اپنی پشت پر دیکھا تو وہاں کسی انسان کا وجود نہیں تھا
اچھا تو اب آپ بھی مذاق کریں گیں؟

تو کیا صرف تمہی کر سکتے ہو دیور جی... نور مزے سے بولی

آفاق کو حیرت ہوتی تھی نور کی ہمت اور برداشت پر.... وہ اٹھ کر اندر چل دیا اور نور گھاس پر
پاؤں رکھ کر بیٹھ گئی جو اس کے باعث ٹھنڈی محسوس ہو رہی تھی نور نے ہتھیلی پھیلا کر اس
ہلکی پھوار کو جمع کرنے کی کوشش کی اور اپنی اس کوشش پر خود ہی مسکرا دی سورج کی
کرنیں منکنا شروع ہو رہیں تھیں وہ دوپٹہ چہرے کے گرد لیے معصومیت اور پاکیزگی کا پیکر
لگ رہی تھی.. ایسی محبت کرتی تھی وہ بے غرض، بے لوث
جس میں نہ بدلے کی چاہ تھی نہ طلب

اس کا ساتھ ہی زندگی بخش تھا

ایمان اور فاطمہ پر سختی ہو گئی تھی مجیب خود دونوں بہنوں کو چھوڑنے اور لینے جاتا... انہیں کسی دشتہ دار یا دوست کے گھر جانے کی اجازت نہیں تھی صرف نادیہ کے گھر وہ چلی جاتیں وہ بھی اگر آفاق خود لینے آجائے ورنہ نہیں.. ایمان سے موبائل واپس لے لیا گیا ماما ہر وقت دونوں کے ساتھ رہتی انہیں سمجھاتی رہتی کہ بیٹا ماں باپ کبھی اپنی اولاد کے لیے برا نہیں سوچتے آپ دونوں نے ماما پاپا کی فرمانبرداری کرنی ہے...

فاطمہ اکثر پوچھتی ماما مریم آپ کی کہاں چلی گئی ہیں؟؟

بیٹا وہ پڑھنے کے لیے ملک سے باہر گئیں ہیں...

تو وہ فون کیوں نہیں کرتیں ہمیں؟؟؟ وہ کافی چھوٹی تھی ابھی ان باتوں کی اسے سمجھ نہیں تھی اسی لیے مریم کے متعلق گھر میں کوئی بات نہ ہوتی تاکہ اس کے دماغ پر کوئی غلط اثر نہ پڑے...

یہاں پر آکر ماما خاموش ہو جاتی اور ایمان کو اشارہ کرتیں کہ وہ اسے مصروف کر دے کسی کام میں..

ان سب کی زندگی بس گھر تک محدود تھی کسی کے یہاں وہ اس لیے نہیں جاتے کہ ان کی کڑوی کسلی باتیں کیسے برداشت کریں مریم کے جانے کا دکھ کم تو نہیں جو دنیا مزید اسے کریدنے لگ جاتی ہے...

جو لوگ احساس کرنے والے ہیں وہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں بے حس لوگ انہیں بھی نہیں بخشتے اچھے لوگوں کو کون جینے دیتا ہے یہاں اللہ نے انسان بنائے تاکہ وہ ایک دوسرے کا خیال کریں ایک دوسرے کے غم میں شریک ہوں لیکن ہم تو اس چیز کے مخالف چل رہے ہیں ان کا ساتھ دینا تو دور ہم ان کی تکلیف میں اضافہ کرتے ہیں خدا کے لیے بولنے سے پہلے ایک بار سوچ لیا کریں سامنے والے کے سینے میں بھی دل ہے پتھر نہیں جو دکھتا نہیں...

آج کل دنیا میں لوگ تو بہت ہیں لیکن انسان بہت کم..

انسان تو وہی ہے نہ جس کے دل میں احساس ہو جو دوسروں کے کام آئے نہ کہ ان کے راستے کا پتھر بن جائے.....

وہ تنہا چلتی ہوئی جا رہی تھی جب اسے آواز سنائی دی...

اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک نوجوان مسکراتا ہوا کچھ بول رہا تھا....

وہ تیز تیز قدم اٹھانے لگی

اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو وہ انسان ابھی ابھی اس کا تعاقب کر رہا تھا...

ارے بات تو سنیں میڈم.... وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

وہ کرنٹ کھا کر دور ہوئی

اس کو پسینہ آنے لگا.... یا اللہ اب میں کیا کروں سوچتے ہوئے وہ مزید تیزی سے قدم

اٹھانے لگی...

کچھ فاصلے پر بھیڑ تھی وہ بھی اسی بھیڑ میں گم ہو کر ایک گلی میں نکل آئی...

اس معاشرے میں ایک عورت تنہا نہیں رہ سکتی آج یقین آ گیا کیوں ہمیں اتنا تحفظ حاصل

نہیں کہ ہم بے خوف و خطر گھر سے نکل سکیں یہاں تو چند قدم کا فاصلہ بھی ایک مشکل سفر

بن جاتا ہے...

www.urdu novels mania.com

آنسو بہنا شروع ہو گئے...

وہ آس پاس تفتیشی نظروں سے آس پاس دیکھتی اپنے گھر کو چل دی....

جب سے میرا آئی تھی شایان نور سے بات ہی نہیں کرتا تھا.. کرتا تو پہلے بھی نہیں تھا لیکن

اب تو گھر آنے کے بعد سارا وقت میرا کو دیتا.. نور خالہ کے کمرے میں بیٹھی تھی...

خالہ میرے یہاں رہنے کی میعاد ختم ہو چکی ہے...

نور میری جان تم پریشان کیوں ہوتی ہو میں میرا جیسی لڑکی کو کبھی اپنے گھر کی بہو نہیں بناؤں گی اس کا لباس دیکھا ہے نہ تم نے مجھے شرم آتی ہے اسے دیکھ کر لیکن اسے تو کوئی پرواہ ہی نہیں...

خالہ یہ باتیں اہمیت کی حامل نہیں بات تو یہیں ختم ہو جاتی ہے کہ وہ شایان کی محبت ہے اور میں زبردستی باندھی گئی ہوں...

تم نے ہارمان لی نور؟

اپنے شوہر کو پلیٹ میں سجا کر اسے پیش کر دو گی؟

نہیں خالہ...

تو پھر یہاں تک آ کر پیچھے کیوں ہٹ رہی ہو اللہ نے تم دونوں کا رشتہ جوڑا ہے جسے شایان یا کوئی اور نہیں توڑ سکتا جب تک اللہ کی رضا اس میں شامل نہ ہو...

میں جانتی ہوں لیکن جب سے میرا آئی ہے نہ یہاں رہنے کا دل نہیں کر رہا...

ٹھیک ہے پھر اگر تم جانا چاہتی ہو تو میں نہیں روکوں گی لیکن یہ یاد رکھنا اب اگر تم چلی گئی نہ تو دوبارہ شایان تک جانے والا ہر راستہ بند ہو جائے گا...

نور سوچتی ہوئی بولنے لگی

ٹھیک ہے خالہ میں نہیں جاؤں گی جب تک مجھ میں ہمت ہے میں اپنی جنگ لڑوں گی..
 بالکل میری بچی... خالہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئیں بولیں...
 پتہ ہے نور جب بھی باجی کا فون آتا ہے خفا ہوتی ہیں کہ نور کو آنے ہی نہیں دیتے...
 نور مسکرانے لگی...

خالہ نماز کا ٹائم ہو گیا ہے میں چلتی ہوں... نور گھڑی دیکھتی ہوئی اٹھ گئی...

اللہ کرے آج جاب مل جائے... وہ سارا راستہ دعائیں کرتی ہوئی آفس پہنچی...
 پہلے تو گھنٹہ اس نے انتظار کیا اور جب وہ انٹرویو دینے گئی تو اسے یہاں آنے پر افسوس
 ہونے لگا...

اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سر سے لے کر پاؤں تک اس کا جائزہ لینے لگا..
 وہ خوبصورت تھی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سامنے آ گیا...
 وہ تھوک ننگی دو قدم پیچھے ہٹی...

جاب چاہیے؟

جی..

وہ اس کے چہرے پر نظریں گاڑے اس کا ہاتھ پکڑنے لگا...

یہ کیا بد تمیزی ہے ؟؟؟

اس نے اپنا ہاتھ آزاد کروایا باس کی گرفت سے.....

میری پرسنل سیکٹری کی جاب بھی ہے وہ تمہیں مل سکتی ہے... بولتے بولتے وہ اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا..

ایسی گھٹیا جاب نہیں چاہیے مجھے

ضرورت مند ضرور ہوں لیکن بے غیرت نہیں..

وہ اسے پرے دھکیلتی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی... آنسو ٹپ ٹپ اس کی آنکھوں سے روانہ ہو گئے...

یا اللہ یہ دنیا کتنی گھٹیا اور ظالم ہے انسان کی شکل میں بھیڑیے چھپے ہیں... وہ بار بار اپنا ہاتھ رگڑ رہی تھی جہاں سے اس نے پکڑا تھا.. آج بھی وہ مایوسی سے واپس چل دی...

www.urdu novelsmania.com

چند ہی دنوں میں میرا سب کے ساتھ گھل مل گئی تھی آج بھی وہ سب کے ساتھ بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھی اور نور کچن میں مصروف تھی...

آج چاچی کے میکے والے آئے ہوئے تھے...

نور سب سے مل کر کچن میں لگی ہوئی تھی اور میرا داد و صول کرنے میں مصروف تھی...

کھانا ڈائیننگ ٹیبل پر لگانے کے بعد چاچی کی بھابھی بولیں...

بھی نور تو کسی سے ملتی ہی نہیں ہے جب سے آئے ہیں کچن میں ہی ہے جب ملازم ہیں تو پھر کیا ضرورت ہے کام کرنے کی اور میرا کو دیکھو سب کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہی ہے جبکہ نور اپنی ہو کر کسی کو بلانا گوارا نہیں کرتی۔ یہ بات سب نے محسوس کی...

نور نے آتے ہی معذرت کی سب سے جیسے ہی وہ شایان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے لگی میرا جلدی سے وہاں بیٹھ گئی...

نور کے اندر کچھ ٹوٹا...

نور کے ساتھ ساتھ آفاق کو بھی برا لگا لیکن اس نے تونا بولنے کی قسم کھا رکھی تھی نور کو اس حال میں دیکھ کر اسے تکلیف ہوئی.....

نہیں نور میں آپ کو اس حال میں اکیلا نہیں چھوڑوں گا جب آپ نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا تو اب میرا بھی فرض بنتا ہے... آفاق دل میں سوچنے لگا...

نور دوسری کرسی پر بیٹھ گئی...

نور کا دل سمجھ گیا وہ کسی سے بات نہیں کر رہی تھی اور میرا اپنے نمبر بنانے میں لگی تھی.... نور آپ کا دماغ خراب ہے کیا؟؟؟ آفاق کی غصے سے بھرپور آواز آئی...

نور نے حیرت سے اسے دیکھا...

آپ اس گھر کی ماسی نہیں ہیں سمجھیں آپ...

وہ مصنوعی خنگی سے بولا... نور ہنسے لگی تو آفاق بھی ہنس دیا...

اب آپ یہ کام چھوڑ کر دو کپ کافی کے بنائیں اور میرے ساتھ چلیں...

واہ آج میرا دیور بھی رعب ڈال رہا ہے تمہارے بھائی کم ہیں کیا... نور شرارت سے بولی

جی میں نے سوچا جو کمی بیشی ان سے رہ گئی وہ میں پوری کر دو... شایان کچن کے دروازے

کے وسط میں کھڑا دونوں کو سن رہا تھا...

اچھا جی تو یہاں دیور اور بھابھی مل کر بھائی کی برائیاں کر رہے ہیں... شایان نے بھی حصہ ڈالا

نور کا سانس تو وہیں رک گیا یہ ہمیشہ غلط ٹائم پر ہی کیوں آتے ہیں... دل ہی دل میں کو سننے

لگی

بلکل بہت دن ہو گئے آپ کو کسی لقب سے نہیں نوازا نہ آپ کی بیگم کے پیٹ میں درد ہو

www.urdu novelsmania.com

رہا تھا آفاق کی بات پر شایان ہنسنے لگا...

نور کو وہ دونوں یوں ہنسنے ہوئے اچھے لگ رہے تھے...

آفاق تم میرے ساتھ ہو یا ان کے ساتھ؟؟ نور خنگی سے بولی..

وہ کہتے ہیں نہ بیچ کی بلی میں وہ ہوں..

تم بلی نہیں بلے ہو... نور ہنستی ہوئی بولی

شایان بھی ہنس رہا تھا...

آپ کو پتہ ہے بھائی ابھی نور کہہ رہی تھی کہ دیکھنا تمہارے جلا د بھائی آئیں گے اور کافی کا آڈر دے کر چلے جائیں گے...

نور تم ابھی بھی ان القابات سے مجھے نوازتی ہو؟؟؟ شایان اسے گھورتے ہوئے بولا
نہیں شایان یہ جھوٹا ہے ایک نمبر کا... نور نے آفاق کو کپ مارا جسے اس نے مہارت سے
کچ کر لیا...

شایان ہنسنے لگا...

نور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی آج پہلی بار وہ غصہ نہیں ہوا تھا..

یار آفاق ویسے راز کی بات ہے یہ دنیا کی واحد ہے جس پر سب سے زیادہ میری دہشت
ہے.. شایان آہستہ آہستہ بولنے لگا...

آفاق کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی...

بتاتا ہوں میں ابھی بھابھی کو...

چل بتا بعد میں سارے کام بھی پھر بھابھی سے ہی کروانا... شایان اس کی کمر پر دھپ لگاتا
ہوا بولا... آفاق نے منہ بنا لیا..

کافی مل جائے گی آج کی تاریخ میں یا پھر اگلی صدی کا انتظار کرنا پڑے گا... شایان نور کے سامنے شیلف پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا...

نور ہڑبڑا گئی...

بس یہ ہو گئی... نور اسے مگ تھماتی ہوئی بولی....

شایان مسکراتا ہوا باہر نکل گیا...

نور کے لیے تو اتنا ہی بہت تھا وہ شایان کی پشت کو دیکھنے لگی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا... آفاق بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا...

بس کروبی بی... آفاق اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا... نور ہنستی ہوئی اس کے ساتھ باہر نکل آئی... میرا جو باہر کھڑی ان سب کی تکرار سن رہی تھی کس کر رہ گئی... نور اور آفاق گارڈن میں پیٹھ گئے...

ہاں بولو.. نور سب لیتی ہوئی بولی

ایسے نہ بولیں پیار ہو جائے گا... آفاق شرماتے ہوئے بولا..

ایک تمہارے لگ جائے نہ تو سارا پیار نکل جائے گا.. نور ہنستے ہوئے بولی... پتہ ہے نور میرا تو دل چاہتا ہے یہ جو میرا ہے نہ؟؟ وہ سرگوشی کرنے لگا...

ہاں تو؟؟ نور بھی اسی کے انداز میں بولیں

لونگی ڈانس والے گانے میں شاہ رخ خان کی لونگی میں ڈال کر اسے دوہی کے کسی بیچ پر پھینک آؤ... آفاق منہ بناتے ہوئے بولا

اس کی بات پر نور کے بے اختیار قمقمے بلند ہوئے...

آفاق تمہارا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے... نور منہ پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی...
مجھے تو ڈائن لگتی ہے...

تو بہ آفاق کیا کیا سوچتے رہتے ہو تم...

نور آپ کو پتہ ہے وہ بہت شاطر ہے... آفاق سنجیدگی سے بولا

مطلب؟؟

مطلب آپ بیوقوف ہیں...

نور برا مان گئی...

وہ سب کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھے ہوئے ہے تاکہ سب اسے اچھا بولیں اور آپ کو برا..

وہ جانتی ہے پاکستانی فیملیز میں ایسا ہی ہوتا ہے ممبرز کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں تو آپ کامیاب ہیں اور وہ آپ کو کچن میں مصروف رکھ کر خود کو اچھا شو کروا رہی ہے.

کھانا بنانے کے لیے میرا نے آپ کو بولا تھا نہ؟؟

ہاں.. نور نے سر ہلاتے ہوئے کہا

تو آپ کو اتنی سمجھ نہیں ہے کیا وہ آپ کی جگہ لینے کی کوشش کر رہی ہے بھائی کو تو وہ پہلے سے اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے اب فیملی کو بھی لے رہی ہے...

لیکن آفاق اس نے مجھے کہا تھا کہ میرے ہاتھ کا کھانا بہت ٹیمسٹی ہے...

پاگل ہیں آپ وہ آپ کو بدھو بنا رہی ہے دوہنی کی اعلیٰ سے اعلیٰ جگہ سے وہ کھا چکی ہے

آپ کا کھانا ہی اسے پسند آتا تھا... آفاق نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا

اپنی جگہ اسے مت دیں آپ صرف بھائی کا کام کرتی ہیں تو صرف ان کا ہی کریں باقی

پورے گھر کا نہیں اس کے لیے ملازم ہیں سمجھی آپ..... آفاق اسے ڈپٹتے ہوئے بولا...

اچھا دادا جی سمجھ گئی... نور مسکراتی ہوئی بولی تو آفاق بھی مسکرا دیا..

ویسے مجھے لگتا ہے آج تم زندہ ہوئے ہو..

بلکل میں اپنی بیسٹی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا...

اچھا میں چلتی ہوں ٹائم دیکھو کتنا ہو گیا ہے.....

نور موبائل اس کے سامنے کرتی اٹھ گئی..

آفاق نے اوو کے کا سائن دکھایا...

نور کمرے میں آئی تو میرا شایان کے ساتھ چمکی بیٹھی تھی...

نور کو دیکھ کر ہی میرا حلق کڑوا ہو گیا....

نور ابھی ہم بڑی ہیں تم بعد میں آ جانا.. میرا مسکراتی ہوئی بولی
نور شایان کو دیکھنے لگی..

میرا ایسا کرو کافی لیٹ ہو گیا ہے سو تم اپنے روم میں چلی جاؤ باقی کام صبح دیکھ لیں گے...
لیکن شایان... میرا نے مخالفت کرنی چاہی

میرا میں تھک گیا ہے کوئی بحث نہیں... شایان لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے بولا
نور خاموش کھڑی ان دونوں کو سن رہی تھی....

میرا پیر پہنچتی منہ بناتی ہوئی باہر نکل گئی..

نور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی...

شایان اسے ہی دیکھ رہا تھا... نور دعا مانگ کر آئی تو شایان نے گفتگو کا آغاز کیا...

نور تم نماز کیوں پڑھتی ہو؟ شایان الجھا الجھا لگ رہا تھا

میں نماز اس لیے پڑھتی ہوں کیونکہ اللہ نے ہم پر فرض کی ہے...

لیکن اور بھی تو بہت سے کام فرض ہیں وہ سب کیوں نہیں کرتی؟؟؟

میں کوشش کرتی ہوں کہ سب ہی کروں..

تمہیں یہاں میرے علاوہ کوئی نہیں دیکھ رہا پھر چاہے نہ بھی پڑھو...

شایان آپ کا کیا مطلب ہے میں دکھاوے کے لیے پڑھتی ہو؟ نور کو صدمہ لگا
شاید.. شایان نے کندھے اچکائے

اب ضروری تو نہیں مجھ سے سارے کام نہیں ہوتے تو میں یہ بھی چھوڑ دو اس طرح سے تو
انسان کچھ بھی اچھا نہ کرے...

شایان خاموش ہو گیا...

نور کی آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہونے لگا
نور کو اس کی بات نے تکلیف دی تھی...

آپ بھی تو پڑھتے ہیں... نور پھر سے بولی
ہاں جب کبھی وقت مل جائے تو پڑھ لیتا ہوں لیکن تمہاری طرح نہیں ساری باقاعدگی
سے.....

شایان کے لہجے میں ندامت تھی...

نور سر جھٹکتی لیٹ گئی...

شایان کو بھی محسوس ہوا شاید اسے وہ نہیں بولنا چاہیے تھا لیکن اب تو کہہ دیا کیا کر سکتا ہوں
اب میں... شایان کندھے اچکا تا لائٹ آف کرنے لگا....

انگل پلیر مجھے ادھار دے دیں میں آپ کو واپس کر دوں گی... وہ منت کرنے لگی
 نہ بہن پہلے ہی تم کافی ادھار لے چکی ہو جس کی واپسی کی اب کوئی امید دکھائی نہیں دے
 رہی تو میں مزید کیوں دوں.... وہ قطعیت سے بولے
 پلیر پہلے بھی تو آپ سے ہی سارا سامان لیتی ہوں مجھے بس جاب مل جائے آپ کا جتنا قرض
 ہے سب سے پہلے لوٹا دوں گی...
 نہ بی بی مجھے خواب مت دکھاؤ اور میرا وقت ضائع مت کرو چلتی بنو یہاں سے... وہ باہر کی
 جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا
 جب پیٹ خالی ہو اور جیب میں ٹھیلہ نہ ہو تو بھیک مانگنے پر بھی مجبور ہو جاتا انسان..
 انسان تکلیف میں ہو تو خدا بہت یاد آتا ہے...
 یا اللہ میں کیسے سنبھالوں چیزوں کو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور صبح سے بھوکی پیاسی
 جاب کے لیے خوار ہو رہی ہوں...
 غربت بھی کتنی بری چیز ہے اچھے اچھوں کو رولا دیتی ہے...
 وہ مایوسی سے واپس گھر آگئی...
 اس ایک کمرے پر مشتمل چھوٹے سے گھر کے ایک چولہے کے نام پر بنے کچن میں کھانے
 کو کچھ بھی نہ تھا...

اس نے آٹا گوندھا اور روٹی پکالی اور ایک پیاز لے کر بیٹھ گئی...
دیکھ کر ہی اس کی آنکھیں چھلکنے لگی

مرتی کیا نہ کرتی کھانا پڑا....

آنکھیں بند کیے کھانے لگی اب پیٹ تو بھرنا ہی تھا سو کچھ اچھا تولنے سے رہا جو تھا اسی میں
گزارا کرنے لگی...

زندگی سے نہیں زندگی کی تلخیوں سے ڈر لگتا ہے

جو آپ کو توڑ کر رکھ دیتی ہیں مجھے بھی ایسی ہی تلخیوں نے توڑا ہے کاش زندگی پھولوں کی سچ
ہوتے لیکن ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ کانٹے بھی ان کے ساتھ ہی ہوتے ہیں
لیکن مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے میرے حصے میں صرف کانٹے آئے ہیں.... وہ طنزیہ
مسکرا نے لگی....

www.urdu novels mania.com

ماما میرا ایک دوست بتا رہا تھا اس نے مریم کو دیکھا ہے.. عجیب آہستہ سے بول رہا تھا..
وہ ادھر ادھر دیکھنے لگیں پھر گویا ہونیں..

تمہیں پتہ ہے نہ تمہارے پاپا نے سختی سے منع کیا ہے..

جی جی اسی لیے تو آپ سے شتیر کر رہا ہوں..

کون سے دوست نے دیکھا ہے اور کہاں کیسی ہے وہ؟؟؟

ایک ہی سانس میں کی سوال کر ڈالے..

ریلیکس ماما...

کراچی میں جو رہتا ہے نہ اس نے دیکھا ہے بتا رہا تھا کسی مال میں نظر آئی تھی دیکھنے میں تو ٹھیک ہی لگ رہی تھی...

مجیب کی بات سے ان کے دل کو ڈھارس ملی.. مجھے لگتا ہے ماما وہ ہمارے بغیر بہت خوش ہے.. اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا... بس بیٹا اس نے اپنی خوشی کا انتخاب کیا میں یا تم کیا کہہ سکتے ہیں وہ خوش ہے تو پھر اللہ اسے خوش ہی رکھے...

مجیب نے اداسی سے چہرہ جھکا لیا...

اور یہ بات کسی سے مت کرنا ٹھیک ہے نہ... وہ اسے تنبیہ کرتی ہوئی اٹھ گئیں..

www.urdu novels mania.com

جی ٹھیک ہے...

یار مریم کاش تم نہ جاتی کتنا انجوائے کرتے تھے ہم سب اور اب تو گھر میں ہمیشہ ایسا لگتا

ہے سوگ منار ہے ہیں کوئی کسی سے بات ہی نہیں کرتا ہنسی مذاق تو بہت دور کی بات

ہے... وہ دور خلاء میں دیکھتے ہوئے سوچنے لگا.. کس طرح ایک انسان کی زندگی سے باقی

سب انسانوں کی زندگی متاثر ہوتی ہے لیکن انسان اپنی خوشی کے لیے اتنا خود غرض بن جاتا

ہے کہ باقی سب کی خوشی کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہتی... مریم نے بھی خود غرضی کا مظاہرہ کیا تھا اپنی خوشیاں پانے کے لیے باقی سب کی خوشیوں کی قربانی دے دی....

آفاق مرے مرے قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں آیا اور مریم سے جڑی تمام چیزیں بشمول اپنی اور مریم کی منگنی کی انگوٹھی زمین پر رکھ کر گھورنے لگا... لائٹرنکالا اور ہر چیز کو آگ لگا دی ایسی ہی ایک آگ اس کے دل میں بھی بھڑک رہی تھی جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی...

یہ لو مریم آج تم سے جڑی ہر یاد ہر چیز جلا دی میں نے بڑھ گیا میں بھی آگے جیسے تم بڑھ گئی لیکن تم آگے نہیں بڑھی تم تو سب کو کچل کر گئی ہو اب سے آفاق کسی مریم کو نہیں جانتا نہ ہی میرے دل میں تمہارے لیے کوئی جگہ باقی ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا مریم ایک دن تم آؤ گی میرے پاس لیکن تب میں پہلے جیسا نہیں رہوں گی تم نے مجھے ٹھکرایا تھا میری محبت کو دیکھنا خدا تمہیں دکھائے گا.... آفاق آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھ گیا

نور آتم سوری... شایان نور کے سامنے آتے ہوئے بولا...
کس لیے سوری؟؟ نور انجان بنی

رات کے لیے مجھے وہ نہیں بولنا چاہیے تھے... نور اثبات میں سر ہلا کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی..

تم صبح سے مجھ سے کتنا رہی ہو کیوں؟ اب بھی سارے گھر میں ڈھونڈ کر یہاں آیا ہوں... شایان آپ نے بات ہی ایسی کی تھی کہ مجھ سے آپ کے سامنے نہیں آیا گیا کافی ٹائم ہو گیا ہے ہمیں ساتھ رہتے ہوئے آپ مجھے اتنا بھی نہیں جان سکے افسوس ہے... نور افسوس سے سر ہلاتی ہوئی بولی

سوری کر تو دیا ہے اب کیا کروں میں؟؟؟

ایک بات مان سکتے ہیں آپ؟؟؟

بولو اگر ہو سکا تو ضرور..

میرا کو ہوٹل میں ٹھہرا دیں...

تم جلیس ہو رہی ہو جب کہ تم اچھے سے....

میں سب جانتی ہوں لیکن چونکہ آپ نے کل اس سے شادی کرنی ہے تو اس طرح اس کا یہاں رہنا مناسب نہیں آپ جانتے ہیں یہ پاکستان ہے یہاں لوگ اس طرح سے نہیں سوچتے جس طرح سے باہر کے ممالک میں لوگ سوچتے ہیں... نور کی بات میں دم تھا اس کا یہاں رہنا معیوب لگتا تھا..

ٹھیک ہے اگر میں یہ بات مان لو تو مطلب تم میری وہ بات بھول جاؤ گی...
جی... نور سنجیدگی سے بولی

فائن پھر دیکھ لینا... شایان اس کا منہ تھپتھپاتے ہوئے باہر نکل گیا جیسے کہ وہ میرا کا
تھپتھپاتا تھا...

میرا جو شایان کے پیچھے آرہی تھی اسے ایسے کرتا دیکھ کر جل گئی...
دن بہ دن ان کی نزدیکیاں بڑھتی جا رہی ہیں اب مجھے کچھ بڑا کرنا ہوگا اس سے پہلے کہ یہ نور
شایان کو مجھ سے دور لے جائے...
میرا کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آگئی...

ویل نور اب تم بچ کر دکھانا مجھ سے... وہ سوچتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب چل دی...

بھائی ہم کہیں باہر کیوں نہیں جاتے؟؟ فاطمہ شکایت کرتی ہوئی بولی...
کیونکہ گڑیا باہر کے لوگ ٹھیک نہیں ہوتے اس لیے ہم باہر نہیں جاتے...
لیکن جب مریم آپنی گھر ہوتی تھیں تب تو جاتے تھے...
تب کی بات اور تھی آپ مجھے یہ بتاؤ آسکریم کھاؤ گی؟؟؟
مجیب بات بدلتے ہوئے بولا

لیکن میری فیورٹ... وہ پر جوش سی بولی

اوو کے پھر میں ابھی لے کر آتا ہوں... مجیب اس کے گال پر بوسہ دیتا کھڑا ہو گیا...

کتنا مشکل تھا اس کے سوالوں کے جواب دینا یہ تو وہی جانتا تھا اسی لیے وہ ہمیشہ فاطمہ سے کتراتا کہ اس کو جواب دینا ہر بار اس کے بس میں نہیں ہوتا....

اووہ تو آج میڑ بھی کاٹ دیا آپ لوگوں نے؟؟؟

وہ گھر پہنچی کو واڈا والے میڑ اتارنے میں مصروف تھے...

تین ماہ کا بل ہے جب دوگی تب ہی میڑ بھی لگے گا

لیکن میں نے کہا تھا کہ اگلے ماہ دے دوگی...

یہ گورنمنٹ کے ادارے ہیں ہمارے ذاتی نہیں جو آپ کی مجبوریاں سنیں.... وہ سر جھٹکتے چلے گئے....

چلو اچھا ہوا ایک خرچہ کم ہو گیا ویسے بھی مجھے کیا کرنا تھا بجلی سے... وہ سوچتی ہوئی کمرے میں آ کر لیٹ گئی اور سو گئی...

رات کے کسی پہر اسے گرمی کا احساس ہوا آنکھیں کھولیں تو خود کو پلینے سے شرابور پایا ہاتھ پر مچھر کے کاٹنے کے نشان موجود تھے وہ کھڑکی کے آگے کیے اہنی بازو دیکھنے لگی...

اف کوئی ایک مصیبت ہو تو...

وہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

اور رجسٹر اٹھا کر ہوا لینے لگی

نیند تو اب کو سوں دور تھی

یہ سب ناقابل برداشت تھا ناجانے غریب مسکین لوگ کیسے زندہ رہتے ہیں اس حال میں...

وہ دکھ سے سوچنے لگی

ان کی تکلیف کا اسے احساس ہو رہا تھا دل میں ایک ٹیس سی اٹھی اور چہرہ گھٹنوں پر رکھے

رونے لگی

آج کل اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی کام نہ تھا فراغت میں یہی کام وہ کثرت سے کر

رہی تھی...

www.urdu novelsmania.com

شایان تم نے میرا وہ نیپکس تو نہیں لیا؟؟؟

میرا اس کے سامنے آتی پوچھنے لگی..

کون سا؟؟ شایان لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے بولا

یار جو تم نے مجھے دیا تھا وہی میری

برتھ ڈے پر...

نہیں میں کیوں لوں گا... شایان یاد کرتے ہوئے بولا

پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے میں صبح سے ڈھونڈ رہی ہوں لیکن مل نہیں رہا... میرا پریشانی کے عالم میں گویا ہوئی...

یہیں کہیں ہو گا مل جائے گا فکر مت کرو...

حد ہے شایان میں کیسے فکر نہ کروں تم نے مجھے گفٹ دیا تھا... وہ اس پر بگڑی

تو پھر تمہیں سنبھال کر رکھنا چاہیے تھا... وہ نظریں ہنوز اسکرین پر جمائے ہوئے بولا

خالہ بھی بیٹھی ان کو سن رہیں تھیں بظاہر لا پرواہ دکھائی دے رہیں تھیں..

شایان؟؟؟ میرا نے اسکرین بند کرتے ہوئے کہا

شایان اسے دیکھنے لگا

میں تم سے اپنی پریشانی شتیر کر رہی ہو اور تمہارے پاس سننے کے لیے بھی وقت نہیں...

سن تو رہا ہوں کافی دیر سے... شایان مسکراتے ہوئے بولا

مجھے ڈھونڈ کر دو آئی ڈرنٹ نو... میرا سینے پر بازو لپیٹتی ہوئی بولی

اچھا آؤ میں خود دیکھتا ہوں... شایان ہتھیار ڈالتے ہوئے بولا

ان دونوں نے مل کر دوبار کمرہ میں تلاش کیا لیکن مایوسی ہوئی

اب شایان کو بھی فکر ہونے لگی آخر ڈائمنڈ کا نیگلکس تھا ایسے کیسے غائب ہو سکتا ہے... میرا تمہیں یاد ہے لاسٹ ٹائم کہاں رکھا تھا؟؟؟

شایان کل میں نے پہنا تھا اس کے بعد اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ دیا لیکن اب صبح سے نہیں مل رہا...

شایان نیچے آیا اور ماما سے ڈسکس کرنے لگا... بیٹا گھر سے کہاں جا سکتا ہے... مام ہم نے دوبار کمرے کی تلاشی لی ہے لیکن نہیں ملا اب مجبوراً سب کے کمرے کی تلاشی لینی پڑے گی...

شایان کیا کہ رہے ہو تم؟؟؟ وہ حیران ہوئیں

مام وہ کوئی عام سائیکس نہیں تھا ورنہ میں چھوڑ دیتا ڈائمنڈ کا ہے اور سب سے بڑی بات میرا کو میں نے گفٹ کیا تھا..

www.urdu novels mania .com

نور... شایان نور کو آواز دینے لگا

کیا کام ہے نور سے؟؟؟ وہ اس کے تیور بھانپنے کی کوشش کرنے لگیں...

یار نور ایک کافی کا کپ تولادو... شایان ان کی بات نظر انداز کرتا ہوا بولا... اسے لگا معمول کے مطابق نور کچن میں ہوگی بیٹا وہ اپنے گھر گئی ہے...

کب گئی؟؟ صبح تو یہیں تھی...

دوپہر میں گئی ہے آفاق کے ساتھ...

ٹھیک...

میرا ایک کام کرو میرے لیے کافی تو بنا دو اس وقت روز نور بنا کر دیتی ہے عادت سی ہو گئی ہے...

خالہ اس کی بات پر مسکرا نے لگی کہ چلو نور کی کمی تو محسوس ہوئی اسے...

شایان یہاں میرا نیپلس نہیں مل رہا اور تمہیں کافی کی پڑی ہے میں نہیں بنا سکتی... میرا نور کے ذکر سے ہی جل گئی تھی اب شایان کے حکم پر بل کھاتی ہوئی بیٹھ گئی...

شایان نفی میں سر ہلاتا ملازم کو آواز دینے لگا...

کافی پینے کے بعد شایان نے طریقے سے چاچو سے بات کی اور سب کے کمرے کی تلاشی شروع کی...

ابتداء مہرین کے کمرے سے ہوئی اور اختتام مام کے کمرے تک لیکن نیپلس نہ ملا...

شایان الجھ کر بیٹھ گیا جب میرا بولی...

شایان اب صرف تمہارا کمرہ رہ گیا ہے....

کیا مطلب ہے تمہارا میرا میں نے چوری کیا ہے؟؟ شایان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا...

تمہارے ساتھ تمہاری بیوی بھی رہتی ہے جب باقی گھر کے افراد کے روم چیک کیے تو اس کا کرنے میں کیا حرج ہے...

میرا کی بات پر نور کے بڑھتے قدم وہیں تھم گئے...

کیا مطلب ہے تمہارا میرا؟ نور زور سے بولی

میرا تو کوئی مطلب نہیں ہے اگر تم سچی ہو تو تلاشی دینے میں کیوں ہچکچا رہی ہو؟ میرا اس کی جانب رخ موڑتی ہوئی بولی

ٹھیک سے شایان آپ لے لیں تلاشی مجھے کوئی اعتراض نہیں...

سارا کمرہ اچھے سے دیکھا لیکن نہیں ملا...

پھر سے سب لاؤنج میں کھڑے ہو گئے اب آفاق اور نور کا بھی اضافہ ہو چکا تھا

شایان نور کا بیگ... میرا اس کے ہاتھ میں پکڑے بیگ کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی...

یہ لواچھے سے تسلی کر لو... نور نے بیگ آگے کرتے ہوئے کہا...

سب خاموش کھڑے تھے شایان بیگ سے ساری چیزیں نکال کر باہر رکھتا جا رہا تھا...

شایان کے چہرے کے تاثرات بدلے

اب کی بار جب اس نے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں نیپکس تھا...

سارے ششدر رہ گئے...

نور کی آنکھیں پھیل گئیں
شایان میں نہیں جانتی یہ کیسے آیا... نور کو یاد آیا جیسے وہ بیگ گھر سے لے کر گئی تھی ویسے ہی
واپس لے آئی تھی اس نے تو کھول کر بھی نہیں دیکھا تھا...

شایان افسوس سے نفی میں سر ہلانے لگا...

نور تم سے یہ توقع نہیں تھی...

شایان میں سچ بول رہی ہوں مجھے نہیں معلوم یہ کیسے میرے بیگ میں آ گیا... بولتے بولتے
نور کے آنسو روانہ ہو گئے...

نور یہ بیگ تمہارا ہے ؟؟

نور نے اثبات میں سر ہلایا
اگر تم نے نہیں رکھا تو پھر کیسے تمہارے بیگ سے نکل آیا...

شایان میں نہیں جانتی... نور کے آنسو اس کے چہرے کو بھگور رہے تھے...

شایان تم اتنے ٹائم سے ایک ایسی لڑکی کے ساتھ رہ رہے تھے...

میرا ناک چڑھاتی ہوئی بولی

تم چپ رہو یہ میرا اور میرے شوہر کے بیچ کا مسئلہ ہے... نور نے اسے جواب دیا

اور جو نیگلکس تم نے چوری کیا ہے وہ میرا ہے.. میرا نے ترکی بہ ترکی جواب دیا...

شایان اس نے جلیس ہو کر میرا نیگلز چوری کیا ہوگا کیونکہ تم نے مجھے گفٹ دیا اور اس کو نہیں...

شایان یہ جھوٹی ہے مجھ پر الزام لگا رہی یہ تو یہی چاہتی ہے کہ آپ مجھ سے متفر ہو جائیں چال باز ہے یہ اسی کا کام ہوگا یہ بھی...

شایان کے تھپڑ سے نور کے باقی الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے... نور منہ پر ہاتھ رکھے حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی...

میرا جھوٹ نہیں بول سکتی میں جانتا ہوں ایک تو تم نے اس کا نیگلز اٹھایا اور اپنے جرم کا اعتراف کرنے کے بجائے اسے جھوٹی کہہ رہی ہو... لاؤنج میں صرف شایان کی آواز گونج رہی تھی... سب خاموش کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے

نور کی اداس آنکھوں میں سوال تھے خشک ہونٹوں پر شکوے تھے لیکن وہ خاموش رہی جب اس انسان کو یقین ہی نہیں تھا تو کچھ بھی کہنا فضول تھا...

نور خاموشی سے پچھلے گارڈن کی جانب چل دی...

خالہ بھی کچھ نہ کہہ سکیں کہ نیگلز نور کے بیگ سے برآمد ہوا تھا البتہ انہیں یقین تھا کہ یہ کام نور کا نہیں ہے کوئی ہے جو اسے تنگ کر رہا ہے...

آفاق نور کے پیچھے چل دیا...

نور یا ربات تو سنو...

نور اندھا دھند چلتی جا رہی تھی آنسوؤں سے سامنے کا منظر بھی دھندلاتا جا رہا تھا...
آفاق میں ابھی بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں... نور ایک طرف جا کر بیٹھ گئی... آفاق
بھی ہانپتا ہوا اس کے ساتھ بیٹھ گیا...

نور میں جانتا ہوں آپ نے نہیں کیا وہ...

آفاق جس انسان کو یقین کرنا چاہیے اس نے تو سب کے سامنے میری تذلیل کر دی یہ
تھپڑ مجھے تھپڑ نہیں خود پر گالی محسوس ہو رہی ہے... نور زادو قطار رو رہی تھی
آفاق کو میرا اور شایان دونوں پر غصہ آنے لگا....

آفاق اٹھ کر وہاں سے چلا گیا...


نور گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گئی...

اللہ نے جس کو اس کا محافظ بنایا تھا جب وہی اس کے ساتھ نہیں کھڑا ہوا تو پھر باقی سب کی
حمایت کا کیا فائدہ...

شایان آپ بے شک مجھ سے محبت نہ کریں لیکن مجھ پر اعتبار تو کر سکتے تھے نہ۔

Don't copy without my permission!!!!

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

#حمزہ۔ تنویر 

قسط نمبر 9

میں آپ کے لیے انجان تو نہیں ہوں بیوی سے پہلے کزن بھی ہوں لیکن آپ نے تو میری لاج بھی نہ رکھی اور یوں سب کے سامنے....
نور کی ہچکی بندھ گئی....

اللہ پاک پلیز مجھے ہمت دیں تاکہ میں یہ سب برداشت کر سکوں لیکن آپ کے بندے تو ایسے آزماتے ہیں کہ مات یقینی ہے میری....
نور کو ایک آیت یاد آئی....

ان اللہ مع الصابرين..

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے...

پڑھتے ہی نور کا دل پر سکون سا ہو گیا...

میں کروں گی صبر اللہ پاک ہر دکھ برداشت کروں گی ایک لفظ بھی نہیں بولوں گی اور مجھے پورا یقین ہے ایک دن مجھے صلہ بھی ضرور ملے گا اور اگر اس دنیا میں نہیں مل سکا تو آخرت میں مل جائے گا بے شک اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے....

آفاق نے شایان کے کمرے کا رخ کیا...

بھائی کیا تھا یہ سب؟؟؟ وہ حلق کے بل چلایا

آفاق اگر تم اس کے حمایتی بن کر آئے ہو تو واپس چلے جاؤ..

ہاں میں واپس چلا جاؤ اور آپ کے جو دل میں آئے وہ آپ کریں آپ کو کیا لگتا ہے مجھے کسی بات کا علم نہی مجھ سے کچھ بھی مخفی نہیں ہے جو کچھ آپ آج تک کرتے آئے ہیں لیکن آج تو حد ہی کر دی مطلب کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے آپ کو....

آفاق اس کے بیگ سے نکلا تھا میں کیا کرتا...

مائی فٹ بیگ سے نکلا تھا بیگ میں کوئی رکھ بھی سکتا ہے تھوڑا سا دماغ استعمال کر لیتے تو یہ حرکت نہ کرتے...

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ شایان اسے گھورتے ہوئے بولا
مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کے گھورنے سے لیکن آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ نور کو
تھپڑ ماریں جب آپ انہیں اپنی بیوی تسلیم نہیں کرتے تو پھر کس حق سے ان پر ہاتھ اٹھایا
آپ نے بتائیں مجھے...

آفاق میں کسی بھی چیز کے لیے تمہارے سامنے جوابدہ نہیں ہوں وہ غلط تھی سو میں نے
کیا...

کیسے غلط تھی اگر آپ میری گارنٹی دیتے ہیں تو میں نور کی گارنٹی دیتا ہوں وہ ایسا کر ہی نہیں
سکتی آپ نے تو کرن ہونے کا بھی لحاظ نہیں کیا کیا آپ نہیں جانتے اسے لیکن نہیں آپ
کو تو میرا کہہ سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا باقی دنیا جائے بھاڑ میں جو بیوی سے اسے سب
کے سامنے ذلیل کر دیا کیونکہ اسی لیے تو اسے گھر میں رکھا ہے اول روز سے یہی تو کرتے آ
رہے ہیں آپ...

آفاق غصے سے بولتا ہوا باہر نکل گیا...

شایان لاجواب ہو گیا کیونکہ آفاق کی بات اسے کہیں نہ کہیں ٹھیک لگ رہی تھی اسے بھی
اچھا نہیں لگ رہا تھا نور کو تھپڑ مارنا اور اب آفاق کے یہ سب کہنے کے بعد اسے پچھتاوا
ہونے لگا...

شایان نور کا انتظار کرنے لگا کیونکہ اسے خود بلانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی...
شایان نے ٹائم دیکھا ایک بج گیا لیکن نور نہ آئی وہ صوفے پر بیٹھ کر پھر سے نور کی راہ تکنے لگا...

گزشتہ صبح نوبکے :

آج پھر سے وہ پر امید ہو کر جاب کے لیے نکل پڑی... پچھلے ایک ماہ سے وہ روز جاب کی تلاش میں منکلتی اور مایوس ہو کر لوٹ آتی... پلیز اللہ پاک آج مجھے جاب مل جائے ورنہ بہت مشکل ہو جائے گی... وہ دعائیں مانگتی ہوئی آفس کے اندر داخل ہوئی...

تیسرے نمبر پر وہ اندر کین میں گئی
صد شکر کہ آج کوئی عمر رسیدہ آدمی تھا
اس شخص کو دیکھ کر اسے ڈھارس ملی...
www.urdu novelsmania.com

وہ پر اعتماد سی چلتی ہوئی آگے آئی اور ان کے اشارے پر چئیر پر بیٹھ گئی...
جی تو مریم...

جی... مریم گھبرائی ہوئی بولی اگر یہ بھی جاب نہ ملی پھر..

آپ کے پاس صرف میٹرک کی سند ہے اس کے علاوہ آپ نے میٹشن تو کیا ہے لیکن انٹر کی سند بھی لازمی ہے... وہ فائل سے نظریں ہٹاتے ہوئے بولے...

پلیز سر مجھے اس جاب کی بہت ضرورت ہے.. مریم نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے یہ سب نہیں کریں آپ میری بیٹی جیسی ہیں یہ بتائیں کہ آپ کو کیوں اشد ضرورت ہے جاب کی؟؟؟

سر میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے پیٹ بھرنے کے لیے... مریم کا سر خود بخود ندامت سے جھک گیا..

آپ شادی شدہ ہیں یا؟؟؟ انہوں نے بات ادھوری چھوڑ دی..

جی سر...
تو آپ کے ہزینڈ کہاں ہیں وہ کیوں نہیں کرتے کوئی جاب آپ کو کیوں دھکے کھانے کے لیے بھیج دیا ہے...

مریم نے آنسو اپنے اندر اتارے

سر میرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے اسی لیے مجھے جاب کی ضرورت پیش آئی...
تو آپ کے گھر والے کوئی تو ہو گا ماں باپ بھائی...

جن رشتوں کا وہ قتل کر کے آئی تھی اب کیسے ان کے در پر چلی جاتی...

کوئی بھی نہیں ہے... ضبط کے باوجود دو آنسو اس کی آنکھوں سے ٹپک پڑے...
 سوری بیٹا آپ رونیں مت اور سمجھیں آپ کو جاب مل گئی.. ٹیشو مریم کی جانب بڑھاتے
 ہوئے بولے...

سیرینسلی سر... مریم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا...
 جی کل سے آپ جو ان کر سکتی ہیں..

تھینک یو سوچ سر میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی...

ارے نہیں تھینکس کی کوئی بات نہیں میں جانتا ہوں اس بڑے شہر میں انسان کم اور
 درندے زیادہ ہیں اسی لیے میں نہیں چاہتا آپ غلط ہاتھوں میں پڑ جائیں لیکن آپ کو دل لگا
 کر کام کرنا ہو گا ورنہ....

نہیں نہیں میں بہت اچھے سے سارا کام کروں گی جیسے آپ بولیں گے... مریم فٹ سے
 بولی

آفس سے نکلتے ہی وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے شکر ادا کرنے لگی آنسو لڑی کی صورت میں بہنا
 شروع ہو گئے جو وہ کافی دیر سے روک رہی تھی...

تھینک یو اللہ پاک اگر آج مجھے یہ جاب نہ ملتی تو پتہ نہیں کیا ہوتا...
 وہ چلتی چلتی سمندر پر آ گئی...

صحیح کہتے ہیں ماں باپ کو دکھ دے کر اولاد کبھی خوش نہیں رہ سکتی اور میں تو انہیں جیتے جی مار آئی تھی پھر کیسے توقع کر رہی تھی کہ میری زندگی پھولوں کی سیج ہو گی جب کہ حقیقت میں تو زندگی کا نٹوں کی سیج ہے جہاں بار بار آپ کے پاؤں زخمی ہوتے ہیں لیکن آپ رک نہیں سکتے چلتے رہنا ہوتا ہے چاہے آپ کی رضا مندی ہو چاہے نہ ہو... مریم نے کرب سے آنکھیں میچ لیں کوئی ایک تکلیف ہو تو جس پر ماتم کرے اسے کے پاس تو دکھوں کے انبار لگے تھے کیا سوچا تھا اس نے اور زندگی نے کیا رنگ دکھائے تھے کہ وہ خود بھی شدہ رہ گئی زندگی کی حقیقت تلخ نہیں بہت تلخ ہوتی ہے جو انسان اسے جان لیتا ہے پھر وہ جینا نہیں چاہتا مریم بھی مرنا چاہتی تھی لیکن مجبور تھی نہیں کر سکتی تھی ایسا... ایک دکھ کو کم کرتی تو دوسرا زور پکڑ لیتا اس نے تو سب کچھ ہی کھو دیا تھا ہر رشتہ ہر محبت آج وہ خالی ہاتھ کھڑی تھی زندگی کے ہاتھ نہیں ہوتے لیکن بعض اوقات ایسے تھپڑ لگاتی ہے کہ ساری عمر اس کا نشان باقی رہتا ہے..

جب یہاں بھی اندر کا اضطراب جوں کا توں برقرار رہا تو واپسی کے لیے قدم بڑھانے لگی..

شایان کی آنکھ کھلی تو کمرے میں خود کو اکیلا پایا مطلب نور ابھی تک نہیں آئی... وہ آنکھیں مسلتا ہوا اٹھا گلاسز لگائے اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا...

مام کے کمرے میں جاویا پھر نیچے... وہ منہ پر انگلی رکھے سوچنے لگا
اگر مام کے ساتھ ہوتی تو یقیناً مام نے اسے بھیج دینا تھا روم میں پہلے گارڈن میں چیک کرتا
ہوں...

سوچتے ہوئے شایان بنا چاپ پیدا کیے زینے اترنے لگا...
گھر کی لائنس آف تھی کہیں کہیں چھوٹی چھوٹی روشنی جل رہی تھی شایان موبائل کی ٹارچ آن
کر کے چلنے لگا...

جب پچھلے گارڈن میں پہنچا تو حیران رہ گیا نور گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی...
نور... شایان اسے آواز دیتا اس کی جانب بڑھا.. لیکن نور نے کوئی حرکت نہ کی... شایان
نے اس کا سر اٹھایا تو وہ اس کی بازو میں جھول گئی... شٹ اتنی سردی میں یہ کب سے یہیں
بیٹھی ہے...

نور دیوار سے سہارے لیے بیٹھی تھی اسی لیے جیسے شایان نے اسے بلایا وہ اس پر آگئی...
نور کا جسم برف کی مانند سرد پڑ چکا تھا... شایان نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور کمرے کی
جانب چلنے لگا...

اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے.. شایان نے نور کو بیڈ پر لٹایا اور اس کا منہ
تھپتھپانے لگا...

نور اٹھو نور...

لیکن وہ بے حس و حرکت لیٹی رہی...

شایان اس کے ہاتھ مسلنے لگا کمرے میں بیڑ بھی چلا دیا لیکن وہ ہوش میں نہ آئی...

شایان نے اپنے ایک دوست کو فون کیا جو کہ ڈاکڑ ہے

پلیزیار جلدی آ جا گھر ابھی میری وائف ٹھیک نہیں...

اوو کے جلدی کرنا...

شایان عجلت میں فون کرتا دوبارہ اس کے سرہانے بیٹھ گیا...

نور کا چہرہ دھونٹ، ناخن نیلے پڑ چکے تھے... شایان فکر مندی سے اسے دیکھنے لگا...

مام... شایان کے دماغ میں جھماکا ہوا

لیکن نور کو تنہا چھوڑ جاؤ؟ وہ پر سوچ انداز میں نور کو دیکھتے ہوئے بولا

دومنٹ لگے گے... شایان اس کا نرم و نازک ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کرتا باہر نکل گیا...

اگلے پانچ منٹ میں ماما بھی اس کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں...

نور میری بچی آنکھیں کھولو...

لیکن نور پر تو شاید کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا.....

پانی کے چھینٹے مارنے پر بھی اس نے کوئی حرکت نہ کی...

ایک طرف ماما اور دوسری طرف شایان نور کے ہاتھ تھام کر بیٹھ گئے اور مسلنے لگے...
شایان تم نے کیا حال کر دیا ہے اس بچی کا...

خالہ آنسوؤں کو روکتی ہوئیں بولیں

مام مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ گارڈن میں بیٹھی ہے ان فیکٹ میں تو اسی کا انتظار کر رہا تھا...
بس کر دو شایان آج جو تم نے کیا وہی بہت تھا...

شایان نے ندامت سے سر جھکا لیا...

عین اسی وقت شایان کا فون رنگ کرنے لگا... ہاں بول ۹۹۹

پہنچ گیا ہے میں آتا ہوں نیچے بس دو منٹ...

ماما نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جو بیڈ سے اٹھ رہا تھا...

ڈاکٹر کو بلایا نور کو چیک کرنے کے لیے...

کہتے ساتھ ہی وہ کمرے سے نکل گیا...

شایان ڈاکٹر کے ہمراہ کمرے میں واپس آیا اور وہ نور کو چیک کرنے لگا...

کچھ دیر میں نور کو ہوش آ گیا لیکن نقاہت کے باعث اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں

ڈرنے کی بات نہیں سردی لگ گئی ہے انہیں خیال رکھیں ان کا... کچھ ویکینس ہے میں

میڈیسنس بتا دیتا ہوں کچھ روز دیں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گیں...

خالہ نور کو کھانا کھلانے بیٹھ گئیں اور شایان ڈاکٹر کو چھوڑنے چلا گیا...

نور کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی شایان ریلنگ پر ہاتھ رکھے کھڑا ہو گیا...

شایان کیا ہوا اتنی رات کو یہ سب کیا ہے ؟؟

میرا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی

کچھ نہیں نور کی طبیعت بگڑ گئی تھی... شایان اس کا ہاتھ ہٹاتا سپاٹ سا چہرہ لیے بولا...

شایان کے ہاتھ ہٹانے پر میرا کس کر رہ گئی...

وہ شایان کو نور کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر لاتے ہوئے بھی دیکھ چکی تھی جب وہ مہرین کے

کمرے سے نکل رہی تھی... میرا جمل بھن کر اپنے کمرے میں چلی گئی...

دروازہ بند ہونے کی آواز پر شایان نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو ماتم کھڑی تھیں...

کیسی ہے وہ اب ؟؟

ٹھیک ہے اب میں نے کھانا کھلا کر سلا دیا ہے.. وہ خفا خفا سی بولی.

شایان مجھے تم سے بات کرنی ہے... وہ کہتی ہوئیں اپنی کمرے کی جانب چلنے لگیں...

ابھی ؟؟؟ شایان کو حیرت ہوئی

جی ابھی تشریف لائیں گے آپ یا میرا کی اجازت چاہیے اس کے لیے بھی... شایان
شرمندہ ہوتا ان کے پیچھے چل دیا....

شایان آج تمہاری اس حرکت نے جتنی تکلیف دی ہے نہ الفاظ نہیں ہیں اس کو بیان
کرنے کے لیے...

مام میں جانتا ہوں...

کیا جانتے ہو تم نور کو سب کے سامنے ذلیل کرنا بس یہی آتا ہے نہ تمہیں تم جو کچھ کرتے
آئے ہم سب خاموش رہے ہم تمہاری کسی بھی حرکت سے انجان نہیں تھے لیکن یہی
سوچا کہ تھوڑا وقت لگے گا سمجھ جاؤ گے لیکن آج تو تم نے ہر حد ہی پار کر دی تمہیں کیا لگتا
ہے اس کے ماں باپ اتنے لاچار ہیں کہ یوں اپنی بیٹی پر ظلم برداشت کریں گے انہیں اگر
علم ہوتا وہ تو پہلے دن ہی لے جاتے اسے... شایان کا سر جھکا ہوا تھا...

ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ نور سے محبت کرو لیکن اس کی قدر اور عزت تو کرو جس کی وہ حقدار
ہے جب اس کا شوہر ہی اس کی عزت نہیں کرے گا تو باقی دنیا کیا سلوک کرے گی اس کے
ساتھ تمہیں معلوم ہے شایان کہ عورت چاہتی ہے کہ اسے محبت ملے یا نہ ملے لیکن عزت
ضرور ملے اور جو مرد عزت نہیں سے سکتا نہ وہ کبھی محبت بھی نہیں دے سکتا کتنے ماہ ہو

گئے ہیں تمہاری شادی کو اس نے تمہاری ہر بات مافی کسی تکلیف پراف تک نہیں کی اور تم اس کے بدلے میں کیا دے رہو ہو اسے یہ سب... بولتے بولتے ان کا سانس پھول گیا... شایان نے گلاس ان کی جانب بڑھایا لیکن انہوں نے ہاتھ سے پرے کر دیا... اور ایک بات اپنے دماغ میں فکس کر لو اگر تم نے نور کو طلاق دی تو تمہارے لیے اس گھر کے اور ہمارے دل کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گے بعد میں مت کہنا کہ مجھے کسی نے بتایا نہیں اب تم جاسکتے ہو... وہ منہ موڑتی ہوئیں بولیں کہ اب مزید بات نہیں کرنا چاہتیں...

شایان خاموشی سے باہر نکل گیا اور اپنے کمرے میں آ گیا...

نور دنیا و مافیا سے بے خبر سو رہی تھی... شایان اس کے سرہانے بیٹھ گیا...

ایک ہی دن میں وہ کمزور لگنے لگی تھی مام صحیح کہ رہیں تھیں تم میری ہر پکار پر بلیک کہتی رہی اور میں اپنا حق سمجھ کر تمہیں بے عزت کرتا رہا کبھی سب کے سامنے تو کبھی بند کمرے میں اور تم چپ چاپ سستی رہی کیوں نور؟؟؟ شایان آہستہ آواز میں بول رہا تھا جو با مشکل اسے خود کو سنائی دے رہی تھی..

نور کی روشن پیشانی پر آئے بالوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے پیچھے کیا... اس ہلکی سی روشنی میں بھی نور کا صبح چہرہ صاف نظر آ رہا تھا جو اس وقت مرجھایا ہوا تھا... شایان گلاسز اتار کر

سائیڈ پر رکھتے ہوئے بیڈ کے دوسری جانب آکر لیٹ گیا جتنا وہ نور کے بارے میں سوچتا اتنا ہی الجھ جاتا... شایان بازو پر سر رکھے چھت کو گھورنے لگا اور کب نیند اس پر مہربان ہوئی اسے خود بھی معلوم نہ ہوا۔

صبح شایان کی آنکھ کھلی تو نور کو اپنے پہلو میں پایا

شایان نے چہرہ نور کی جانب موڑ کر اسے دیکھا تو نور کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی شایان دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا اسی وقت دروازہ ناک ہوا تو شایان کا تسلسل ٹوٹا..

شایان نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے آفاق کھڑا تھا... نور کی طبیعت کیسی ہے؟؟ آفاق کے بولنے پر نور کی نیند ٹوٹ گئی... شایان نے چہرہ موڑ کر نور کو دیکھا جواب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ چکی تھی...

خود ہی پوچھ لو... شایان اسے راستہ دیتا پیچھے ہوا...

نور کیا ہوا آپ کو؟؟ آفاق پریشانی سے بولا

کچھ بھی نہیں ہوا تم فکر مت کرو آج میچ کا بولا تھا تو ہوگا....

لیں آپ کو میچ کی ٹینشن ہے؟؟؟

بلکل کیونکہ پھر تم سے بھاری بھر کم ٹریٹ بھی تو وصولی ہے نہ...

خود کو زرا آئینے میں دیکھیں ایک بار چوٹی مارنے کی حالت نہیں ہے اور گیند ماریں گیں...
آفاق اس کا مذاق بناتے ہوئے بولا...

نور نے کشن اس کے مارا

دیکھ لینا میں ہی جیتوں گی...

اچھا اچھا اوہ اچھا کو لمبا کر تا کمرے سے باہر نکل گیا...

نور سر جھکا کر بیٹھ گئی...

نور میں میرا کو آج یہاں سے بھج رہا ہوں... شایان نے بات کا آغاز کیا

میں نے آپ پر زبردستی تو نہیں کی تھی یہ تو آپ پر ہی منحصر کرتا ہے کہ آپ کو کیا ٹھیک لگتا
ہے اور آپ کیا کرتیں ہیں...

نور اسے دیکھنے سے اجتناب برت رہی تھی...

www.urdu novels mania.com

شایان خاموش ہو گیا

وہ نور کو سوری کرنا چاہتا تھا لیکن ایسے نہیں جتنی اسے تکلیف ہوئی تھی ایک چھوٹا سا سوری

اس کا مددوا نہیں کر سکتا وہ سوچتا ہوا فریش ہونے چلا گیا...

پاپا کیا میں اپنی دوست کے گھر جا سکتی ہوں؟؟ ایمان امید بھری نظروں سے انہیں دیکھتی ہوئی بولی

بیٹا آپ ایسا کریں اپنی فرینڈز کو یہاں بلا لیں.. وہ نرمی سے بولے
جی ٹھیک... ایمان کستی ہوئی کھڑی ہو گئی جواب توقع کے عین مطابق آیا تھا
مریم تم بھاڑ میں جاؤ کبھی خوش نہ رہنا ہماری زندگی عذاب بنا کر خود مزے کر رہی ہو تمہاری
وجہ سے مجھ پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں نہ کہیں جا سکتے ہیں بس گھر میں قید ہو کر رہ گئے ہیں
کسی کے کیے کی سزا مل کسی اور کو رہی ہے... ایمان مریم کو کوستی ہوئی اپنے کمرے میں آ
گئی...

تین ماہ قبل :

مریم بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ کرنٹ کھا کر سیدھی
ہوئی اور سامنے نظر آنے والے شخص کو دیکھ کر اس کے دل کو سکون ملا.....
مریم بھاگ کر اس کے سینے سے لگ گئی...
حسن تمہیں معلوم ہے صبح سے میں کتنی بار مر چکی ہوں...

آتم ریلی سوری جان ہماری فیملی میں ڈیٹھ ہوگئی تھی جس کے باعث مجھے آنے میں تاخیر ہو گئی میں تمہیں اطلاع دینا چاہتا تھا لیکن شاید سگنل کے مسئلے کی وجہ سے بات نہیں ہو سکی... حسن اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آہستہ آہستہ بول رہا تھا اور مریم کے بے چین دل کو قرار مل رہا تھا..

اب کبھی مت جانا مجھے چھوڑ کر... مریم منہ بناتی ہوئی بولی
کبھی بھی نہیں... حسن نے کہتے ہوئے مریم کے بالوں پر بوسہ دیا
اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لے آیا

تمہیں معلوم ہے مریم صبح سے میری آنکھیں اس چہرے کو دیکھنے کے لیے ترس رہیں
تھیں مجھے لگ رہا تھا کوئی منظر دکھائی نہیں دے رہا مجھے یہ آنکھیں صرف تمہیں ہی دیکھنے کی
خواہاں تھیں اور اب میں اطمینان سے تمہارا دیدار کر سکتا ہوں... مریم سر جھکائے
مسکرانے لگی...

حسن بے اس کے گرد گھیرا تنگ کر دیا مریم نے سر اس کے کندھے پر رکھ کر خود کو اس
کے سپرد کر دیا....

میرا تمہارے لیے میں نے ایک الگ گھر کا بندوبست کر دیا ہے آج تم وہاں شفٹ ہو جاؤ گی.. شایان نے ناشتہ کرتے ہوئے میرا کو مطلع کیا...

واٹ؟؟؟ میرا کو حیرت کا جھٹکا لگا

لیکن یہاں کیا مسئلہ ہے شایان میں کمفرٹبل ہوں یہاں... میرا کو اپنے باقی کے پلانز پر پانی پھرتا ہوا دکھائی دیا

تمہارا یہاں رہنا مناسب نہیں یہ پاکستان ہے اور یہاں اس چیز کو اچھا نہیں سمجھا جاتا اسی لیے میں نے تمہارے لیے الگ گھر کا انتظام کر دیا ہے... لیکن شایان...

میرا نو مور آگیا ناؤ اس فائل... شایان اس کی بات کاٹتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر بولا تم اپنا سامان پیک کر کے لے آؤ میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا.. میرا منہ بناتی سامان لینے چلی گئی...

کچھ ہی دیر میں وہ اپنے بیگ لیے لاؤنج میں موجود تھی سب اپنے اپنے کمروں میں تھے... وہ دونوں باہر کی جانب قدم بڑھا رہے تھے جب شایان مڑا اور ملازم کو مخاطب کیا...

مام کو یاد کروادینا کہ نور کو ناشتہ خود کروائیں اور میڈیسنس بھی...

ٹھیک ہے سر... وہ تابعداری سے سر کو خم دیتے ہوئے بولا..

میرا نور کے نام پر جل گئی چہرے پر ناگواریت کے آثار نمایاں تھے آفاق اوپر کھڑا مسکرانے لگا اسے دیکھ کر سوافتنلی نور آپ نے اب چڑیل کو باہر نکال ہی پھینکا گریٹ... وہ مسکراتے ہوئے داد دینے لگا...

آفاق جانتا تھا کہ میرا کی رہائش کہاں ہے سو اس نے گاڑی اسی راستے پر ڈال دی... گھر پہنچ کر بیل دی تو چند منٹوں میں ملازمہ نے آکر دروازہ کھول دیا اور آفاق اندر چل دیا... زرا اپنی میڈم کو بلاؤ... آفاق نے ملازمہ کو مخاطب کیا وہ سر ہلاتی چلی گئی اور جب واپس آئی تو میرا اس کے ہمراہ تھی.. میرا چہرے پر مسکراہٹ سجائے چلتی آرہی تھی آفاق کو بیٹھنے کا اشارہ کیا میں ایسے ہی ٹھیک ہوں بس کچھ بات کرنے آیا تھا..

www.urduromans.com

ہاں بولو کیا بوت کرنی ہے

تم جانتی ہوں کہ تمہیں اس گھر میں کیوں منتقل کیا گیا ہے ؟؟

ہاں شایان نے بتایا تھا کہ وہاں میرا رہنا مناسب نہیں...

لیکن یہ نہیں جانتی کہ کس کے کہنے پر تمہیں یہاں بھیجا گیا..

کیا مطلب؟؟ میرا کجھی

مطلب یہ کہ نور نے کہا تھا ایسا کرنے کو اور شایان بھائی نے ان کی بات مان کر تمہیں اس گھر سے اس گھر میں بھیج دیا...

جھوٹ بول رہے ہو تم.... وہ ماتھے پر بل ڈالتی ہوئی بولی
مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی
میرا نفی میں سر ہلانے لگی..

میرا یہ بات تم جتنی جلدی سمجھ لوگی تمہارے لیے بہتر ہے کہ نور اس گھر سے اور بھائی کی زندگی سے کبھی نہیں جائے گی اگر کوئی جائے گی تو وہ تم ہو سو بہتر ہے کہ تم پہلے ہی چلی جاؤ بعد میں بے عزت ہو کر جانے سے... آفاق نارمل سے انداز میں بول رہا تھا
لیکن میرا کو اس کی باتیں طیش دلا رہیں تھیں

میں یہاں تمہیں یہی کہنے آیا ہوں کہ دو بے واپس چلی جاؤ اپنی زندگی کسی اور کے ساتھ سیٹ کرو... کہ کر آفاق رکا نہیں مسکراتا ہوا مڑ گیا

تم خود بھی تو ایک ناکام عاشق ہو مجھے کیا کہو گے اپنا حال تو دیکھو پہلے... آفاق کے قدم تھم گئے وہیں..

خود کو زرا ایک بار دیکھو تو تمہیں بھی پتہ چلے...

کیا پتہ چلے؟ آفاق اس کی جانب مڑتے ہوئے بولا
 کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے جب آپ کی جگہ کسی اور کو دے دی جائے جب آپ کو ٹھکرا دیا
 جائے کیا گزرتی ہے دل پر تم سے بہتر تو کوئی نہیں سمجھ سکتا نہ...
 میرا مسئلہ میرا ہے تمہارا نہیں... آفاق کو اچھا نہیں لگا..

کیا نام تھا اس کا ہاں مریم دیکھنے میں تو معصوم سی لگتی ہے لیکن کارنامہ تو بہت بڑا سر
 انجام دیا ویسے یہ بتاؤ تمہیں کوئی خبر ہے اس کی اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہے وہ...
 آفاق وہیں سے الٹے پاؤں واپس مڑ گیا...

میرا تلخی سے مسکرانے لگی
 اب تمہیں پتہ چلے گا جب کوئی آکر زخم کو کریدتا ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے اور شایان
 تمہیں تو میں کبھی معاف نہیں کروں گی اس نور کے کہنے پر مجھے وہاں سے نکالا تاکہ تمہارے
 پراسیو سی خراب نہ ہو... میرا بل کھاتی ہوئی کمرے میں چلی گئی...

آفاق، مجیب، نور، ایمان، فاطمہ، مہرین، سمرین سب میچ کھیلنے میں مصروف تھے جب شایان
 نے گھر میں قدم رکھا
 وہ لوگ گارڈن میں خوب ہل غلا کر رہے تھے

نادیہ اور چاچی بھی کرسی سنبھالے فیصلے کر رہیں تھیں...

شایان کی نظر نور پر پڑی تو اس کے قدم وہیں تھم گئے...

کیپری کے ساتھ گھٹنوں تک آتی شارٹ شرٹ پہنے، بال جوڑے میں قید کر کے کیپ پہن رکھی تھی وہ بیٹ پکڑے کھڑی تھی اور آفاق گیند ہاتھ میں لیے کھڑا اسے گھور رہا تھا

شایان دلچسپی سے دیکھتا سائیڈ پر بیٹھ گیا

سب لوگ کھیل میں مگن تھے کہ کسی کو بھی اس کی آمد کی خبر نہ ہوئی

آفاق نے گیند ڈالا

نور نے ہٹ کیا جو سیدھا آفاق کے ہاتھ میں گیا لیکن وہ نیچے گر گیا اب معلوم نہیں گیند زمیں پر لگایا نہیں....

آؤٹ آؤٹ کا شور ہونے لگا

www.urdu novelsmania.com

نور منہ بناتی آگے آئی

کوئی آؤٹ نہیں ہوا گیند نیچے لگی ہے

آفاق بھی اس کے مقابل آگیا

جی نہیں زمین کو ٹچ بھی نہیں ہوئی

تم جھوٹ بول رہے ہو میں نے دیکھا ہے

یار کوئی بیٹ لو نور سے... آفاق ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا
نور نے اپنی گرفت مضبوط کر لی آفاق چیٹر سوچنا بھی مت
یار ما یہ تو بے ایمانی کے رہیں ہیں...

جی نہیں خالہ آپ بتائیں میں آؤٹ نہیں ہوئی تو پھر کیوں نہ کھیلوں
یار بیٹ لو... آفاق اپنی بات پر قائم رہا
میں تو نہیں دے رہی... نور بھی اڑ گئی
سب ہنس رہے تھے شایان سمیت
پندرہ سے بیس منٹ دونوں بحث کرتے رہے...

نور ہنس رہی تھی آفاق بھی...
شایان کو جیلیسی ہونے لگی
وہ کھڑا ہوا اور نور کو آواز دی

جی؟؟؟ نور بیٹ چھوڑتی اس کی جانب متوجہ ہوئی
بس کھیل یہی ختم کرو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں روم میں چلو...
شایان نے کہتے ہوئے قدم اندر کی جانب بڑھا دیئے
نور منہ بناتی اس کے پیچھے چل دی....

آج مریم کی جاب کا پہلا دن تھا وہ خوشی خوشی تیار ہو کر نکلی...
وہ باس کے آفس کے باہر بیٹھی تھی اور اس کا کام اپنا سمنینٹس کا دھیان رکھنا اور میٹنگ کی
ڈیٹیل دینا شامل تھا...
وہاں کا سٹاف بھی اچھا تھا مریم کو بس ایمانداری سے کام کرنا تھا تاکہ انہیں کوئی شکایت نہ
ملے...

آپ کون ہیں؟؟؟

ایک ہینڈسم سانو جوان اس سے پوچھنے لگا...

جی میں سر کی سیکڑی ہوں... مریم کھڑی ہو کر بولی

پہلے تو کبھی نہیں دیکھا تمہیں سچ بتاؤ

حد ہے میں جھوٹ کیوں بولوں گی... مریم منہ بناتی ہوئی بولی۔

Don't copy without my permission!!!!

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

قسط نمبر 10

میں پہلے کا نفرم کرتا ہوں پھر یہاں پر بیٹھنا..
مطلب یہاں پر کوئی یونہی آ کر بیٹھ سکتا ہے کیا عجیب شخص ہیں آپ...
وہ مسکراتا ہوا اندر چلا گیا...

مریم وہیں کھڑی رہی کچھ دیر بعد وہ باہر نکلا اور بولا
جی آپ بیٹھ سکتی ہیں میں نے ڈیڈ سے پوچھ لیا ہے...
ڈیڈ کہنے پر مریم کی آنکھیں بڑی ہو گئیں...
سوری سر مجھے نہیں پتہ تھا... مریم فوراً معذرت کرنے لگی کہیں باہر نہ نکال دے...
کوئی بات نہیں لیکن آگے سے خیال رکھیں.. مسکرا کر کہتے ہوئے چلا گیا...
مریم شکر کرنے لگی

نور کے لیے آفاق خود پر ضبط کیے ہوئے تھا ورنہ مریم کے نام پر آفاق پھر سے منتشر ہو گیا تھا وہ جو خود کو جوڑ کر بیٹھا تھا آج پھر سے بکھر گیا

کھیل ختم ہوتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گیا لائٹس اس نے آف کر دیں اور لائٹ پکڑ کر بیٹھ گیا کبھی چلاتا تو کبھی بند کرتا اندھیرے میں اچانک سے سرخ روشنی ابھری اس کے چہرے کو روشن کرتی اور پھر بجھ جاتی

آج جی چاہتا ہے میں بے اختیار ہنستا جاؤں اور وہ میرے سامنے بے بسی کی حالت میں روتی رہے مجھ سے معافیاں بھی مانگے پر میں اس کو معاف نہ کروں مریم تم نے جو میرے ساتھ کیا میں چاہ کر بھی نہیں بھلا سکتا لیکن افسوس تو اس بات کا ہے میں تمہیں بھی نہیں بھلا سکتا

جتنا تمہیں بھولتا ہوں تم اتنی یاد آتی ہوں کیسے مان لو جسے بیوی بنانے کا خواب دیکھا تھا جس کے سنگ ساری زندگی کی خوشیاں جوڑی تھیں وہی مجھے تنہا چھوڑ کر چلی گئی میں نے تمہیں اپنے دل میں دفن کر لیا تھا لیکن میرا نے اچھا نہیں کیا وہ لائٹ آن کیے آگ کو دیکھنے لگا اس کا دل بھی یونہی جل رہا تھا جانے والے تو چلے جاتے ہیں یہ سوچے بنا کہ ان کے بغیر ہم کیا کریں گے...

تمہاری یادوں نے مجھے جلا کر خاکستر کر دیا ہے لیکن کہتے ہیں نہ راکھ میں بھی کہیں چنگاری دہی ہوتی ہے وہی چنگاری مجھے بار بار جلاتی ہے
یہ عشق کی آگ بہت ظالم ہے دیکھو کیسے مجھے تڑپاتی ہے
آفاق نے لائٹر پھینک دیا اب کمرے میں صرف اس کی سسکیاں سنائی دے رہیں
تھیں...

نور بالکل خاموش ہو گئی تھی شایان سے بھی کوئی بات نہ کرتی بس چپ چاپ اپنے کام میں مصروف رہتی شایان اس بدلاؤ کو محسوس کر رہا تھا پھر وہ میرا کی وجہ سے بھی پریشان تھا جو اسے بنا بتائے دو بئی چلی گئی تھی...

نور میری گلاسز تو صاف کر دو... شایان نے ہاتھ میں پکڑی گلاسز اس کی جانب کرتے ہوئے کہا نور نے اس کے ہاتھ سے لے لیں اور ٹیشو سے صاف کرنے لگی...
نور کو اس کی گلاسز بہت پسند تھی اور جب شایان لگاتا تھا تو اور بھی زیادہ اچھی لگتیں اس پر بہت ججتی تھیں...

شایان آپ چلنج نہیں کرتے انہیں؟ نور اسے دیتی ہوئی پوچھ بیٹھی...
نہیں... شایان نے مختصر سا جواب دیا

کیوں... بے اختیار نور کے منہ سے نکل گیا

وہ ڈرتی ہوئی شایان کو دیکھنے لگی کہیں غصے میں آ کر ڈانٹنے نہ لگ جائے...

کیونکہ مجھے چیلنج پسند نہیں میں جیسا ہوں ویسا ہی رہتا ہوں خود کو بدلتا نہیں ہوں... شایان

مسکراتے ہوئے بول رہا تھا

نور ٹھیک کہتی باہر نکل گئی...

میرا نے کال اینڈ کر ہی لی وہ ویڈیو کال پر تھی اور شایان کی آنکھیں پھیل گئیں سامنے کا منظر دیکھ کر

میرا انتہائی گھٹیا لباس میں بیچ پر تھی اور صرف یہی نہیں وہ کسی اور کے حصار میں کھڑی تھی اس انسان کو شایان اچھے سے جانتا تھا...

میرا یو بلڈی.... شایان ضبط کرتے ہوئے خاموش ہو گیا

ریلیکس بے بی جب تم نور کے ساتھ رہتے تھے میں نے کچھ نہیں کہا تو پھر اب جب کہ میرا تم سے کوئی لنک نہیں کیسے مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہو؟

میرا تم اتنی گھٹیا ہو گی مجھے معلوم نہیں تھا اگر پہلے جان جاتا تو تمہیں ٹھوکر مار کر پھینکتا...

شایان کا بس نہیں چل رہا تھا اسکرین سے میرا کو باہر نکال لے

ہاں تمہاری وجہ سے مجھے پینٹ شرٹ پر اکتفا کرنا پڑتا تھا کیونکہ تم ٹھہرے مشرقی مرد چھوٹی سوچ کے مالک سہی نے مجھ پر کوئی پابندی نہیں لگائی

میں جیسے چاہوں رہ سکتی ہوں آزادی سے... میرا مسکراتی ہوئی بول رہی تھی... شایان کو شرم آ رہی تھی اسے اس طرح دیکھتے ہوئے وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریز برت رہا تھا اور تم سہی تمہیں تو موقع مل گیا میری چیز لینے کا بہت شوق ہے نہ میری اترن لینے کا تو ایسا کرو میرے کپڑے بھی تم ہی رکھ لو جو چیز میں یوز نہیں کرتا اب سب لے لو... شایان کے اترن کہنے پر میرا اور سہی دونوں کو لگ گئی...

تم کچھ بھی کہو اب یہ تو میری ہوئی... سہی میرا کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا...

تم دونوں جیسے گھٹیا انسان ایک دوسرے کے ساتھ ہی اچھے لگ سکتے ہو اینڈ یونو واٹ میرا تمہاری اوقات ہی نہیں تھی میری بیوی بننے کی دیٹس وائے یو آرد نیر ناٹ ہمیر... کہ کر شایان نے کال بند کر دی اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا...

شایان نفی میں سر ہلا رہا تھا اسے اپنی سماعت اور بینائی پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو کچھ اس نے ابھی دیکھا وہ سچ نہیں ہو سکتا..

شایان کی آنکھوں سے آنسو نکلا جسے آنسوؤں سے نفرت تھی آج اس کی آنکھیں بھی برس پڑیں...

شایان نے مٹھیاں بھینچ رکھیں تھیں...

وہ بے بس تھا اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا کیسے اتنا سب ہو گیا اور وہ بے خبر رہا...
نومیرا... شایان زور سے بولا

پلیز کم بیک میں نہیں دیکھ سکتا تمہیں کسی اور ساتھ نو....

شایان نے بے دردی سے آنسو صاف کیے اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا....

مریم آج پھر سے سمندر پر آگئی جب اندر کی بے چینی حد سے بڑھ جاتی تو وہ یہاں آ جاتی وہ پانی میں چلتی جا رہی تھی کتنے لوگ تھے جن کا اس نے دل توڑا تھا جنہیں اذیت پہنچائی تھی تو آج وہ خود بھی اذیت میں تھی ایک پل سکون کا یسر نہیں تھا اسے

مریم مرنا چاہتی تھی لیکن موت بھی اس پر مہربان نہ تھی لہریں آتیں اور اسے بھگو کر چلی جاتیں وہ کافی آگے آگئی تھی مریم کا آدھا جسم پانی میں تھا ایک دم سے اسے خیال آیا اس ننھی جان کا جو ابھی اس دنیا میں بھی نہیں آئی اس کا کیا قصور ہے جو میں اس کو دنیا میں آنے

سے پہلے ہی مار دو اور اس کی قاتل بن جاؤں۔ مریم کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔

لیکن میں کیا کروں اتنا کچھ کرنے کے بعد مجھ میں ہمت نہیں کہ مزید زندہ رہ سکوں مجھے یہ زندگی کسی سزا کی مانند لگتی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی ایک نہ ختم ہونے والے سفر کی مانند جس میں آپ کے پاؤں بھی تھک جائیں تو آپ رک نہیں سکتے لیکن اس سفر میں تو مریم کے پاؤں کے ساتھ ساتھ دل بھی تھک چکا تھا...

آفاق شاید مجھے تمہاری بدعالگی ہے پلیز ایک بدعا میری موت کی بھی کر دو آج مجھے اندازہ ہو رہا ہے تمہاری محبت کیا تھی جسے میں سمجھ نہ سکی... وہ واپس آ کر کنارے پر بیٹھ گئی جہاں لہریں صرف اس کے پاؤں کو چھو کر واپس چلی جاتیں...

اس کا دل بھی اس سمندر کی طرح خاموش تھا جس میں لہریں ارتعاش پیدا کرتیں اور جب یہ لہریں اٹھیں تو پھر تباہی مچاتیں اور مریم کے اندر یہ تباہی آئے دن آتی...

رات اتر رہی تھی سورج کب کا اپنی منزل کو پہنچ کر غروب ہو چکا تھا اسے بھی واپس جانا تھا کیونکہ یہاں کے حالات ایسے تھے کہ وہ تن و تنہا نہیں رہ سکتی تھی

رات میں نور عشاء کی نماز پڑھ رہی تھی جب شایان مضطرب سا کمرے میں آیا۔

وہ بکھرا بکھرا سا لگ رہا تھا روف ساحلیہ... نور کو حیرت ہوئی وہ تو ہمیشہ ہر چیز پر فیکٹ رکھنے کا عادی ہے تو پھر آج اس طرح کیوں...

وہ ابھی جائے نماز پر ہی بیٹھی تھی جب شایان اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا...
نور نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا...

شایان آپ ٹھیک ہیں؟؟؟

نہیں نور میں ٹھیک نہیں ہوں...

کیا ہوا شایان آپ کو؟؟؟ نور کو فکر ہوئی اسے اس طرح دیکھ کر...

نور مجھے معاف کر دو میں نے بہت بار تمہارا دل دکھایا شاید اسی کی سزا مجھے ملی ہے پلیز تم دعا کرو گی تو تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی... وہ ویوانہ وار بول رہا تھا آنسو ٹپ ٹپ اس کے گال پر گر رہے تھے...

نور رشیدہ سی اس کی یہ حالت دیکھ رہی تھی..

پلیز شایان آپ معافی مت مانگیں نور اس کے ہاتھ نیچے کرتی ہوئی بولی

میں نے کبھی آپ کے لیے برا نہیں چاہا یقین کریں میں جھوٹ نہیں بول رہی...

نور کے دل میں ٹیس سی اٹھ رہی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا شایان کو اس حال میں دیکھے گی...

نور اس نے مجھے چھوڑ دیا... شایان چہرہ جھکائے بول رہا تھا
 چھوڑ کر چلی گئی کسی اور پاس بس یہی محبت تھی کیا اس کی اتنی سی وفاجب کہ میں تو پھنس چکا تھا
 تمہارے اور اس کے بیچ میں میری مجبوری تھی لیکن میں نے پھر بھی تمہارے ساتھ اپنا
 رشتہ آگے نہیں بڑھایا اور وہ سب کچھ چھوڑ کر بہت خوش ہے اس کے ساتھ....
 نور کو وہ ٹوٹا ہوا اچھا نہیں لگ رہا تھا اس وقت اس کا روم روم سامع بنا اسے سن رہا تھا...
 شایان اسے سب بتانے لگا کیسے وہ اس کی زندگی میں آئی کتنی محبت وہ دونوں کرتے تھے
 لیکن اب سب ختم ہو گیا....

وہ اس کے سامنے بیٹھا محبت کی روداد سن رہا تھا اور وہ توجہ سے اس کا ایک ایک لفظ سن
 رہی تھی سامع تو وہ تھی لیکن اس داستاں میں وہ نہیں تھی یہ کتنا تکلیف دہ تھا نور ہی جانتی
 تھی...

نور میں نے ان دو سالوں میں جتنی محبت اس سے کی ہے میں بیان نہیں کر سکتا لیکن مجھے
 حیرت ہے کوئی انسان اتنی جلدی کیسے بدل سکتا ہے مان لیا کہ اسے مجھ سے محبت نہیں تھی
 لیکن دوستی تو تھی نہ لیکن اس نے تو ایسے راستہ بدلا جیسے مجھے جانتی ہی نہ ہو نور میری کوئی
 اہمیت ہی نہیں ہے اس کی نظر میں اب اس کے لیے سب کچھ سہی ہے ورنہ وہ کبھی

بھی اس طرح ویڈیو کال پر نہ آتی... شایان آہستہ آہستہ بول رہا تھا آنسو ابھی بھی اس کی کہانی کا ساتھ دے رہے تھے...

پاپا کی ڈیٹھ کے بعد آج میں رویا ہوں وہ بھی تمہارے سامنے میں نہیں جانتا میں نے کیوں تم سے شکر کیا... شایان کا چہرہ ابھی بھی جھکا ہوا تھا اسی لیے وہ نور کے آنسو نہیں دیکھ سکا...

دکھ بانٹنے سے کم ہو جاتا ہے شایان کے بھی دل کو کافی حد تک سکون مل گیا تھا کیونکہ اس نے صحیح انسان کے سامنے خود کو رکھا تھا

انسان ایک بند کتاب کی مانند ہے اسے سب کے سامنے پیش مت کریں پڑھنے کے لیے صرف اس انسان کے سامنے رکھیں جو آپ کو سمجھ سکے آپ کو ہمت دے سکے نہ کہ ان کے سامنے جو آپ کے پیٹ پیچھے آپ کا مذاق بنائیں...

شایان کے ہاتھ ابھی تک نور کے ہاتھوں میں تھے شایان کے آنسو ہاتھ پر گر رہے تھے جو نور کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔ شایان وہیں اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور بولا

نور تم دعا کرو گی نہ میرے لیے اللہ پاک میرا کو مجھے واپس دے دیں نور میں اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا میرے لیے وہ ناگزیر ہے پلیز تم مانگوں گی نہ میرے لیے دعا؟ شایان بچوں کی طرح بول رہا تھا

نور نے اثبات میں سر ہلا دیا...

کچھ ہی پل گزرے ہوں گے کہ شایان ہوش سے بیگانہ نیند کی وادی میں اتر گیا...

نور شایان کے چہرے کو دیکھنے لگی جہاں دکھ کے آثار نمایاں تھے...

اللہ پاک آپ نے مجھے کتنا حوصلہ دیا ہے اس کا اندازہ تو مجھے آج ہوا ہے میرا دل کٹ رہا تھا جب شایان مجھے سب بتا رہے تھے لیکن مجھے اپنے لیے نہیں شایان کے لیے دعا کرنی ہے کیونکہ انہوں نے مجھ پر بھروسہ کر کے اپنا دکھ بیان کیا اب میں کیسے انہیں ناامید کر دوں۔ لیکن مجھے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے میں جانتی ہوں کہ شایان میرا سے محبت کرتے ہیں

www.urdu novelsmania.com

سب کچھ جانتے ہوئے پھر میرا دل کیوں تڑپ رہا ہے اپنی نظروں کے سامنے اپنے شوہر کو روتے دیکھنا وہ بھی کسی اور عورت کے لیے آسان نہیں ہو تا دل خون کے آنسو روتا ہے لیکن نہیں میں کمزور نہیں پڑوں گی نہ ہی مطلبی بنوں گی میرے لیے شایان آپ کی خوشی

میری خوشی سے زیادہ عزیز ہے میں خود جاؤں گی میرا کے پاس بھیک بھی مانگنی پڑی تو مانگوں گی لیکن آپ کو اس حال میں نہیں رہنے دوں گی...

شایان کے بال اس کی چوڑی پیشانی پر منتشر تھے نور کے دل نے چھوٹی سی خواہش ظاہر کی کہ وہ اس کے نرم و ملائم بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرے...

نور نے ہاتھ بڑھایا اور شایان کی پیشانی سے بال ہٹا دیئے...

نور مسکرانے لگی...

وہ سو نہیں سکتی تھی کیونکہ شایان پر سکون سا سوراہا تھا اگر وہ یہاں سے اٹھتی تو شایان جاگ جاتا...

پوری رات نور اس کے چہرے کو تکتی رہی...

ماما مریم کے بارے میں میں نے اس دوست کو معلومات اکھٹی کرنے کو بولا تھا...

پھر کیا معلوم ہوا مجیب میری بچی ٹھیک ہے نہ؟؟؟

جی ماما وہ ٹھیک ہے لیکن بہت مشکل ہے بڑا شہر ہے اور ناجانے وہ کہاں رہائش پذیر ہے...

اس نے کوشش کی مریم کو ڈھونڈنے کی لیکن مایوسی ہوئی...

ماما کا چہرہ سمجھ گیا

پتہ نہیں کس حال میں ہوگی...

آپ بس دعا کیا کریں ماما مجھے جیسے ہی کچھ معلوم ہو گا میں آپ کو اطلاع دے دوں گا میں خود بھی چاہتا ہوں کہ وہ واپس آ جائے اگر وہ اس انسان کے ساتھ خوش نہیں ہے تو ورنہ وہ اپنی زندگی جس انداز میں گزار رہی ہے گزارے مجھے کوئی اعتراض نہیں... میرا بیٹا ماشاء اللہ اتنا سمجھدار ہو گیا ہے.. وہ اس کی پیشانی چومتی ہوئیں بولیں بس ماما جب سے پاپا نے بہنوں کی ذمہ داری دی ہے نہ تب سے ہر چیز سمجھ آنے لگی ہے...

اللہ تمہیں کامیاب کرے یہ بتاؤ تیاری کیسی ہے ایگزام کی؟؟؟
بہت اچھی ہے آپ کو مایوس نہیں کروں گا.. وہ مسکراتے ہوئے بولا..
اچھا میں زرافاطمہ کو دیکھ لوں کافی ٹائم سے لان میں کھیل رہی ہے... کہتی ہوئیں وہ اٹھ گئیں...

شایان کی آنکھ کھلی تو سامنے نور کا چہرہ نظر آیا...

شایان حیرت سے اٹھتا ہوا اسے دیکھنے لگا...

تم سوئی نہیں؟؟؟

نور نے نفی میں سر ہلایا...

اوسو سوری نور مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں کب سو گیا...

کوئی بات نہیں شایان...

کیسے کوئی بات نہیں... شایان کی آنکھیں پھیل گئیں

تم جگا دیتیں...

آپ اتنے معصوم لگ رہے تھے کہ میرا دل نہیں کیا جگانے کا...

مطلب ویسے میں بد معاش ہوں؟؟ شایان اسے گھورتے ہوئے بولا...

نہیں میں نے ایسا کب کہا...

اچھا اب چپ کر کے سو جاؤ... شایان اس کی بازو پکڑتے ہوئے بیڈ پر لے آیا

پہلے آپ کو ناشتہ دے دوں پھر سو جاؤں گی... خبردار اگر تم نے پاؤں نیچے رکھا تو... شایان

غصے سے بولا

نور وہیں ٹھہر گئی...

ناشتہ کوئی بھی بنا دے گا تم آرام کرو اب... شایان پردے آگے کرتے ہوئے بولا...

نور پیار بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی جس کی پشت نور کی جانب تھی...

شایان رات کی نسبت قدرے سنبھل چکا تھا..

کچھ چاہیے تمہیں؟؟ نور کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے پوچھنے لگا...

نہیں کہ کر نور نے آنکھیں بند کر لیں...

آنسو دینے سے زیادہ آنسو صاف کرنے والا دل کے قریب ہوتا ہے

ماما میرا تنا شاندار رزلٹ آیا ہے اب اس خوشی میں ہم سب باہر چلیں گے... ایمان خوشی سے نحال ہوتی بولنے لگی...

بیٹا آپ جانتی ہیں نہ آپ کے پاپا گھر سے نکلنے سے منع کرتے ہیں پھر آپ وہی ضد کیوں کرتی ہیں..

ماما میں روز روز تو نہیں کہتی نہ آج خوشی کا دن ہے اسی لیے سیلیبریٹ کرنا چاہتی ہوں مریم کے جانے کے بعد تو آپ لوگوں نے گھر کو مردہ خانہ بنا لیا ہے کچھ بھی اچھا نہیں ہوتا گھر میں ایمان آنسو صاف کرتی اپنے کمرے کی جانب چلنے لگی

ایمان میری بات سنو بیٹا... وہ اسے آوازیں دیتی رہیں لیکن وہ سنی ان سنی کرتی چلی گی... ماما اگر آپ اس طرح سے کریں گیں تو وہ باغی ہو جائے گی آپ لوگوں سے منتفر ہو جائے گی کم از کم فیملی کے ساتھ تو انہیں باہر جانے کی اجازت دیں اس طرح سے قید کریں گے تو

وہ اڑان بھرنا کا سوچے گی اور ایمان چھوٹی نہیں ہے اسے سمجھ آتی ہے کہ ہم کیوں ان دونوں پر پابندی لگاتے ہیں آپ زرا پاپا سے بات کریں اور آج ہم سب باہر چلیں گے۔ تم تو جانتے ہو جب سے مریم گئی ہے مانو گھر کی خوشیاں بھی ساتھ لے گئی... وہ مایوسی سے بولیں

ماما خوشیوں کو ہم نے خود دور کیا ہے ایمان نے سہی کہا ہم ابھی تک مریم کے جانے کا سوگ منا رہے ہیں مریم کی وجہ سے ان کی خوشیوں کو بھی نظر انداز کر رہے ہیں اس میں ان کا کیا قصور جو قصور وار تھی اس کی یاد میں آپ آنسو بہاتی ہیں وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ہر خوشی کو خود پر حرام کر لیں وہ بچیاں ہیں ابھی ان کی عمر ایسے کیسز دیکھنے کی نہیں ہے جو انہیں اس چیز کے ساتھ سٹک کر دیں اس طرح ان کے دماغ پر برا اثر پڑے گا انہیں تھوڑی سپیس دیں اور تھوڑی سی آزادی بھی جہاں جانا ہوگا میں دونوں کے ساتھ رہوں گا لیکن انہیں قیدی مت بنائیں.... عجیب چہرے پر خفگی طاری کیے بولا

ٹھیک کہ رہے ہو میں بات کرتی ہوں تمہارے پاپا سے... وہ مطمئن سے انداز میں اٹھتیں

ہو نہیں بولیں...

خالہ میں سوچ رہی ہوں کہ دو بہنیں گھوم آؤ... نور رک رک کر بول رہی تھی

لو اس میں سوچنے والی کیا بات ہے تمہارا جب دل کرے شایان کے ساتھ گھوم پھر آنا
ویسے بھی میں تو خود چاہتی ہوں تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارو تاکہ ایک
دوسرے کو سمجھ سکو...

نور شرمندہ شرمندہ سی تھی کیونکہ اسے نادیہ سے جھوٹ بولنا پڑ رہا تھا ان سے چھپا کر وہ اتنا
بڑا قدم لینے جا رہی تھی...
نادیہ اٹھ کر چلیں گئیں...

میں نے سوچ لیا ہے تو اب ایسا کروں گی بھی ضرور شایان میں آپ کو آپ کی خوشیاں
ضرور لوٹاؤں گی جو میرے باعث کھو گئیں ہیں... نور پر عزم سے سوچنے لگی
اور میں

ایک ہلکی سی ٹیس اٹھی
میرا ہوجائے گا کچھ بھی لیکن بس شایان خوش رہیں پہلے کی طرح... نور خود کو نظر انداز کرتی
ہوئی اپنے آپ کو بہلانے لگی

آفاق اور شایان گر لڑکا بج کے باہر کھڑے تھے...

بھائی دیکھیں زرا لڑکیاں تو ایسے نکل رہی ہیں جیسے فِنائِل ڈالنے کے بعد کپڑے نکلتے ہیں... آفاق شرارتی مسکراہٹ لیے بولا

شایان نے قہقہہ لگاتے ہوئے اس کی کمر میں دھپ لگائی...

سدھر جا... گر لڑکا بج سے لڑکیاں نہیں تو کیا لڑکے نکلیں گے...

بگڑا تو اب ہوں اتنے سالوں سے سدھر ہی ہوا تھا... آفاق منہ بناتے ہوئے بولا

آفاق تمہارا شادی کا ارادہ کیا ہے؟

آفاق کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا پہلے والی شوخی کہیں غائب ہو گئی...

کیا ہوا خاموش کیوں ہو گیا...

دونوں نے اس وقت سن گلاسز لگا رکھے تھے...

بھائی جس منزل تک جانا ہی نہیں تو پھر اس کا راستہ بھی کیوں پوچھنا... آفاق کہتے ہوئے

www.urdu novels mania.com

دوسری جانب دیکھنے لگا

یہ کیا بات ہوئی تم شادی کرو گے ہی نہیں کیا؟؟ شایان حیران ہوتا اسے گھورنے لگا

جی میں شادی نہیں کروں گا کبھی نہیں...

تم ساری زندگی جوگی بن کر گزارنا چاہتے ہو؟؟

کس نے کہا میں جوگی بن رہا ہوں بس میں وہ مقام کسی اور کو نہیں دے سکتا...

یار کوشش کر کے دیکھو مام کی ٲو حسرت ہی رہ جائے گی دھوم دھام سے اپنے بیٲوں کی شادی کرنے کی

بھائی شادی کرنے کو میں کر ہی لو لیکن میں اس لڑکی کے ساتھ غلط نهیں کرنا چاہتا میں اس کا حق نهیں مارنا چاہتا اس بے قصور کی زندگی کیوں خراب کروں دل میں کوئی اور ہو اور نظروں کے سامنے کوئی اور یہ منافقت مجھ سے نهیں ہوگی... وہ قطعیت سے بولا

شایان بھی اس کی بات سے اتفاق کرتا تھا اسی لیے خاموش ہونا بہتر سمجھا

یار مجیب کو کال کر کے ٲوچھ ایمان آج کالج آئی بھی ہے یا نهیں... شایان نے اپنا شک دور کرنے کے لیے کہا

آفاق سر ہلاتا مجیب کا نمبر ملانے لگا...

ہیلو مجیب یا روہ ایمان آج کالج نهیں آئی ہم ویٲ کر رہے تھے اس کا؟؟

اووہ اچھا ٹھیک مبارک ہو...

چلو میں گھر چکر لگا لیتا ہوں کوئی مسئلہ نهیں...

کہ کراسنے فون رکھ دیا اور شایان اس کے گفتگو کے انداز سے ہی بھانٲ گیا کہ وہ نهیں آئی

اسی لیے گاڑی میں بیٹھ گیا...

اس کا آج رزلٹ تھا اسی لیے نهیں آئی...

گھر لے چلیں پھر میں شام میں چلا جاؤں گا ان کی طرف...
شایان اثبات میں سر ہلاتا گاڑی ریورس کرنے لگا...

شاہ حیات جو کہ مریم کے پاس ہیں ان کا ایک ہی بیٹا ہے از میر جو اکثر و بیشتر ان کے ساتھ
آفس میں کام کرتا پچس چھبیس سال کا خوش شکل نوجوان ہے
زیادہ تر شاہ صاحب خود ہی سنبھال رہے تھے کیونکہ ان کے پاس تجربہ تھا اور از میر کو ابھی
سیکھنے کی ضرورت تھی ان کی بیوی کا انتقال از میر کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا یوں انہوں
نے اکیلے اس کی پرورش کی....

دیکھنے میں تو آپ مہنتی لگ رہیں ہیں... از میر اس کے سامنے ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو
گیا
جی سر آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی..

سوچ لیں... وہ بغور مریم دیکھتے ہوئے بولا

جی جی میں آپ کی امیدوں پر پوری اتروں گی.. چلیں یہ تو وقت بتائے گا کہ آپ کتنی
فرما نبردار ثابت ہوتی ہیں.. وہ معنی خیزی سے کہتا کہیں میں چلا گیا...

مریم کو اس کی نظریں کچھ عجیب سی معلوم ہوتیں
یوں دیکھتا ہے جیسے بندے کے اندر کیا چل رہا وہ بھی معلوم کر لے گا... مریم الجھن کا شکار
ہو گئی...

رات میں شایان، نور، نادیہ اور آفاق چھوٹے ماموں کی فیملی کے ساتھ ڈنر کرنے گئے یہ ڈنر
ایمان کی کامیابی پر رکھا گیا...

ایمان کے چہرے سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی وہ بہت خوش تھی تھینک یو سوچ
ماما... وہ ماں کے گلے لگتی ہوئی بولی
وہ پرسکون سی مسکرا دیں..

ویکم میری جان اب تو آپ کو شکایت نہیں ہے نہ؟
بلکل بھی نہیں... ایمان مسکراتی ہوئی بولی

سب بے فکر ہو کر باتیں کر رہے تھے شایان نور کے ساتھ بیٹھا تھا صرف وہی تھا جو فکر مند
دکھائی دے رہا تھا نور اس بات کا نوٹس لے چکی تھی اور اب گھر جانے کی منتظر تھی تاکہ
شایان سے وجہ معلوم کر سکے....

گھر پہنچتے ہی شایان مام کے ساتھ ان کے کمرے میں چلا گیا..

جی مام؟؟

شایان ان کے بولنے کا منتظر تھا

تم نے بات کی آفاق سے؟؟ وہ مدعے پر آئیں

جی کی تھی لیکن توقع کے عین مطابق اس کا جواب تھا

کیا؟؟ جاننے کے باوجود وہ پوچھ بیٹھیں

وہی جو میں نے کہا تھا آپ سے..

وہ اداس ہو گئیں

آپ فکر مت کریں اسے کچھ وقت دیں سنبھلنے کا اور خود کو سنبھالنے کا اتنی جلدی وہ کبھی

راضی نہیں ہوگا اور اگر زبردستی کی تو خوش نہیں رہ سکے گا اس کے ساتھ ساتھ کسی اور کی بھی

زندگی خراب کرنے سے بہتر سے کچھ وقت انتظار کیا جائے چیزیں ٹھیک ہونے تک..

www.urdu novelsmania.com

وہ اثبات میں سر ہلانے لگیں

ایک اور بات شایان... وہ جانے لگا تو نادیدہ بولیں

جی بولیں

بیٹا میاں بیوی جو ہوتے ہیں نہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی ہوتے ہیں اس لیے اپنا دکھ کسی باہر والے سے بانٹنے کے بجائے اپنی بیوی سے بانٹو وہ سب سے اچھی ہم راز ثابت ہوتی ہے اس جیسی وفاداری تمہیں دنیا میں نہیں ملے گی میری باتوں پر غور کرنا جیسے ہی شایان کمرے میں آیا نور اس کے پیچھے پڑ گئی...

شایان کیا کوئی مسئلہ ہے ؟؟؟

نہیں تمہیں کس نے کہا ؟؟؟

بس مجھے ایسا لگا... نور مایوسی سے سر جھکاتی ہوئی بولی

میں آفاق کی وجہ سے پریشان تھا

کیا ہوا اسے وہ ٹھیک ہے ؟؟ نور کے انداز سے فکر واضح تھی

ٹھیک ہے وہ تو دراصل مام چاہ رہیں تھیں کہ وہ شادی کر لے لیکن ابھی وہ رضامند نہیں

www.urdu novelsmania.com

ہے.....

اووہ تو یہ بات تھی ہاں وہ فلحال شادی نہیں کرے گا خالہ سے کہنا اسے مجبور مت کریں

ساری زندگی کا سوال ہے...

بلکل میں نے بھی یہی کہا ہے

اس طرح اس بے چاری کی بھی زندگی برباد ہوگی جب آفاق اسے وہ توجہ نہیں دے پائے گا جس کی وہ حقدار ہے...

شایان کے چہرے پر مسکراہٹ ریگ گئی...
کیا ہوا؟؟ نور اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر بولی
میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری سوچ میری سوچ سے کافی ملتی ہے ورنہ میں تو تمہیں بدھو سمجھتا تھا...

شایان میں بدھو تو نہیں ہوں... نور برا مان گئی
ہا ہا ہا چلو اب تو دور ہو گئی نہ غلط فہمی...
شایان کو کچھ دیر پہلے کی گئی مام کی بات یاد آ گئی...
نور؟؟ وہ پر سوچ انداز میں بولا
جی؟؟

میں سوچ رہا تھا اپنا بزنس یہاں شفٹ کر لوں۔
لیکن کیوں؟؟

نور میں نے آفس جا کر میرا کوکال کی تم

یقین نہیں کرو گی میں دو گھنٹے اس کی منتیں کرتا رہا معافیاں مانگیں لیکن اس لڑکی پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا...

نور کے چہرے پر دکھ نے احاطہ کر لیا

اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو یوں مجھے چھوڑ کر کسی اور کا ہاتھ تھا مناتا آسان نہ ہوتا اس کے لیے اب جب کہ وہ فیصلہ کر چکی ہے تو میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی میں کسی میرا کو جانتا ہوں... شایان کے لب ہل رہے تھے اور نور کی نظر اس کی آنکھوں پر جمی تھی جہاں تکلیف کے آثار نمایاں تھے نور سمجھ چکی تھی کہ وہ دل سے ایسا نہیں چاہتا لیکن اب چارہ بھی کوئی نہیں تھا اس کے سوائے...

شایان آپ ٹھیک ہے؟؟؟ شایان خاموش ہوا تو نور بولی

ہاں نور میں بالکل ٹھیک ہوں... شایان نے مسکranے کی کوشش کی لیکن مسکranہ سکا

کافی پیئے گے؟؟؟ نور کھڑی ہوتی ہوئی بولی

تمہیں کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ مجھے ضرورت ہے؟؟؟ شایان حیران ہوتا اسے دیکھنے لگا...

نور مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی

آئیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں؟؟؟ از میر نے آفر کی

نہیں میں خود چلی جاؤں گی تھینکس..

مریم سر جھکا کر چلنے لگی

ارے میں تو اسی لیے کہ رہا ہوں کہ آپ اکیلی ہیں اور آج لیٹ ہو گیا آفس میں تو آپ کا یوں

تنہا جانا مناسب نہیں خوبصورت ہیں، جوان بھی آپ سمجھ رہیں ہیں نہ...

مریم نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

آپ کی پیش کش میرے لیے ہی کیوں باقی سٹاف بھی تو ہے ؟؟

بلکل سہی فرمایا آپ نے بہت سا سٹاف ہے لیکن میں نے آپ کی پروفائل چیک کی تھی

اسی وجہ سے آپ کو بولا... وہ باقاعدہ مریم کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا

دیکھیں میں مینج کر لوں گی آپ پریشان مت ہوں... مریم کی ہتھیلیوں پر پسینہ آنے لگا

چلیں ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی... کہتے ساتھ ہی وہ اپنی گاڑی کی جانب مڑ گیا

مریم تیز تیز قدم اٹھاتی چلنے لگی آج اس کی رفتار معمول سے زیادہ تھی...

وہ روڈ کراس کرنے کے لیے کھڑی تھی جب ایک بائیک اس کے سامنے رکی اور مریم کا

پرس چھین کر زن سے آگے نکل گئی...

مریم ان کے پیچھے لپکی....

میرا پرس رکو....

لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے...


مریم آنکھوں میں پانی لیے اس سمت دیکھنے لگی آج ہی اس نے باس سے بات کر کے ایڈوانس میں کچھ رقم لی تھی اور اب وہ پھر سے خالی ہاتھ تھی

یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے اگر صرف میری بات ہوتی تو میں اسی میں اکتفا کر لیتی لیکن یہ جو جان مجھ میں پل رہی ہے اسے کیسے بھوکا رہنے دو... آنسو ٹپ ٹپ اس کے گال کو بھگونے لگے وہ ارد گرد سے بیگانہ اپنی سوچ میں گم تھی...

Don't copy without my permission!!!!

#تم۔بن۔جینا۔ممکن۔نہیں

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

#حمزہ۔تنویر 

قسط نمبر 11

ازمیر کی گاڑی مریم کے پاس سے گزری تو اس کی نظر مریم پر پڑی اس نے گاڑی ریورس کی.. لیکن مریم کو تو شاید خود کی بھی ہوش نہ تھی وہ ابھی تک صدمے میں تھی جب کھانے کو ایک لقمہ نہ ہوا اور پیٹ خالی ہو تو انسان اسی طرح ہو جاتا ہے آج مجھے ان غریبوں کا احساس ہو رہا ہے جو سارا دن کام کرنے کے بعد بھی اپنے بچوں یا بیوی کے لیے گھر میں کچھ نہیں لے جاتے کیا گزرتی ہے ان پر کوئی مجھ سے پوچھ کر دیکھے کتنی تکلیف ہوتی ہے اور آپ ان بھی نہیں کر سکتے

یہ دنیا اتنی ظالم ہے شادی بیاہ، تقریبات میں کڑوروں روپے کا ضیاع کر دے گی لیکن کسی غریب کو دیتے ہوئے ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے کاروبار نقصان میں چلے جاتے ہیں خود غریب ہو جاتے ہیں

آج کل کے انسان کے پاس گھر تو بہت بڑا ہے لیکن دل بہت چھوٹا کسی کو دینے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتے لیکن کسی سے لینے کے لیے سب سے پہلے موجود ہوتے حیرت کی بات ہے نہ ہم مرنے والے انسان کے نام پر دیگیں چڑھا دیتے ہیں لیکن زندہ انسان کو ایک وقت کا کھانا نہیں کھلا سکتے انہیں مرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں ایسا مذہب تو نہیں ہے ہمارا جہاں انسانیت ہی نہ ہوں جانوروں کو پالتے ہیں اور انسانوں کو دھتکارتے ہیں صرف

اسی لیے کیونکہ وہ غریب ہیں اگر غریب ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ انسان نہیں انہیں جینے کا حق نہیں.... آنسو متواتر اس کے چہرے کو بھگور رہے تھے...

مریم؟؟؟

مریم کو مردانہ آواز سمیت اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا گمان ہوا...

وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی لیکن از میر کو دیکھ کر کچھ سنبھل گئی

کیا ہوا آپ اس حال میں یہاں کیا کر رہیں ہیں؟؟؟ وہ پریشانی سے گویا ہوا

وہ میرا میرا بیگ لے گئے... مریم سے الفاظ نہیں بن رہے تھے

کون کہاں ہیں؟؟؟ وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا

چلے گئے... مریم مایوسی سے بولی

آپ کا کوئی ضروری سامان تھا بیگ میں؟؟؟

جی میری پے تھی جو آج ہی سر نے مجھے دی تھی...

اچھا آپ ایسا کریں گاڑی میں بیٹھیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں...

مریم کو پہلے ہی افسوس ہو رہا تھا اس کے ساتھ نہ جانے پر اب مزید نقصان کی وہ حامل نہ تھی

اسی لیے چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی....

آپ مجھے ایڈریس بتادیں... وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے بولا

مریم نے اسے راستہ سمجھا دیا

آپ ایسا کریں پہلے میرے گھر چلیں اور کچھ کھالیں پھر میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دوں گا میرا گھر آپ کے گھر سے پہلے آتا ہے...

مریم خاموشی سے ونڈا سکرین سے باہر دیکھ رہی تھی...

ازمیر نے اس کی خاموشی کو مثبت جواب سمجھا اور اپنے گھر لے گیا...

مریم اس بڑے سے بنگلے کو دیکھنے لگی جس کے پورچ میں ابھی ابھی ازمیر نے گاڑی روکی..

مریم خاموشی سے اس کی تقلید کرنے لگی وہ مریم کو ڈرائیونگ روم میں لے آیا مریم ڈرائیونگ

روم کا جائزہ لینے لگی بہترین قسم کے صوفے کمرے کے وسط میں چھوٹا سا فائونٹین اعلیٰ قسم

کے قالین پر دے ہر چیز اپنی قیمت خود بیان کر رہی تھی کبھی وہ بھی اسی طرح شان و شوکت

سے رہتی تھی اور آج اس حال میں سچ کہتے ہیں وقت کا کسی کو معلوم نہیں ہوتا وہ بھی خدا کی

پکڑ میں آگئی تو ہر چیز کی قدر ہو رہی تھی....

وقت، انسان اور حالات کبھی ایک جیسے نہیں رہتے...

ازمیر نے ملازم کو کھانے کا حکم دیا اور خود مریم کے سامنے بیٹھ گیا...

آپ یہاں اکیلی کیوں رہتی ہیں امی مین فیملی کے ساتھ کیوں نہیں...

جن کا کوئی نہیں ہوتا وہ تنہا ہی ہوتے ہیں..

سُڑیج بلکل اکیلی ہیں آپ...

ملازم نے کھانا ٹیبل پر رکھ دیا

شروع کریں... وہ ہاتھ کے اشارے سے بولا

واش روم کہاں ہے؟؟

یہاں... وہ بانیں جانب موجود دروازے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا

مریم اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے چلی گئی...

کھانا کھاتے ہوئے بار بار اس کی آنکھوں میں نمی جمع ہو رہی تھی

کتنا وقت بیت گیا اس نے اچھا کھانا دیکھا تک نہیں تھا آج اسے خدا کی دی گئی نعمتوں کی

قدر آرہی تھی جنہیں وہ بے دریغ ضائع کرتی تھی اب ایک ایک چیز کو ترس رہی تھی چیز ہو یا

انسان قدر نہ کرو تو چھن ہی جاتی ہے اور کھونے کے بعد ہی قدر آتی ہے....

شکریہ آپ کا بہت اور اب آپ مجھے چھوڑ آئیں گھر... مریم ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی

بولی

وہ مریم کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا

یہ لڑکی کبھی خوبصورت سی اپنا خیال رکھنے والی لگتی تو کبھی زمانے کی گردش میں پسنے والی

مظلوم ناجانے کون سے راز وہ اپنے اندر دبائے بیٹھی تھی..

وہ سوچتے ہوئے کھڑا ہوا...

یہ رکھ لیں آپ... وہ کچھ پیسے مریم کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا

نہیں میں یہ نہیں لے سکتی... مریم نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی

میں آپ پر احسان نہیں کر رہا بس ایک دوست سمجھ کر مدد کر رہا ہوں آپ بھی ایک دوست کی حیثیت سے رکھ لیں...

نہیں آپ نے پہلے ہی میری بہت مدد کی ہے اور میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں اس کے لیے لیکن یہ میں نہیں رکھ سکتی.. وہ قطعیت سے بولی

ابھی میں اتنی بھی لاچار یا مجبور نہیں ہوئی کہ اس طرح سے پیسے لوں کسی سے نہیں میری عزت نفس یہ گوارا نہیں کرتی... مریم خود سے سرگوشیاں کرنے لگی..

آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں میں تو اس لیے....

پلیز سر میں نہیں لے سکتی اگر آپ مجھے ڈراپ نہیں کرنا چاہتے تو بتا دیں میں خود چلی جاؤں گی... وہ سر دھری سے بولی

نہیں نہیں ایسا نہیں ہے آئیں... وہ پیسے والٹ میں واپس رکھتے ہوئے بولا

چند دن یونہی گزر گئے نور آفاق کے ساتھ بیٹھی تھی..

آفاق میں کیا سوچ رہی ہوں کہ...

مجھے کیا پتہ کیا سوچ رہی ہو؟؟؟ آفاق مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

نور خفگی سے اسے دیکھنے لگی

پہلی پوری بات تو سن لو..

اچھا جی سنائیں... آفاق کشن گود میں رکھتے ہوئے بولا

شایان میرا کی وجہ سے کافی ڈسٹرب رہتے ہیں...

تو؟؟ آفاق فوراً بولا

تو یہ کہ میں سوچ رہی تھی میرا سے بات کر کے دیکھوں... نور چور نظروں سے اسے دیکھتی

ہوئی بولی

یہ جو آپ سوچ رہیں ہیں نہ بند کر دیں ایسا سوچنا خبردار اگر آپ نے اس چڑیل کو بھائی کی

زندگی میں واپس لانے کی کوشش کی تو..

لیکن...

لیکن ویکن کچھ نہیں آپ پاگل ہو گئی ہو کیا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے جا رہی ہو... آفاق کو

حیرت ہو رہی تھی..

شایان میرے لیے خود سے پہلے ہیں...

چپ کر کے اپنے کمرے میں چلی جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا...

نور منہ بناتی اٹھ گئی

کیا ہوا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟؟؟

بیگم میں ایمان کو لے کر پریشان ہوں...

خیریت؟؟؟ انہیں تشویش ہوئی

تمہیں وہ سیالکوٹ والے بھائی صاحب یاد ہیں نہ؟؟؟

جی جی جنہوں نے ایمان کو مانگا تھا اپنے بیٹے کے لیے...

انہوں نے اب انکار کر دیا ہے... وہ ادا سی سے بولے

لیکن کیوں بھلا یہ کیا بات ہوئی اتنے سال سے ان کی بیگم تنگ کر رہیں تھیں کہ منگنی کرو اور

اب انکار کر دیا....

مریم کی وجہ سے وہ کہتے جس گھر کی ایک بیٹی ایسی ہے اس گھر کی باقی بیٹیاں نا جانے کیسی

ہوں گی...

خدا جانے یہ آزمائش کب اپنے انجام کو پہنچے گی... وہ آرزوگی سے بولیں...

مجھے تو لگتا ہے ہمیں ختم کر کے ہی دم لے گی نا جانے کون سی کوتاہی مجھ سے سرزد ہو گئی جس کی اتنی بھیانک سزا مل رہی ہے... وہ آنسوؤں کو روکتے ہوئے بولے

صحیح کہ رہے ہیں آپ مریم ہمارے لیے ایک نہ ختم ہونے والی آزمائش بن گئی ہے کبھی سوچا نہ تھا کہ جسے اتنے نازوں سے پالا ہے وہ یہ دن دکھائے گی اولاد کے دکھ بہت گہرے ہوتے ہیں جنہیں بھرنے کے لیے ساری زندگی بھی کم پڑ جاتی....

خیر چھوڑیں اللہ مالک ہے آخر ایمان کا جوڑ تو بنایا ہی ہو گا نہ اس ذات نے تو وسیلہ بھی بنا دے گا آپ فخر مت کریں... وہ انہیں تو تسلی دے رہے تھے لیکن خود اپنے دل کو نہیں تسلی دے پائے...

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ماما میں نے فلائٹ کا نفرم کروالی ہے دوپہی کے لیے...

شایان تم پھر سے جا رہے ہو؟؟؟ انہیں شک لگا

جی لیکن اب صرف کچھ وقت کے لیے سب کچھ وائسٹاپ کرنا ہے زیادہ وقت نہیں لگاؤں گا...

اور بیٹا نور؟؟؟

جی وہ بھی میرے ساتھ جائے گی آپ فکر نہیں کریں مجھے قدر ہے نور کی... شایان نارمل انداز میں بول رہا تھا

مجھے خوشی ہے شایان دیر سے ہی سہی تمہیں نور کی قدر تو آگئی...

جی ماما وہ بیوی نہ سہی لیکن ایک بہترین ساتھی ضرور ثابت ہوئی ہے پھر میں بے سوچا کہ وہ ٹھکرائے جانے کی حقدار نہیں کم از کم عزت تو اسے ملنی چاہیے... نادیدہ نے شایان کی پیشانی چومی...

اچھا میں چلتا ہوں پھر ابھی پیکنگ بھی کرنی ہے... شایان اٹھتے ہوئے گویا ہوا نور؟ شایان کمرے میں آتا ہی متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے بولا واش روم کا دروازہ بند تھا شایان صوفے پر بیٹھ گیا... نور باہر نکل کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی... نور پیکنگ کر دو میں دوبئی جا رہا ہوں...

نور کے دل میں ٹیس اٹھی چاہتی تو وہ بھی یہی تھی لیکن وہ بھی اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی... جی اچھا ابھی کر دوں؟؟؟

ہاں ابھی کر دو... شایان سے نور کے چہرے کی ادا سی چھپ نہ سکی پوچھو گی نہیں کون کون جا رہا ہے؟؟؟

نور کب بورڈ کھول کر کھڑی تھی..

جب جانتی ہوں کہ آپ نے جانا ہے پھر پوچھنے کا کیا مطلب... نور سنجیدگی سے بولی
مطلب تم میرے کپڑے پہنو گی؟؟؟

بیگ میں کپڑے رکھتے نور کے ہاتھ رک گئے... نور نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا جو مسکرا رہا تھا
تم بھی میرے ساتھ جاؤ گی... شایان چلتا ہوا اس کے سامنے آ کر
نور شدہ سی آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھنے لگی...

آپ مذاق کر رہے ہیں نہ؟؟؟ وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی
بلکل بھی نہیں اچھا چلو یہ ٹکٹس دیکھ لو... وہ نور کے ہاتھ میں ٹکٹس پکڑاتے ہوئے بولا
نور کے الفاظ دم توڑ گئے وہ بولنا چاہتی تھی لیکن بول نہیں پائی...

اب یہ رونے کا سین بعد میں کرنا ابھی جلدی سے پیکنگ کر لو اس کے بعد خالہ سے ملنے بھی
جانا ہے ورنہ کہیں گی نور کو ملنے بھی نہیں دیا ہم سے... شایان بولتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا.....

نور کو اس کا کتیرنگ انداز بہت اچھا لگا وہ پلک جھپکے بنا اسے دیکھنے لگی

شایان آپ بولتے ہوئے کتنے اچھے لگتے ہیں نہ... نور آہستہ سے بولی...

سوری میں نے سنا نہیں... شایان موبائل سے نظریں ہٹاتے ہوئے بولا..

کچھ نہیں... نور نفی میں سر ہلاتی اپنے کام میں لگ گئی....

شایان اپنا درد چھپانے میں ماہر تھا اس کے چہرے سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اس کے اندر کیا ہل چل ہو رہی ہے...

نور نے شایان کو دیکھا تو وہ اپنی آنکھ کا گوشہ صاف کر رہا تھا اس سے پہلے کہ شایان نور کو دیکھتا نور نے اپنی نظروں کا زواہ بدل لیا... شایان میں آپ کو آپ کی خوشیاں لوٹا کر رہوں گی پھر چاہے مجھے اپنا گھر کیوں نہ اجاڑنا پڑے...

دو گھنٹے بعد وہ دونوں نور کے گھر بیٹھے تھے....

بھی یہ اچانک کیسے پروگرام بن گیا؟؟؟ صفر صاحب شایان کی جانب دیکھتے ہوئے بولے

ماما کہتی ہیں کہ پاکستان آؤ اور بزنس دو سنی بلاتا ہے اسی لیے اب پیک اپ کرنے جا رہا ہوں

تو سوچا نور کو بھی ساتھ لے جاؤ...

نور امی کے ساتھ محو گفتگو تھی

یہ تو بہت اچھی بات ہے ویسے بھی پردیس کتنا ہی کیوں نہ اچھا ہوا اپنے ملک والی بات نہیں ہوتی..

جی یہ تو بجا فرمایا آپ نے بس اسی لیے یہاں شفٹ کرنے کا سوچ لیا...

بیگم کھانا لگائیں بچے آئیں ہیں آپ کی تو برائیاں ہی ختم نہیں ہو رہیں...

نور اور شایان مسکرانے لگے...

وہ خشکی سے انہیں دیکھتی ہوئیں بولیں

برائیاں تو نہیں کر رہے ہم بس آپ حسد کرتے ہیں کہ نور کو مجھ سے زیادہ لگاؤ ہے...
کہتی ہوئی کچن میں چلی گئیں...

ہماری ابھی تک اس بات پر لڑائی ہوتی ہے کہ نور میرے زیادہ قریب ہے... وہ آنکھ
مارتے ہوئے بولے

شایان نے مسکرا کر انے پر اکتفا کیا
شایان نے نور کو اشارہ کیا اور وہ سمجھ گئی...

امی کھانا مت لائیں ہم ڈنر کر کے نکلے تھے... نور کچن میں جاتی ہوئی بولی...
لو بھلا ایسے کیسے جانے دیں تمہیں...

تو کھانے سے کیا ہو جائے گا ویسے بھی شایان ڈائنٹ کا بہت خیال رکھتے ہیں...
لیکن... انہوں نے احتجاج کرنا چاہا

ہم بس ملنے آئے ہیں کھان پھر کبھی کھالیں گے

اچھا بھی نہیں کھلاتی کھانا بس... وہ ہاتھ اٹھاتی ہوئیں بولیں

نور کبھی تم نے سوچا تھا کہ شایان تمہارا ہمسفر بنے گا جسے تم نے ہزاروں لقب سے نوازا

تھا...

نور کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی
 واقعی میں امی میں نے نہیں سوچا تھا کہ یہ مسٹر کھڑوس میرے سر تاج بنیں گے
 وہ بھی نور کے ساتھ مسکرانے لگیں...

ایک ہفتہ گزر چکا تھا انہیں دو بی آئے لیکن نور ابھی تک میرا سے کانٹیکٹ نہیں کر سکی تھی
 وہ ہر وقت اسی پریشانی میں مبتلا رہتی اگر اسے موقع ملا تھا تو وہ گنونا نہیں چاہتی تھی..
 پلیز اللہ پاک مجھے میرا سے ملو ادیں ورنہ میں کبھی خود سے نظریں نہیں ملا سکوں گی میں اتنی
 خود غرض نہیں ہوں کہ اپنی خوشیوں کے واسطے شایان کی خوشیوں کی قربانی دے دوں...
 نور شایان کا لیپ ٹاپ چیک کرنے لگی لیکن اسے تو پاسورڈ ہی معلوم نہیں تھا... نور مایوس
 ہو کر بیٹھ گئی...

www.urdu novelsmania.com

از میر مریم کے آگے پیچھے رہتا اور مریم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیوں اس کی مدد کرتا ہے
 لیکن مریم اسے نظر انداز کرتی جس حد تک ممکن ہوتا...
 آج پھر سے آفس سے نکلتے ہوئے وہ مریم کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا...
 مریم سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی...

ڈنر پر چلیں گیں میرے ساتھ؟؟؟

سوری... کہ کر مریم سائیڈ سے نکل گئی...

ارے میں کوئی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں... وہ مریم کے ساتھ چلنے لگا

اور میں اچھے سے جانتی ہوں جو کچھ ڈیٹس پر ہوتا ہے بچی نہیں ہوں میں... مریم تڑخ کر بولی

لگتا ہے آپ جا چکی ہیں پہلے ڈیٹ پر...

مریم رک کر اسے کڑے تیوروں سے دیکھنے لگی...

میرا مطلب وہ نہیں تھا

وہ پھر سے چلنے لگی

دیکھیں آپ مجھے جانتی ہیں میں ایک

عزت دار فیملی سے ہوں آپ کی عزت کو خراب کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا...

اتنی صاف گوئی پر مریم حیران رہ گئی

اگر آپ کو اپنا ٹائم پاس کرنا ہے تو کسی ایسی لڑکی سے رابطہ کریں جو اس کام میں انٹر سٹڈ ہو

مجھے اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں سو پلیز میرا راستہ مت روکا کریں آپ... مریم اس کے

سامنے ہاتھ جوڑتی ہوئی بولی

پلیز آپ یہ سب مت کریں میں آئندہ سے خیال رکھوں گا لیکن جب بھی آپ کو کوئی مدد درکار ہو تو آپ سب سے پہلے مجھے یاد کریں گیں...

جی شکریہ...

کہ کر مریم سبک رفتاری سے چلنے لگی

راستے میں وہ ایک دکان پر اپنے لیے ناشتہ لینے چلی گئی...

پیسے پکڑتے ہوئے دکاندار نے مریم کا ہاتھ بھی پکڑ لیا...

اس وقت دکان میں اور کوئی گاہک یا ملازم نہیں تھا

وہ کمینگی نظروں سے مریم کو دیکھ کر ہنس رہا تھا

مریم اپنا ہاتھ چھڑواتی شاہ پر اس کے منہ پر مار کر باہر بھاگ گئی...

گھر پہنچ کر مریم نے دروازہ بند کیا اور کمرے کو بھی لاک لگایا

وہ روتی ہوئی بار بار اپنا ہاتھ رگڑ رہی تھی اسے لگ رہا تھا اس کا ہاتھ ابھی تک اس آدمی کی

گرفت میں ہے

مریم بار بار صابن سے اپنا ہاتھ دھونے لگی نا جانے کون سی گندگی تھی جو وہ صاف کرنے کی

کوشش کر رہی تھی مریم کو اپنے وجود سے نفرت ہونے لگی تھی

صابن ختم ہو گیا لیکن وہ غلاظت جوں کی توں برقرار تھی... مریم بے بسی سے زمین پر بیٹھ گئی

اسے آفاق یاد آنے لگا جو اکثر مریم کو کہتا کہ وہ نور کی طرح گھر سے نکلتے ہوئے سر پر دوپٹہ لیا کرے...

آفاق تم کتنے دقیانوسی ہونہ میں نہیں لے سکتی یہ دوپٹہ وغیرہ... مریم ناک منہ چڑھائے بولی سمجھ تو اسے اب آیا تھا کہ سر ڈھانپنے سے عورت اللہ کی امان میں رہتی ہے سر اس لیے ڈھانپا جاتا ہے تاکہ اپنی عزت کی حفاظت کی جائے...

ہائے لیکن افسوس ساری باتیں بعد میں ہی کیوں سمجھ آتی ہیں جب وقت ہوتا ہے تب انسان اتراتا پھرتا ہے اور جب وقت منگل جاتا ہے پھر بس پچھتا تا ہے...

انسان نصیحت سے نہیں ٹھوکر سے جب دل پر چوٹ لگتی ہے پھر سمجھتا ہے کیونکہ جو سبق دنیا سکھاتی ہے وہ ہمیشہ یاد رہتا ہے

ساری زندگی پڑھنے میں گزار دیتے ہیں لیکن جو سبق زمانہ سکھاتا ہے تو کسی کتاب میں موجود نہیں جسے دوسرے الفاظ میں تجربہ کہتے ہیں

نور تمہاری امی کا فون ہے بات کر لو...

شایان اپنا فون نور کو تھماتے ہوئے بولا اور خود باہر چلا گیا

نور نے کال بند کی تو اس کے دماغ میں جھماکا ہوا وہ جلدی سے کانٹیکٹ لسٹ چیک کرنے لگی اور عین توقع کے مطابق میرا کا نمبر اسے مل گیا...
 نور باہر دیکھتی جلدی سے اپنے موبائل میں نمبر سیو کرنے لگی
 نور اٹھ کر باہر گئی اور شایان کو اس کا موبائل واپس کر دیا...
 شایان نے مسکراتے ہوئے پکڑ لیا

نور تمہیں مجھ سے شکایت تو نہیں کہ میں نے تمہیں گھر میں قید کر دیا ہے؟؟ نور جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ شایان کی آواز نے اس کے قدم روک دیئے
 نہیں شایان میں جانتی ہوں آپ کام کے سلسلے میں آئے ہیں اس لیے مجھے کوئی شکایت نہیں.....

میں کوشش کر رہا ہوں کہ جلد از جلد اپنا کام ختم کر کے تمہیں گھمانے کے لیے لے جاؤں
 لیکن میری غیر موجودگی میں کافی چیزیں خراب ہو چکی ہیں جس کے باعث میں کام میں پھنس گیا ہوں...

کوئی بات نہیں شایان آپ اطمینان سے اپنا کام کریں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے...
 نور کی بات پر شایان مسکرانے لگا

اللہ نے مجھے ایسی صابر بیوی دی ہے شایان دل میں سوچتا ہوا حیران ہونے لگا...

نور واپس کمرے میں چلی گئی...

شایان جیسے ہی آفس کے لیے گھر سے نکلا نور دروازہ بند کرتی کمرے میں آگئی اور میرا کا نمبر ڈائل کرنے لگی...

نور کے ہاتھ کپکپا رہے تھے

بیل جا رہی تھی لیکن میرا نے ایڈنڈ نہ کی شاید انجان نمبر کی وجہ سے پک نہ کر رہی ہو نور نے پھر سے دھڑکتے دل کے ساتھ نمبر ملا لیا.....

تیسری بیل پر میرا نے فون اٹھالیا...

ہیلو؟؟

سپیکر پر میرا کی آواز ابھری...

میرا میں نور بات کر رہی ہوں... نور خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی بولی...

اوو وہ تو اپنے شوہر کے ساتھ تم بھی آئی ہو گریٹ...

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے...

لیکن میں تم سے بات کرنے کی روادار نہیں...

پلیز میرا مجھے شایان کے متعلق بات کرنی ہے..

شایان کے متعلق کیا؟؟؟ میرا سیدھی ہوئی

میں مل کر تم سے بات کرنا چاہتی ہوں تم بتاؤ...

نور سوچ سوچ کر بول رہی تھی

ہمسم ٹھیک ہے پھر جگہ میں تمہیں بتا دیتی ہوں تم کل پہنچ جانا جو بات کرنی ہوگی دیکھیں گے...

کہ کر میرا نے کھٹاک سے فون بند کر دیا..

نور کی دھڑکن معمول سے تیز ہو گئی بلاشبہ وہ جو کرنے جا رہی تھی بہت بڑی قربانی تھی اور شاید

ہی کسی میں اتنا حوصلہ ہو ایسا کرنے کا بہر حال اب جب کہ میں ارادہ کر چکی ہوں تو اپنے مقصد

سے پیچھے نہیں ہٹوں گی.. نور نے اکثر شایان کو راتوں کو اٹھ کر روتے ہوئے دیکھا تھا اور

اسے دیکھ کر نور کا بھی دل بھر آتا وہ کسی سے کہتا نہیں تھا لیکن اس کی تکلیف بہت زیادہ

تھی جسے وہ سب سے چھپا کر رکھتا شایان آپ کی یہ تکلیف اب میں ختم کر دوں گی مجھے خوشی

ہے میں کسی کام تو آئی آپ کے....

ورنہ یہ دکھ مجھے سکون سے نہیں رہنے دے گا کہ آپ کی زندگی میں بربادی کی وجہ میں ہوں...

نور آنکھ کا گوشہ صاف کرتی ہوئی بولی..

مریم کو شاہ صاحب نے طلب کیا تو وہ ڈرتی ہوئی اندر گئی...

جی سر ۹۹ مریم ہاتھ مسلتی ہوئی بولی
آپ کو یہاں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے ۹۹
نوسر...

اچھے سے سوچ کر بتائیں کوئی سٹاف ممبر کی جانب سے شکایت یا کچھ بھی آپ کھل کر مجھ
سے بات کر سکتی ہیں...

سر الحمد للہ آپ کا آفس اور سٹاف سب بہت اچھا ہے اور مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے... مریم
پر سکون ہوتی بولنے لگی

از میر مجھے بتا رہا تھا کہ ایک دو بار اس نے آپ کو گھر ڈراپ کرنے کی آفر کی تھی پہلی بار تو
آپ نے قبول کر لی لیکن بعد میں آپ نے ٹھکرا دی دیکھو بیٹا چاہے از میر میرا بیٹا ہے مجھے
اس پر بھروسہ تو ہے لیکن پھر بھی میں آپ کو محتاط رہنے کی ہدایت دوں گا جیسا کہ آپ
جانتی ہو رہتا تو وہ بھی اس دنیا میں ہی ہے اور آپ بھی جانتی ہو کہ آج کل کیا ہو رہا ہے کہتے
ہیں

مرد چاہے ستر سال کا ہو چاہے بیس سال کا ہمیشہ بے اعتبار ہی ہوتا ہے کیونکہ آخر کو بے تو
مرد نہ...

آپ کو کوئی بھی دقت ہو آپ مجھے بتائیں میں بذات خود اس مسئلے کو حل نہیں کروں گا کسی کے ذریعے کرواؤں گا آپ کو مخفی رکھ کر تاکہ آپ میری جانب سے بدگمان نہ ہوں آپ مجھے اپنے والد کی طرح سمجھ سکتی ہیں.. وہ شفقت بھرے لہجے میں بول رہے تھے...

مریم کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا...

تھینک یوسر میں ضرور آپ سے ڈسکس کروں گی اگر کوئی پرابلم ہوئی تو... مریم مسکراتی ہوئی بولی

گڈ آپ جا سکتی ہیں اب...

مریم سر ہلاتی باہر نکل گئی...

سچ کہتے ہیں پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتے آج بھی دنیا میں اچھے لوگ ہیں جنہیں خوف خدا ہے سب ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ اچھے انسان بھی ہوتے ہیں....

مریم سوچتی ہوئی اپنے کام میں مصروف ہو گئی....

شایان آج آپ نے آفس نہیں جانا؟؟ نور کو فکر ہونے لگی

جانا ہے لیکن خیریت؟؟

نہیں آج لیٹ ہو گئے ہیں نہ آپ...

ہاں رات کافی دیر تک کام کرتا رہا تھا اسی لیے.. شایان جمائی لیتے ہوئے بولا
نور اثبات میں سر ہلاتی کچن میں چلی گئی...

آج اس نے میرا سنے جاننا تھا اور شایان ابھی تک گھر میں ہی تھا...
آدھ گھنٹے بعد شایان آفس کے لیے نکل گیا...

دس منٹ بعد نور بھی گھر سے نکل آئی اس کا اندازہ تھا اتنے وقت میں وہ گھر سے دور جا چکا
ہو گا لیکن جیسے ہی نور کیب میں بیٹھنے لگی شایان نے اسے دیکھ لیا وہ اپنا والٹ بھول گیا تھا
اور وہی لینے واپس آ رہا تھا...

نور مجھے بنا بتائے کہاں جا رہی ہے؟؟؟ شایان کی پیشانی پر حیرت کی لکریں ابھریں...
وہ نور کو آواز دینے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے سوچنے لگا
آخر وہ جا کہاں رہی ہے پیچھا کر کے دیکھتا ہوں شایان نے گاڑی اس کیب کے پیچھے لگا
دی...

نور میرا کہے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچی...
عجیب سی جگہ تھی آس پاس جنگل تھا شاید وہ ایک بوسیدہ سا ٹوٹا پھوٹا گھر تھا...
نور کھانسی ہوئی اندر لگی کافی دھول تھی نور ہاتھ سے مٹی ہٹاتی ہوئی چلنے لگی...
میرا؟؟؟ نور نے زور سے آواز دی

آ جاؤ بے بی میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں...

چند قدم مزید بڑھائے اور سامنے میرا کھڑی نظر آئی...

شرٹ جو کہ پیٹ سے اوپر تھی ساتھ میں جینز پہن رکھی تھی جو جگہ جگہ سے پھٹی تھی جیسا کہ آج کل فیشن ہے...

نور کے چہرے پر ناگواریت آگئی اسے دیکھ کر.. وہ مغرور انداز میں کھڑی تھی نور کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگی....


نور نے بیلو کمر کی شلوار قمیص پہن رکھی تھی اور سر پر دوپٹہ لے رکھا تھا...

حیرت ہے ویسے شایان کا ٹیسٹ تو ایسا نہیں

Don't copy without my permission!!!!

www.urdu novelsmania.com

تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

حمزہ۔ تنویر 

قسط نمبر 12

پھر ناجانے کیوں تمہیں اپنے ساتھ رکھے ہوئے ہے...

میرا ناک چڑھاتی ہوئی بولی

نور کے اطمینان میں کوئی فرق نہ آیا...

نور کے پیچھے پیچھے شایان بھی وہاں پہنچ گیا لیکن وہ چھپ کر ان دونوں کے بیچ ہونے والی گفتگو سننے لگا

ویسے کیا بات کرنی تھی تمہیں مجھ سے...

میرا تم پلیز شایان کی لائف میں واپس آ جاؤ شایان صرف تم سے پیار کرتے ہیں اور بہت زیادہ کرتے ہیں...

مجھے فرق نہیں پڑتا نہ ہی مجھے یقین ہے...

پلیز میرا یقین کرو شایان کی خوشی تم ہو میں شایان کی خوشیوں کی بھیک مانگتی ہوں پلیز ان کے پاس واپس آ جاؤ...

شایان شدہ سایہ سب دیکھ رہا تھا..

سٹریج ایسی بیوی پہلی بار دیکھی ہے جو اپنے ہاتھوں سے ہی اپنا شوہر کسی دوسری عورت کو سونپ رہی ہے تم جانتی بھی ہو کیا بول رہی ہو... میرا کو یقین نہیں آ رہا تھا اپنی نظروں پر

میں اپنی خوشی پر شایان کی خوشی کو فوقیت دوں گی میرے لیے شایان میری ذات سے پہلے ہیں مجھے کچھ بھی کرنا پڑا تو میں کروں گی... لیکن مجھے اب اس انسان میں کوئی دلچسپی نہیں پھر میں کیوں مانوں تمہاری بات... میرا کندھے اچکاتی ہوئی بولی

پلیز تم جو بھی کہو میں کروں گی لیکن پلیز شایان کو مت چھوڑو تم ان کی زندگی میں واپس آ جاؤ گی تو وہ پہلے کی طرح ہو جائیں گے... کیا کر سکتی ہو تم شایان کے لیے؟؟؟ میرا اس کی آنکھوں میں جھانکتی ہوئی بولی کچھ بھی جو تم بولو... نور بے خوف ہو کر بولی جان دے سکتی ہو اپنی کیونکہ جب تک تم زندہ رہو گی مجھے تسلی نہیں ہو گی شایان نے اتنا وقت تمہارے ساتھ گزارا ہے اگر اس کا دل میری محبت سے منکر ہو گیا پھر وہ تو تمہیں تلاشے گا....

دے سکتی ہوں... نور نے بس اتنا ہی کہا ویل مزے کی سٹوری ہے شوہر کسی کے لیے مر رہا ہے تو بیوی اس کے لیے تم.... میرا حیران ہوتی پیچھے دیکھنے لگی...

نور نے پیچھے چہرہ موڑ کر دیکھا

شایان تم یہاں کیسے آئے...

شایان... نور نے زیر لب دہرایا

شایان نکل کر سامنے آگیا

بلکل میں... نور حیرت و خوف کی ملی جلی کیفیت میں اسے دیکھنے لگی...

اسی وقت باہر سے گولیاں چلنے کی آواز آئی..

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟؟ میرا کی آواز سنائی دی

تم بتاؤ کسے بلایا ہے تم نے؟؟؟ شایان میرا کا بازو دبوچتے ہوئے بولا

جنگلی انسان چھوڑو مجھے میں تو خود نہیں جانتی... میرا اپنی بازو چھڑواتی ہوئی بولی

نور تم یہاں آؤ...

نور جو گولیوں کی آواز سے سہمی کھڑی تھی شایان کے پکارنے پر اس کی جانب چلنے لگی...

میرا اس گھر کا کوئی پچھلا دروازہ ہے؟؟؟

ہاں ہاں ہے چلو... میرا تیزی سے قدم بڑھانے لگی.. شایان نور کا ہاتھ پکڑے اس کی پیروی کرنے لگا...

تینوں جنگل میں نکل آئے اور بھاگنے لگے...

وہ لوگ کافی دور نکل آئے کہ انہیں سڑک نظر آنے لگی... نور رک کر ہانپنے لگی...

شایان میں.... میں اور نہیں بھاگ سکتی

نور بھاگنا پڑے گا ورنہ وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے...

شایان نے نور کا ہاتھ پکڑا اور چلنے لگا میرا پھرتی سے بھاگ رہی تھی اسے اپنی جان کے

لالے پڑ رہے تھے...

آؤچ.. نور کی چیخ نکلی...

کیا ہوا؟؟؟ شایان نے اسے مڑ کر دیکھا

شایان میرا پاؤں... نور درد سے کرا بنے لگی

تم یہاں بیٹھو...

نور ایک پتھر پر بیٹھ گئی اور شایان اس کا پاؤں پکڑ کر دیکھنے لگا

شایان آپ رہنے دیں آپ جائیں میں بعد میں آ جاؤں گی... نور اپنا پاؤں اس کے ہاتھ سے

پیچھے کرتی ہوئی بولی

تم پاگل ہو کیا میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا ورنہ خود بھی یہیں تمہارے ساتھ رہوں

گا...

شایان نور کے پاؤں سے کانٹا نکالنے لگا

نور کے چہرے پر تکلیف کے آثار ابھرنے لگے دوپٹہ اس کا بھاگتے ہوئے کہیں گر گیا تھا۔ نور کے بال ٹیل پونی میں سے باہر نکل کر چہرے پر آ رہے تھے آنکھوں میں نمکین پانی جمع تھا شایان کی نظر نور پر پڑی تو ایک پل کو نظر ہٹانا بھول گیا آج اسے نور سے جیسن کوئی چہرہ نہیں لگ رہا تھا میرا کا بھی نہیں...

کیا ہوا شایان؟؟ نور خوف اور تکلیف کے زیر اثر بولی

کچھ نہیں شایان مسکراتے ہوئے نیچے دیکھنے لگا جیب سے رومال نکال کر نور کے پاؤں پر باندھ دیا اور کھڑا ہو گیا...

اب؟؟؟ نور اسے دیکھتے ہوئے بولی

شایان لب کاٹتے ہوئے نور پر جھکا اور اسے اپنی بازوؤں میں اٹھالیا
شایان یہ کیا... نور اس حرکت پر حیران رہ گئی

یہ کہ آپ میری بیوی ہیں سو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں... شایان چلتے ہوئے بولنے لگا

لیکن شایان آپ تھک جائیں گے مجھے اتار دیں نیچے میں خود چلتی ہوں...

جی نہیں اب تو ایسے ہی جاؤں گا میں... نور شایان کے بدلے بدلے انداز پر حیران تھی
نور کے ہارٹ نے بیٹ مس کی شایان کے اتنے قریب اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا...

نور اسے دیکھنے لگی

نور ایک کام کرو...

جی؟؟؟

میری گلاسز را اوپر کرو گر جائے گی...

نور نے ہاتھ بڑھا کر اس کی عینک اوپر کر دی..

شایان مسکرانے لگا اسے دیکھ کر نور بھی مسکرانے لگی...

آپ تھک گئے ہوں گے شایان....

کافی دور آنے کے بعد نور پھر سے بولی

ویسے آج معلوم ہوا کیسے بیوی بوجھ لگتی ہے اف کم کھایا کرو موٹی... شایان شرارت سے

مسکراتے ہوئے بولا

www.urdu novels mania.com

نور برامان گئی

میں بے تو آپ کو بولا تھا کہ مت اٹھائیں لیکن آپ اپنی مرضی سے یہ بوجھ اٹھائے ہوئے

ہیں.. نور منہ بناتی ہوئی بولی

شایان مسکرانے لگا

سٹرک پر پہنچ کر شایان نے نور کو اتارا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہو گیا

شاید یہاں سے لفٹ مل جائے لیکن جیسا یہ علاقہ ہے چانسز کم ہیں... شایان ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا

اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا لیکن انہیں کوئی گاڑی نظر نہ آئی..

مجھے لگ رہا ہے آج رات یہاں جانوروں کے ساتھ ہی سونا پڑے گا شیر لوری سنائے گا ہمیں.. شایان اسے ڈراتے ہوئے بولا

نور تھوک منگتی ہوئی بولی

شایان یہاں پر جانور بھی ہوتے ہیں کیا؟؟

بلکل اور بہت خوفناک قسم کے...

شایان اب ڈرائیں تو مت مجھے تو آپ سے اتنا ڈر لگتا ہے ساتھ میں آپ ان کو بھی ملا لیں.. نور کی بات پر شایان کے قمقمے بلند ہوئے

آؤ اس درخت کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں... شایان سامنے والے درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

نور اس کا ہاتھ تھامے چلنے لگی

نور کو یہ احساس بہت اچھا لگ رہا تھا کہ شایان اس کی پرواہ کر رہا ہے اسے اپنے ساتھ رکھ رہا ہے

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے درخت کی اوٹ میں...

آسمان ستاروں سے بھرچکا تھا رات پوری طرح اپنے پر پھیلا چکی تھی...

ہوا چلتی تو پتوں میں سرسراہٹ پیدا ہوتی وہ دونوں خاموش تھے صرف ہوا کے چلنے سے

خاموشی میں ارتعاش پیدا ہو رہا تھا نور کے بال اڑ کے اس کے چہرے پر آ رہے تھے

وہ دونوں اس سیاہ رات کا حصہ لگ رہے تھے بالکل خاموش ایک دوسرے سے دور...

نور کی نظریں آسمان پر تھیں آج کا چاند بہت باریک تھا شاید چاند کی پہلی تاریخ میں سے کوئی تاریخ تھی...

نور نے شایان کی نظریں خود پر محسوس کیں تو اس کی جانب دیکھنے لگی

شایان مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

آپ کو کچھ چاہیے ؟؟؟

تم گھر میں بیٹھی ہو کیا اگر چاہیے بھی تو کیسے دوگی... شایان مسکراہٹ روکتے ہوئے بولا

یہ تو ہے... نور سمجھتی ہوئی بولی

شکر ہے ورنہ مجھے لگا تھا ایک گھنٹہ لگا کر سمجھنا پڑے گا

میں بدھو نہیں ہوں... نور ناک چڑھاتی ہوئی بولی

اچھا پھر کیا ہو... شایان کو اس کی باتیں لطف دے رہیں تھیں

نورا اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی....

مریم آفس میں بے ہوش ہو گئی..

اس کی ایک کولیگ اسے ہوش میں لائی...

تم ٹھیک ہو؟؟

ہاں بہتر ہوں... مریم کا سر ابھی تک چکرا رہا تھا آج اس نے ناشتہ نہیں کیا تھا اسی وجہ سے بے ہوش ہو گئی...

وہاں سے گزرتے ہوئے از میر کی نظر مریم پر پڑی جو سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھی تھی...

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟ وہ رعب سے بولا

وہ سر مریم بے ہوش ہو گئی تھی تو میں صرف مدد کر رہی تھی... وہ گھبراتی ہوئی جلدی جلدی وضاحت کرنے لگی...
www.urdu novels mania.com

ٹھیک ہے تم جا کر اپنا کام کرو اور مریم کی طرف متوجہ ہوا

آپ ٹھیک ہیں؟؟ مریم نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

نقاہت کے باعث بار بار اس کی آنکھیں بند ہو رہیں تھیں...

مجھے ابھی چھٹی مل سکتی ہے کیا؟؟؟ مریم کا سانس پھول رہا تھا

آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہیں... وہ مریم کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا
جی میری طبیعت ٹھیک نہیں صبح سے... مریم آنکھیں کھولے رکھنے کی کوشش کرتی ہوئی
بولی

آپ ایسا کریں میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلیں....

نہیں میں گھر جا کر آرام کر لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی.... مریم کو ڈاکٹر کی فیس کی فکر تھی

آپ چلیں میرے ساتھ... وہ مریم کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا

مریم لڑکھڑاتی ہوئی چل رہی تھی اگر وہ ٹھیک ہوتی تو اسے اپنا ہاتھ نہ پکڑنے دیتی لیکن آج
اسے سہارے کی ضرورت تھی...

از میر اسے ایک لیڈی ڈاکٹر کے کلینک لے گیا...

چیک اپ کے بعد ڈاکٹر از میر کے سامنے بیٹھ گئیں...

آپ کی وائف بہت کمزور ہیں ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں اس طرح بعد میں مسئلہ ہوگا..

از میر نا سمجھی کے عالم میں ڈاکٹر کو سن رہا تھا...

بعد میں مطلب؟؟؟

آپ کو معلوم نہیں آپ کی وائف پریگنٹ ہیں...

جی جی معلوم ہے... از میر نے جھوٹ بولا

جی تو ان کے کھانے پینے کا خیال کریں میں نے ڈرپ لگا دی ہے بہتر ہیں اب وہ یہ کچھ میڈیسنس ہیں جو انہیں لینی ہیں آپ لے جاسکتے ہیں انہیں...

از میر پیسے دیتا کھڑا ہو گیا

شک تو اسے تھا ہی لیکن آج ڈاکٹر نے تصدیق بھی کر دی...

از میر پر سوچ انداز میں گاڑی چلا رہا تھا...

تھینک یوسر... مریم شکرانہ نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

از میر کچھ نہیں بولا

مریم ایک بات بتاؤ؟؟ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد وہ بولا

جی سر؟؟ مریم اس کی جانب متوجہ ہوئی

تم شادی شدہ ہو؟؟؟

میرے شوہر کی ڈیٹھ ہو گئی ہے...

مریم خود کو سنبھالتی ہوئی بولی

اووہ افسوس ہوا سن کر

لیکن شاید تمہاری شادی کو زیادہ وقت نہیں ہوا...

جی دو ماہ بعد وہ اس دنیا سے چلے گئے تھے...

ٹھیک... کہ کراس نے مریم کے گھر کے باہر گاڑی روکی

ایک بات مریم ۹۹

جی سر بولیں...

میں نے پہلے بھی کہا تھا اب پھر سے کہ رہا ہوں تم بلا جھجک مجھ سے کوئی بھی ہیلپ لے
سکتی ہو یا پھر کچھ بھی شنیر کر سکتی ہو مجھے اپنا دوست سمجھو...

وہ مریم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا..

مریم نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکال لیا...

ٹھیک ہے سر... کہ کروہ باہر نکل گئی...

ناجانے کیوں مجھے یہ انسان صحیح نہیں لگتا مریم کو ہمیشہ ہی وہ کھٹکتا تھا اس کی نظریں عجیب
سی ہیں...

کہتے ہیں عورت کو اللہ نے تیسری آنکھ دی ہوتی ہے جس سے اسے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ
سامنے والا انسان اسے کس نظر سے دیکھ رہا ہے....

مریم سر جھٹکتی بیٹھ گئی ڈرپ کے بعد اس کی طبیعت قدرے بہتر تھی
از میر نے کھانا بھی لے کر دیا تھا مریم کھانا کھا اللہ کا شکر ادا کرنے لگی اور سو گئی..

مام میں کراچی جا رہا ہوں... آفاق بیگ ہاتھ میں پکڑے بولا
خیریت بیٹا..

جی وہ ہیڈ آفس میں میٹنگ ہے بس وہی اٹینڈ کرنے جا رہا ہوں
اچھا کب تک واپسی ہے؟؟؟

یہی کوئی دو چار دن میں
صحیح... اللہ کی امان میں رہو..

وہ آفاق کے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئیں بولیں
آفاق نے دروازے کی جانب قدم بڑھا دیئے

یار میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ میرے پاپا تھوڑے سخت ہیں وہ دوستوں کے گھر جانے کی
اجازت نہیں دیتے... ایمان بے بسی سے بولی

لیکن پہلے تو ایسا نہیں تھا جب ہم سکول میں تھے تب تو تم آ جاتی تھی پھر اب کیوں نہیں؟؟
تب کی بات اور تھی اب ہم بڑے ہوں گے ہیں نہ.. تم ایسا کرو میرے گھر آ جاؤ اور باقی
سب کو بھی بول دو ورنہ میں ان کو بھی فون کر دیتی ہوں ہم یہاں پارٹی کر لیں گے...

اچھا ٹھیک ہے اگر تم کہتی ہو تو ایسا کر لیتے ہیں ورنہ میرا ارادہ تو کسی ریسٹورینٹ جانے کا تھا...

نہیں میرے گھر کا ٹھیک رہے گا ویسے بھی گھر میں بس ماما میں اور فاطمہ ہی ہیں..
اوو کے پھر آتے ہیں شام میں.. کہہ کر اس نے فون بند کر دیا..
اور ایمان شکر ادا کرنے لگی کہ مان گئی..

کچھ ہی پل گزرے ہوں گے کہ نورینند کی وادی میں اتر گئی
شایان نور کو دیکھتے ہوئے اس کا موازنہ میرا سے کر رہا تھا اور پہلے کی طرح اب کی بار بھی نور
ہی فاتح ہوئی..

خیر چلیں دیکھتے ہیں یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے... شایان سوچتے ہوئے مسکرا نے لگا

آفاق نے آتے ہی سب سے پہلے میڈیٹنگ ایمنڈ کی اس کے بعد آفاق اور اس کے آفس
کے لوگ سمندر پر چلے گئے..

آفاق سب سے الگ تھلگ ایک سمت میں تنہا چل رہا تھا
مریم کو سمندر بہت پسند تھا

اف مریم تم تو مجھے چھوڑ چکی ہوں لیکن تمہاری یادیں کیوں نہیں چھوڑیں یہ دل آج بھی چاہتا ہے کہیں سے تم سامنے آ جاؤ بس اب یہ سزا یا تو ختم کر دیا پھر ملتوی کر دو کچھ تو رحم کرو میرے حال پر

مجھے لگا تھا میں بھول چکا ہوں تمہیں لیکن تم تو آج بھی جوں کی توں میرے دل پر براجمان ہو انسان تو چھوڑ دیتے ہیں لیکن یادیں عمر بھر پیچھا نہیں چھوڑتیں یہ کسی آسیب کی طرح انسان کی روح سے چمٹ جاتی ہیں جن سے چھٹکارہ صرف موت ہی دلا سکتی ہے سب کہتے ہیں شادی کر لو لیکن وہ نہیں جانتے محبت میں شرک نہیں ہوتا پھر چاہے خدا سے ہو یا بندے سے اور جو شرک کر جائے سمجھو اس کی محبت میں صدق نہیں تھا اگر محبت سچی ہوتی تو کبھی کسی اور کے در پر نہ جاتا محبت تو آپ کو ایک ہی در کا مرید بنا دیتی ہے جہاں سے آپ ساری زندگی بھاگ نہیں سکتے جتنا اس سے بھاگو یہ اتنا آپ کو ٹپاتی ہے اتنا جلاتی ہے عشق کی آگ میں جلنا آسان نہیں ہوتا پل پل سلکنا پڑتا ہے دل جلنا پڑتا ہے دن رات اس ایک انسان سے وابستہ کرنے پڑتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور کا خیال بھی گناہ تصور کیا جاتا ہے پھر کسی اور کا ہاتھ پکڑنا تو ناممکنات میں شمار ہے پھر جا کر آپ عاشق کہلاتے ہیں آج اس شعر پر بھی یقین آ گیا

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجیے

اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے

پڑھنے میں تو واہ واہ کہتے ہیں سب لیکن جو اس آگ میں جلتا ہے اس کا حال کوئی پوچھ کر

دیکھے مسکراتے ہوئے بھی اپنی داستان سنائے گا تو آپ رو پڑو گے...

آفاق آج بہت دن بعد خود سے محو گفتگو تھا

آہ مریم

بکھی تم سے اتنے گہرے مراسم تھے کہ زندگی میں بہار تھی مگر پھریوں سلسلہ ٹوٹا کہ برسوں

دل کے آنگن میں کوئی موسم نہیں اتر...

مجھ کو ویران کر کے کہیں تو آباد ہوئی ہوگی تم...

آفاق ہنسنے لگا تم نے تو مجھے شاعر ہی بنا دیا ہے

www.urdu novels mania.com

مریم؟؟ آفاق نے چہرہ موڑ کر دیکھا

یہ میری آنکھوں کا دھوکہ تھا یا وہ سچ میں تھی...

آفاق اس لڑکی کی جانب لپکا لیکن شاید وہ جا چکی تھی...

مجھے لگتا ہے آج میرے دماغ کے ساتھ ساتھ میری نظر پر بھی حاوی ہو گئی ہو... آفاق خود پر

ہنستا ہوا سب کے پاس چلا گیا...

مریم کو آج بے چینی ہو رہی تھی اسی لیے وہ دس منٹ بعد ہی سمندر سے واپس آگئی...
حیرت سے ورنہ میں ایک ایک پہر گزار دیتی ہوں اور آج میرے دل کی کیفیت کیوں عجیب
سی ہوگئی... مریم اپنی حالت پر حیران تھی...

مریم مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟؟ از میر اس کے سامنے آتے ہوئے بولا
جی سر بولیں... مریم کام چھوڑتی اس کی جانب متوجہ ہوئی
اگر میں کچھ مانگوں تو میری بات مانوگی؟؟
ویل میرے بس میں ہوا تو ضرور... وہ تابعداری سے بولی
پھر رہنے دو...

نہیں بتائیں کیا کام ہے آپ کو مجھ سے... مریم اس کے احسانات میں سے ایک احسان
اتارنا چاہتی تھی

نہیں چھوڑو... اچھا آج ڈیڈ نے تمہیں گھر بلایا ہے آج وہ آفس نہیں آئے تو تم سے کچھ
ڈسکس کرنا تھا شاید مصفرہ میڈم سے جو میٹنگ تھی اس کے متعلق...
نور سمجھتی ہوئی اثبات میں سر ہلانے لگی

ٹھیک ہے تو کس وقت میں جاؤں؟؟

خود نہیں جاؤں گی میں لے جاتا ہوں اس حالت میں کہاں بسوں کے دھکے کھاتی پھر وگی...
چلیں ٹھیک ہے اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو... مریم کی طبیعت ناساز تھی جس کے باعث اس
نے حامی بھر لی

نہیں مجھے کیوں زحمت ہوگی میں نے گھر جانا ہے ساتھ میں آ جانا...

وہ ٹائمنگ بتاتا ہوا اندر کیبن میں چلا گیا...

مریم واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی....

شام چھ بجے وہ از میر کے ساتھ نکل گئی...

آج بھی از میر اسے سیدھا ڈرائینگ روم میں لے آیا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا مریم اس
سے دور ہو کر بیٹھ گئی...

سر کہاں ہیں؟؟؟ مریم کے چہرے پر پسینے آنے لگا دل کہ رہا تھا کچھ گڑبڑ ہے لیکن اب تو وہ
آ چکی تھی..

ڈیڈ اوپر ہیں ابھی آتے ہوں گے بس...

یاد ہے میں نے صبح تم سے کچھ مانگا تھا...

جی؟؟؟ مریم تھوک نکلتی ہوئی بولی

مریم صرف اپنا ایک دن مجھے دے دو... وہ مریم کے قریب ہو کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

یہ کیا بد تمیزی ہے... مریم اپنا ہاتھ چھڑواتی کھڑی ہوئی

ریلیکس ایسا کیا ہو گیا جو چلا رہی ہو صرف ہاتھ ہی تو پکڑا ہے اس میں اتنا ہانپہ ہونے والی کیا بات ہے...

آپ کے لیے ہوگی معمولی سی بات لیکن میرے لیے نہیں ہے...

دیکھو مریم بھلائی اسی میں ہے کہ چپ چاپ میری بات مان لو تمہارے آگے پیچھے تو کوئی نہیں ہے پھر کیا مسئلہ ہے تمہیں میرے ساتھ رہو گی تو عیش کرو گی یوں گھٹ گھٹ کر مرنا نہیں پڑے گا دوسری بات جاب چائیے تو میری ڈیمانڈ پوری کر دو فکر مت کرو اس چیز کے الگ سے پیسے دوں گا جتنے تم بولو گی بس یہ دور جانے والی بات مت کرو...
www.urdu novelsmania.com

کہتے ہوئے اس نے مریم کو اپنے حصار میں لے لیا...

مریم اس پر یکے برسائے لگی اسے خود سے پرے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی

مجھے جو کرنا ہے وہ تو میں کروں گا ہی اگر ڈیل کر لو گی تو تمہاری بھلائی ہے... وہ مریم کے بالوں کو چھپڑتے ہوئے بولا

تمہاری ڈیل سے تو میں مرنا بہتر سمجھتی ہوں چھوڑو مجھے... مریم روہانسی ہو گئی
یا اللہ پلیر میری عزت بچالیں میں مر جاؤں گی پلیر... مریم دل ہی دل میں دعا کرتی آس پاس
نظر دوڑانے لگی...

اسے ڈیکوریشن پیس نظر آیا مریم نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا اور از میر کے سر پر دے مارا..
وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹا...

بلڈمی بچ تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا.. وہ سر تھامے مریم کو بولنے لگا...
مریم نے جلدی سے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر بھاگی...

از میر کے سر سے خون رسنے لگا تھا

اگر یہ ڈیڈ کے پاس پہنچ گئی نو....

وہ سوچتے ہوئے مریم کے پیچھے لپکا

مریم کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ بھاگتی جا رہی تھی چاروں طرف اندھیرا تھا کہیں کہیں
سٹریٹ لائٹس چل رہی تھی

مریم پیچھے دیکھے بنا بھاگ رہی تھی اسے لگا اگر اس نے پیچھے دیکھا تو وہ اسے پکڑ لے

گا.. مریم کے پاؤں جواب دے گئے لیکن وہ رک نہیں سکتی تھی گھر بھی نہیں جا سکتی تھی کہ

وہ سب سے پہلے گھر ہی چیک کرے گا وہ ننگے پاؤں بھاگ رہی تھی نہ اسے جوتے کا ہوش تھا نہ ہی دوپٹے کا اسی دوران مریم ایک چوڑے سینے سے ٹکرائی...

وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی اسے لگا از میر اس تک پہنچ گیا ہے لیکن سامنے موجود چہرے کو پہچاننے میں اسے ایک پل بھی نہ لگا...

آفاق... مریم کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی دوسری جانب آفاق شدہ سا اسے اس حال میں دیکھ رہا تھا

مریم یہ سب کیا ہے؟؟؟ وہ پریشانی سے بولا

بس اتنا کہنے کی دیر تھی مریم اس کے سینے سے لگ گئی...

آفاق پلیز مجھے لے جاؤ وہ میرے پیچھے ہے وہ کبھی بھی یہاں پہنچ جائے گا پلیز مجھے اس غلیظ انسان سے دور لے جاؤ... مریم تیزی سے بول رہی تھی...

ایک منٹ مجھے بتاؤ تو ہوا کیا ہے... آفاق اسے خود سے الگ کرتے ہوئے بولا

ابھی تم مجھے لے جاؤ اس جگہ سے اور چھپا دو تاکہ وہ مجھے ڈھونڈ نہ سکے پلیز آفاق... مریم نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے...

اچھا تم فکر مت کرو ہم چلتے ہیں یہاں سے... آفاق اس کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا...

مریم ڈری سہی سی اس کے قدم کے ساتھ قدم ملانے لگی

آفاق نے کیب روکی اور دونوں اس میں بیٹھ گئے...

آفاق بے یقینی سے مریم کو دیکھ رہا تھا...

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ مریم اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر بولی

مجھے یقین نہیں آ رہا تم میرے سامنے ہو...

مریم تلخی سے مسکرائی

اور مجھے سمجھ نہیں آ رہا تمہارے آمد پر خوش ہوں یا پھر دکھی...

چلو آؤ اندر چل کربات کرتے ہیں

دونوں کیب سے باہر نکل آئے اس وقت وہ ایک ہوٹل کے سامنے کھڑے تھے

حیرت ہے تم ابھی بھی مجھ سے بات کرنے کے روادار ہو...

مریم ایک بات محبت مر نہیں سکتی یہ خاموش ضرور ہو جاتی ہے لیکن کبھی ختم نہیں ہوتی یہ

ایک بے اختیار جذبہ ہے جو آپ پر غالب آ جائے تو پھر مات یقینی ہے...

مریم آنسو پینے کی ناکام کوشش کرنے لگی.. چلو اندر میرے ساتھ... آفاق اسے دیکھتا ہوا

چلنے لگا... مریم اس کے پیچھے چلنے لگی اس وقت خدا نے اسے مسیحا بنا کر بھیجا تھا پھر وہ کیسے

انکار کر سکتی تھی...

آفاق نے ایک کمرہ لیا اور مریم کو چلنے کا اشارہ کیا...

اب بتاؤ کیا تھا وہ سب؟؟؟ آفاق اسے پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے بولا
مریم نے ایک ہی سانس میں سارا ختم کر لیا..

مزید چاہیے؟؟

مریم نے نفی میں سر ہلایا

آفاق وہ میرے باس کا بیٹا تھا جو میرے پیچھے تھا
اچھا لیکن کیوں پڑا تھا تمہارے پیچھے...

مریم کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹک گیا

مریم بولو... کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب مریم کچھ نہ بولی تو آفاق بولا

آفاق وہ میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا... مریم کا جھکا سر مزید جھک گیا
آنسو باڑ توڑ کر نکل آئے...

www.urdu novels mania .com

آفاق نے غصے سے مٹھیاں بھیجنے لیں

تم مجھے وہیں بتاتی میں دیکھتا اسے کیسے تمہیں ہاتھ بھی لگاتا

میں نہیں چاہتی میری وجہ سے تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ... تم نے مجھے اس درندے

سے بچا لیا میرے لیے اتنا ہی بہت ہے...

تم آرام کرو تھک گئی ہو... آفاق کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا...

مریم نے بھیگا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا
وہ جو اس سے محبت کرتا تھا نظر بھر کر دیکھا بھی نہیں مریم کو...
میں صبح آؤں گا باقی باتیں بعد میں ابھی تم آرام کرو...
وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا...

مریم مایوسی سے دروازے کو تکیے لگی...
آفاق کے اپنے دل کی دنیا میں ہلچل مچ گئی تھی یوں مریم کا اچانک سامنے آنا وہ بھی اس
حال میں اس کے ذہن میں ہزاروں سوال تھے جن کے جواب وہ سننا چاہتا تھا لیکن مریم
کی حالت دیکھتے ہوئے اسے انتظار کرنا بہتر لگا...
کچھ زخم برسوں بعد بھی نہیں بھر پاتے ہمیشہ ہرے رہتے ہیں ایک ہوا کا جھونکا بھی چھو کر
گزرے تو رسنے لگتے ہیں لوگوں کو اب کیا سمجھائیں کہ وقت ہر درد کا مرہم نہیں ہوتا...
سب کچھ فلم کی مانند آفاق کے سامنے چلنے لگا...
وہ خود کو پرسکون کرتا ہوٹل پہنچا
اور پانی کے ساتھ نیند کی گولیاں لے کر سو گیا...

نیند تو مریم کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی...

یہ دنیا بہت ظالم ہے انسان کی شکل میں وحشی جانور مخفی ہیں میں کیوں پہلے ہی اس کا وہ روپ نہ دیکھ پائی ہمدردی جتا کر اعتبار حاصل کر رہا تھا اور میں ایک بار پھر سے بیوقوف بن گئی...

بلاشبہ لوگ اچھے ہوتے ہیں لیکن صرف اپنے مطلب کی حد تک...

مطلب بہت اہمیت رکھتا ہے جہاں مطلب پورا ہو جائے وہ رشتہ ختم ہو جاتا ہے...

اللہ پاک آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے میری عزت و ناموس کی حفاظت کی ورنہ وہ درندہ تو مجھے زخمی کر کے چھوڑتا میں پہلے زخمی ہوئی روح کو نہیں بھر سکی تو اب یہ نئے زخم کون بھرتا... مریم انہیں سوچوں میں غرق کب نیند کی آغوش میں چلی گئی اسے معلوم ہی نہ ہوا...

سورج کی کرنیں ان پر پڑیں تو نور کسمائی...
www.urdu novels mania

پاؤں کا درد محسوس ہوا تو فوراً آنکھیں کھول دیں...

اس کے پاؤں میں سوجن ہو گئی تھی...

نور کے چہرے پر تکلیف کی لکریں ابھریں...

پاؤں سے ہوتے ہوئے اس کی نظر شایان پر پڑی جو ہاتھوں کا تکیہ بنائے بے خبر سو رہا تھا...
نور اس کے پاس جانے کا قصد کر ہی رہی تھی کہ شایان بول پڑا...

یار نور پردے تو آگے کر دو دھوپ آرہی ہے...
نور مسکراتی ہوئی اس کے سامنے جا بیٹھی..

شایان یہاں پردے کیسے لاؤں میں؟؟؟ نور کی آواز پر شایان آنکھیں کھولنے لگا جمائی
روکتے ہوئے جب دماغ نے کام کیا تو اندازہ ہوا کہ وہ دونوں گھر میں تو موجود ہی نہیں
ہیں...

اوو وہاں مجھے خیال ہی نہیں رہا... شایان ٹیک لگاتے ہوئے بولا
اچھا یہ بتاؤ رات میں کتنے چوہے اور چھپکلیاں تمہارے اوپر آئیں...
چھی شایان مجھے بہت بری لگتی ہیں چھپکلیاں... نور منہ بگاڑتی ہوئی بولی
شایان ہنسنے لگا

تو میں کون سا کھانے کو کہ رہا ہوں

آپ بتائیں زرا آپ پر کوئی سانپ نہیں آیا

نہیں میری تو اپنی جگہ ہے دوستی ہے سب سے... شایان اس کی ناک دباتے ہوئے بولا
دوستی کس طرح؟؟ نور سوچ میں پڑ گئی

ابھی اگر میں ان کو بلاؤں گا تو وہ تمہیں تنگ کرنے کے لیے آجائیں گے میں تو بات بھی کر لیتا ہوں ان سے ...

سچ میں شایان؟؟ نور رازداری سے بولی
بلکل شایان نچلاب دبائے مسکراہٹ روکنے کی کوشش کرنے لگا
نور تھوک منگنے لگی

آپ ان کو نہیں بلانیں گے نہ؟؟؟
اگر تم میری ساری باتیں مانو گی پھر...

اوو کے آپ کی ہر بات مانو گی لیکن آپ اپنے ان عجیب عجیب دوستوں کو مت بلائیے
گا... نور ناک چڑھاتی ہوئی بولی
اوو کے نہیں بلاتا... شایان کھڑا ہوتا ہوا بولا
آؤ چلیں... شایان نے نور کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلائی...

نور نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ شایان کے ہاتھ میں دے دیا اور کھڑی ہو گئی...
اب وہ دونوں روڈ پر چلنے لگے کسی لفٹ کے انتظار میں لیکن جس طرح کا یہ علاقہ تھا لفٹ
ملنا ناممکن سا تھا اسی لیے جیسے ہی سگنل آئے شایان نے اپنے ایک دوست کو میسج کر دیا کہ
وہ یہاں پہنچ جائے...

نور کچھ دیر اور چلتے رہنا ہے تب تک میرا دوست آجائے گا... شایان اسے آگاہ کرنے لگا... لیکن جیسے ہی انہوں نے کچھ فاصلہ طے کیا سامنے میرا کھڑی تھی اور ساتھ میں تین چار نقاب پوش آدمی...

شایان نے نور کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی...

اس سے پہلے کہ وہ دونوں بھاگتے انہوں نے نور اور شایان کو گھیر لیا آہاں ڈونٹ موو شایان ورنہ یہ لوگ نور کو اس دنیا سے بھیجنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائیں گے... میرا اس کے روبرو آتی وہی بولی

تم جیسی گھٹیا لڑکی سے یہی توقع کی جا سکتی ہے... شایان حقارت سے بولا نور سہمی ہوئی شایان کے پہلو میں کھڑی تھی.....

تمہاری یہ بیوقوف بیوی میرے پاس آئی تاکہ میں تمہارے پاس واپس آ جاؤں... میرا نے قہقہہ لگایا

پاگل لڑکی تمہیں اندازہ نہیں ہے میں کون ہوں میرے ایک اشارے پر یہاں لائنز کی لائنز لگ جائیں گیں اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اس انسان کے پیچھے خود کو ذلیل کروں گی ناٹ ایٹ آل...

اچھے سے جانتا ہوں تمہیں صرف میرے پیسے اور میری پرسنالٹی سے پیار تھا اور جب تم نے دیکھا کہ میں تمہارے اشاروں پر نہیں چل رہا تو تم نے اپنا راستہ بدل لیا...
 بالکل تمہاری یہی چیز تو مجھے سب سے زیادہ پسند تھی بہت انٹیلیجنٹ ہونہ لیکن پاکستان جا کر سب ویسٹ کرنے لگے ہو... میرا اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی شایان نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا...

چہ چہ تمہاری یہ بیوی اس سے پیار کرنے لگے ہونہ کیپ دی گن آن ہر...
 میرا کہنے کی دیر تھی کہ نور پر انہوں نے بندوق تان لی...
 نور کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے...

نو... شایان اسے اپنے پیچھے کرتے ہوئے بولا
 تمہاری دشمنی مجھ سے ہے تو نور کو اپنے عتاب سے محفوظ رکھو...
 ویل کہتے تو تم ٹھیک ہو... میرا پر سوچ انداز میں بولی

میں جانتا تھا کہ یہ لوگ تم نے بلائے ہیں لیکن تم صاف مکرگئی
 ہاں دراصل پہلے میرا ارادہ نور کو مار کر تمہیں اپنا بنانے کا تھا لیکن مجھے ایسا مرد نہیں چاہیے
 دو عورتوں میں بٹا ہوا سمساز پر فیکٹ میرے علاوہ کسی کا نام بھی اس کی زبان پر نہیں آسکتا

سونا و آئی ہیو چیلنج مائی مائنڈ اب نور کی بجائے تمہیں ماروں گی تاکہ یہ بھی ساری زندگی تمہارے لیے ترستی رہے۔۔


نہیں... نور آگے آتی ہوئی بولی

نور پیچھے رہو غلطی سے بھی گولی لگ سکتی ہے... شایان اسے تنبیہ کرنے لگا
لیکن نور شایان کے منع کرنے کے باوجود اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی
میرا پلیر شایان کو کچھ مت کرو... نور اس کی جانب متوجہ ہوئی...
ہائے شایان ویسے یہ تمہاری بیوی پاگل ہے تمہارے لیے...
شوٹ ہیمن... میرا کہ حکم پر پہلی گولی پھر دوسری گولی بھی چل گئی....
ہر طرف سننا چھا گیا نہ کسی پرندے کی آواز آرہی تھی نہ کسی انسان کی....

novelsmania
www.urdu novelsmania.com

Don't copy without my permission!!!!

#تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

#حمندہ۔ تنویر 

آفاق صبح سویرے اٹھا اور تیار ہو کر ہوٹل کے لیے نکل گیا... پہلی دستک پر ہی مریم نے دروازہ کھول دیا رات کی نسبت اب وہ قدرے بہتر لگ رہی تھی... مریم نے اس کے لیے راستہ چھوڑا اور اس کے پیچھے دروازہ بند کر دیا... کیسی ہواب؟؟؟ آفاق کو اپنی آواز کسی گھر سے کنواں سے آتی محسوس ہوئی ٹھیک ہوں اور تم؟؟؟



تمہارے سامنے ہوں...

مریم خاموش ہو گئی

کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے

آفاق نے اس خاموشی کو توڑا...

تم جاب کیوں کر رہی ہوں اور وہ حسن کہاں ہے؟؟؟ آفاق سپاٹ سے انداز میں بولا مریم کے زخم پھر سے ہرے ہو گئے جن پر مرہم کبھی رکھا ہی نہیں تھا وہ مند مل کیسے ہوتے..

مریم کی زندگی کا سب سے تکلیف دہ باب یہی تھا جہاں سے اس کی زندگی جہنم بن گئی...

کیا بتاؤں میں تمہیں آفاق پھر کہیں تم یہ نہ کہ دو کہ میں ہمدردی لینے کی کوشش کر رہی ہوں...

تمہیں لگتا ہے میں ایسا بولو گا؟؟ آفاق کو حیرانی ہوئی نہیں...

پھر بولو ہر ایک بات مجھے سب جانا ہے تم اس حال میں کیوں ہو کیا ہوا تمہارے ساتھ سب کچھ بتاؤ...

مریم آنسو صاف کرتی بولنے لگی

میں نے شادی کر لی تھی حسن سے پھر جب صبح میں اٹھی چھ ماہ قبل:

حسن شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا..

مریم کی آنکھ کھلی تو اسے دیکھنے لگی...

میری جان اٹھ گئی؟؟ حسن محبت پاش نظروں سے دیکھتا ہوا بولا

ہاں... مریم نے مختصر سا جواب دیا

حسن اس کے سامنے بیٹھ گیا

میں کام سے جا رہا ہوں تم پریشان مت ہونا... حسن مریم کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے بولا

نہیں حسن تم کہیں نہیں جاؤ گے ہماری شادی ہوئی ہے میں تمہارے لیے سب کو چھوڑ کر آئی ہوں اور تمہیں باقی دنیا کی پڑی ہے.... مریم اس کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی

کون سی شادی؟؟ حسن انجان بنا

مریم ششہ سی رہ گئی

اور میں تمہیں گن پوائنٹ پر تو نہیں لایا اپنی مرضی سے آئی ہو تم میرے پاس..

مریم الجھتی ہوئی اسے دیکھنے لگی

کیا مطلب ہے ان بے تکی باتوں کا...

تو تم نے اس نکاح کو سچ سمجھ لیا... حسن قہقہے لگانے لگا

بیوقوف لڑکی تو وہ میں نے تمہارا دل رکھنے کے لیے کیا تھا وہ مولوی نہیں میرا دوست تھا

تاکہ تم اس کے بعد خود کو مجھے سونپ دو.. حسن اس کے چہرے پر آئی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے بولا

کیا بکواس ہے یہ تم مذاق کر رہے ہو نہ میرے ساتھ؟؟ مریم اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی

مذاق تو کل کیا تھا بس میرا مطلب پورا ہو گیا تو مذاق بھی ختم...

مریم کا سر نفی میں ہل رہا تھا لیکن لب خاموش تھے
ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

پلیز کہ دو یہ سب جھوٹ ہے.....

نوبے بی اب تو میں سچ بول رہا ہوں تم یقین کیوں نہیں کر رہی مجھے جو چاہیے تھا وہ مل گیا اگر
زبردستی کرتا تو تم کیس کر دیتی میری بدنامی ہوتی لیکن جس طرح تم آئی ہو اس کے بعد کیس
کرنے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا...

مریم ششہ سی اسے دیکھ رہی تھی جبے اس نے سر کا تاج بنایا تھا اسی نے اس کے سر
سے عزت کی چادر اتار پھینکی تھی عورت اس کے بغیر کنگال ہو جاتی ہے وہ بھی لٹ چکی
تھی لیکن دل ابھی بھی ماننے پر تیار نہ تھا... حسن یہ سب... مریم کے آنسوؤں نے باقی بات
ادھوری رہنے دی

اف میری جان تمہیں یاد ہے میں چھ ماہ سے تمہارے آگے پیچھے گھوم رہا تھا لیکن تم مغرور
بنی مجھے گھاس بھی نہیں ڈالتی تھی نا جانے کتنی بار مجھے ٹھکرایا میں نے تبھی سوچ لیا تھا کہ ایک
دن تمہیں اپنے پاؤں میں گراؤں گا اس دن تم مجھ سے بھیک مانگو گی اور دیکھو زرا خود کو آج
تم گڑگڑاؤ گی کہ میں تم سے شادی کر لوں اور میں تمہیں ٹھوکر مار کر چلا جاؤں گا ویسے بھی تم

چیز بھی ایسی ہو کہ ہر کوئی پانا چاہے میری قسمت اچھی نکلی کہ میں پہلا انسان ہوں تم تک رسائی پانے والا...

لیکن تم تو مجھ سے پیار کرتے ہو نہ؟

پیار مائی مٹ ایک ایسی لڑکی سے پیار جو کسی کی منگیتر ہے تمہاری عقل بھی اتنی ناقص تھی یہ بھی نہ سمجھ سکی کہ کبھی بھی کوئی مرد کسی ایسی عورت کا انتخاب نہیں کرتا جو کسی دوسرے مرد سے منسوب ہو میری عقل پر پتھر نہیں پڑے تھے جو تم جیسی آوارہ لڑکی کو اپنے گھر کی عزت بناتا.. مریم کو یہ گالی کسی تمانچے کی طرح لگی...

میں ایسی نہیں ہوں...

اچھا تو پھر کیسی ہو میری خاطر اپنے ماں باپ کی عزت اچھا کر آگئی جنہوں نے اب تک تمہیں پیار دیا پال کر یہاں تک لائے کل کو کسی اور مرد کی خاطر تم مجھے بھی چھوڑ جاؤ گی.. نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا...

تم جیسی لڑکیاں اعتبار کے قابل نہیں پھر میں کیوں یقین کروں تمہارا تم تو ہر انسان کے ساتھ چل پڑو گی جو تمہیں پسند آئے گا...

نہیں... مریم کو تکلیف ہو رہی تھی اس کی باتوں سے

تم ایک گھٹیا بد کردار لڑکی ہو مریم یاد رکھنا میری بات...

حسن.... مریم آنسوؤں سے ترچہ لیے بولی
ایسا نہیں ہے تو پھر مجھے بتاؤ میرے کہنے پر ڈیٹس پر کیوں آتی تھی ماں باپ سے جھوٹ بول
کر اور میرا جہاں دل کرتا میں تمہیں ٹچ کرتا لیکن تم مجھے روکتی نہیں تھی جبکہ روک سکتی تھی
یہی سب تم میرے ساتھ بھی کر سکتی ہو مجھے دھوکہ دے کر مجھ سے جھوٹ بول کرنا جانے
کس کس کے ساتھ کیا کیا کرتی پھر وہیں تو بے خبر ہی مارا جاؤں گا نہ....

پلیز بس کر دو... مریم کا ضبط جواب دے گیا
آئینہ دکھا رہا ہوں تو برداشت نہیں ہو رہا تم سے ہاں... وہ مریم کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولا
حسن میں کہاں جاؤ گی پلیز یہ مت کرو میرے ساتھ مجھے اپنا نام تو دے دو...
جہاں مرضی جاؤ دنیا بہت بڑی ہے اور رہی بات نام کی تو کسی بھی انسان سے کہنا تمہیں مل
جائے گا یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے...
حسن میرا دل بند ہو جائے گا

اتنی جلدی نہیں ہوتا اب یہ رونا دھونا کسی نئے عاشق کے سامنے کرنا یہاں سے چلتی بنو...
مریم حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی کس طرح اس نے رنگ بدلا تھا مریم تو بے یقینی کی کیفیت
میں تھی ابھی تک

وہ اپنے منہ سے ہر چیز کا اعتراف کر رہا تھا لیکن دل پھر بھی ماننے سے انکاری ہو رہا تھا

ایسے مت دیکھو مجھے کوئی فرق نہیں پڑنے والا
حسن پلیر.....

اوپلیر مجھے کوئی فضول بجواس نہیں سننی اس لیے اپنا سامان اٹھاؤ اور نکلویہاں سے...
مریم بے دلی سے اپنا بیگ اٹھانے لگی
ایک کام کر سکتا ہوں میں تمہارے لیے...

کیا؟؟ مریم بنا مڑے بولی
تمہیں اسٹیشن پر چھوڑ سکتا ہوں کیونکہ گھر تو تم جاؤ گی نہیں...
ٹھیک ہے... چونکہ مریم نہیں جانتی تھی وہ کہاں ہے اس لیے حامی بھرلی
بدلے میں کچھ ملے گا...

سب کچھ تو لے چکے ہو اب کیا باقی ہے میرے پاس جو لینا چاہتے ہو... مریم حلق کے بل
چلائی

حسن کندھے اچکا تا باہر چل دیا...
حسن تمہیں مجھ پر ترس بھی نہیں آ رہا؟؟ مریم اسے دیکھنے لگی..
وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا نظریں ہنوز سڑک پر جمائے بولا
بلکل بھی نہیں...

آہ... مریم سرد آہ بھر کر رہ گئی

یقین نہیں آ رہا یہ تم ہو....

اچھے سے دیکھ لو تاکہ جب اگلی بار ملیں تو پہچاننے میں دقت نہ ہو
حسن چاہے تو مجھے اپنے گھر میں ملازمہ رکھ لو لیکن مجھ سے نکاح کر لو میں کسی سے کچھ نہیں
کہوں گی ایک لفظ بھی نہیں لیکن پلیزیہ مت کرو میرے ساتھ مجھے اور میری محبت کو سب
کے سامنے رسوا مت کرو..

میرا دماغ خراب نہیں ہوا جو اتنی خوبصورت ملازمہ لے کر جاؤ گھر ایک منٹ میں سب سمجھ
جائیں گے....

پھر کوئی اور حل نکال لو لیکن حسن...

یار بس کرو میں تنگ آ گیا ہوں تمہاری باتوں سے اب اگر تم نے مزید ایک لفظ بھی بولا تو
یہیں اتار دوں گا پھر جانا اکیلی تم....

مریم نے کرب سے آنکھیں میچ لیں

اس وقت وہ بے حس ہو چکا تھا

اپنی حوس مٹانے کے لیے اس نے مریم کی قربانی دی واہ ایسی محبت تھی تمہاری...

مریم دل میں سوچتی ہوئی تلخی سے مسکرائی....
 جاؤ تمہاری منزل تمہارا انتظار کر رہی ہے...
 حسن اسٹیشن کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے بولا
 اور ہاں کچھ پیسے تمہارے بیگ میں رکھ دینے تھے میں نے میری طرف سے تحفہ سمجھ لینا..
 حسن اس کا منہ تھپتھپاتے ہوئے بولا
 مریم نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور باہر نکل گئی...
 ٹرین کا وقت معلوم کیا
 دو گھنٹے بعد ایک ٹرین آئی ہے جو کراچی جاتی ہے...
 مریم ٹکٹ لے کر بیٹھ گئی اب تو اس کے پاس وقت ہی وقت تھا...
 اسٹیشن اس وقت زرا سناں پڑا تھا اکا دکا لوگ دکھائی دے رہے تھے کچھ پڑے سو رہے
 تھے مریم خاموش نگاہوں سے پٹری کو دیکھنے لگی ہوا کے جھونکے اس کے بال منتشر
 کرنے لگے مریم میں اتنی سکت بھی نہ رہی تھی کہ ان بالوں کو پیچھے کر لے
 چہرے پر بے بسی سجائے وہ تاحد نظر ویران جگہ کو دیکھ رہی تھی

وہ بھی تو ایسے ہی ویران ہو گئی تھی اس کی دنیا بھی اجڑ گئی تھی اور آخرت بھی کیسا تمانچہ مارا زندگی نے اس کے منہ پر کہ وہ لڑکھڑائی اور ایسے گڑھے میں پھسلی کہ ساری زندگی بھی کوشش کرتی تو باہر نہ نکل پاتی.. آنسو لڑی کی صورت میں پھر سے بہنے لگے

ماما پاپا...

پلیز مجھے معاف کر دیں میں تو آپ کے پاس بھی نہیں آ سکتی نا جانے میں کیسے اس کے پیار میں اتنی اندھی ہو گئی کہ اپنی بربادی بھی نہ دیکھ سکی ہائے اب میں کیسے زندہ رہوں گی پلیز مجھے لے جائیں آ کر مجھے ڈھونڈ لیں پاپا آپ کی مریم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے ہیں اس بے غیرت انسان سے... مریم کا چہرہ سرخ ہو گیا دل تو کر رہا تھا حسن کو جان سے مار دے کتنے آرام سے اس نے کہ دیا کہ محبت نہیں تھی محبت نہیں تھی تو پھر کیا تھا وہ سب... وہ ہاتھوں میں چہرے چھپائے رونے لگے

مریم کے آس پاس کوئی نہ تھا اسی لیے وہ خود کلامی کر رہی تھی

حسن تم مر جاؤ برباد ہو جاؤ اللہ تم سے بدلہ لے جو تم نے میرا اور میری محبت کا مذاق بنایا ہے تمہیں اللہ پوچھے دھوکے باز انسان...

یا اللہ میں کہاں جاؤں نہ عزت رہی ہے نہ سر پر چھت میں تولٹ گئی سب کچھ چھین لیا اس نے میرا نہ کوئی رشتہ ہے نہ کوئی دوست ایسے دورا ہے پرلا کر کھڑا کر دیا ہے مجھے زندگی نے.....

مجھے نہیں معلوم تھا کہ محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا ملتی ہے وہ کیسے کر سکتا ہے میرے ساتھ ایسا... مریم کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا میں نہیں مانتی ایسا نہیں ہو سکتا وہ مجھے نہیں چھوڑ سکتا نہیں... مریم نفی میں سر ہلاتی ہوئی بول رہی تھی لیکن مریم غلطی تمہاری ہی ہے میری؟ میری کیسے غلطی ہو سکتی ہے

تم نے اپنے ماما پاپا کو تکلیف دی انہیں روتا چھوڑ آئی ہو ان کی عزت کی دھجیاں اڑا کر تم نے کیا سوچا کہ تم معتبر ٹھہرائی جاؤ گی...
www.urdu novels mania.com
مریم خاموش ہو گئی

یہ محبت نہیں ہوتی محبت جسم سے نہیں روح سے کی جاتی ہے محبت تو یہ ہوتی ہے کہ محبوب سامنے ہو اور آپ اسے نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں کہ کہیں وہ بدنام نہ ہو جائے

ادب پہلا قرینہ ہے

عشق کے قرینوں میں

عاشق کبھی اپنے محبوب کو رسوا نہیں کرتا تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ یہ محبت تھی وہ تمہارے پاس آتا تم اسے اجازت دیتی تھی ورنہ کسی مرد میں اتنی مجال نہیں کہ عورت کی اجازت کے بغیر اس سے بات بھی کر سکے۔۔ آج مریم خاموش تھی اور اس کا ضمیر اسے آئینہ دکھا رہا تھا اس کی نام نہاد محبت کا جس ضمیر کو وہ آج تک سلائی آئی تھی۔۔

مجھے پہلے کیوں نہیں یہ سب نظر آیا۔۔ مسلسل رونے کے باعث مریم کی آنکھوں میں سو جن ہو گئی، چہرہ مرجھایا ہوا تھا اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ دو گھنٹے بیت گئے اور ٹرین آگئی۔۔ مریم مرے مرے قدم اٹھاتی ٹرین میں جا بیٹھی اصل سفر تو شاید اب شروع ہوا تھا۔۔

مریم کے ساتھ ساتھ آفاق بھی رو رہا تھا۔۔

آفاق مجھے تو چاروں جانب سے شکست ہوئی تھی نہ فیملی رہی نہ محبت میں تو خالی ہاتھ رہ گئی کنگال ہو گئی میں۔۔ اور سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ میں خود ذمہ دار ہوں اپنی اس حالت کی اگر تبھی عقل استعمال کرتی اور وہ قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار منحنی پہلو پر نظر ثانی کر لیتی تو شاید زمانے کی ٹھوکریں میرا مقدر نہ بنتیں۔۔۔۔

آفاق کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کی داستان پر افسوس کرے یا ہمدردی۔۔

پھر میں کراچی آگئی جو زیور میں گھر سے لائی تھی اسے بیچ کر یہاں ایک چھوٹا سا گھر لے لیا سب سے لو ایریا میں آفاق اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میرے پاس کیا تھا پاپا نے دنیا کی ہر نعمت مجھے دی اور میں ان سب کو ٹھکرا کر چلی گئی...

کچھ پیسے جو حسن نے دیئے اور کچھ گھر خریدنے کے بعد جو رقم میری پاس بیچ گئی اس پر میں اپنا گزر بسر کرنے لگی اور تم یقین نہیں کرو گے آفاق میں نے ایسے بھی دن دیکھے ہیں جب جیب میں ایک ٹھیلہ نہیں تھا اور پیٹ خالی تھا میں اپنی زندگی کا یہ وقت کبھی نہیں بھول سکتی شاید یہ بھلائے جانے کے قابل بھی نہیں ہے تمہیں معلوم ہے آج مجھے اللہ کی دی ہوئی ہر چیز کی قدر آگئی ہے پھر چاہے وہ رزق ہو یا رشتے...

مریم خاموش ہو گئی...

جتنی تکلیف اس نے برداشت کی تھی اسے بیان کرنے کے لیے الفاظ کم تھے...

مریم میں جانتا ہوں تم نے جو کیا وہ غلط نہیں بہت غلط تھا لیکن جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا وہ حد سے زیادہ برا تھا شاید تم اتنی تکلیفوں کی مستحق نہ تھیں جتنی تمہیں ملی ہیں

نہیں آفاق مجھے شاید ضرورت تھی اس سب کی ورنہ میں کبھی نا سمجھ پاتی اپنی غلطیوں کو کبھی نہ دیکھ پاتی مجھے افسوس نہیں ہے نہ ہی میں افسوس کر سکتی ہوں کیونکہ اس کی وجہ میں خود ہوں

میری کم عقلی ہے... آفاق کو دیکھ کر مریم کو لگ رہا تھا سخت دھوپ میں گھنسا یہ مل گیا ہو...

مریم تم واپس چلو میرے ساتھ گھر...

نہیں آفاق تم پاگل ہو کیا میں نے تمہیں اسی لیے سب نہیں بتایا کہ تم مجھے واپس لے جاؤ میں وہاں موجود ایک ایک انسان کی گناہگار ہوں ماما پاپا کے بعد تمہاری سب سے بڑی مجرم ہوں میں مجھ سے ایسا رویہ مت رکھو مجھے سزا دو اپنے دل کی بھڑاس نکالو....

آفاق نفی میں سر ہلانے لگا

مریم مجھے لگا تھا میں تم سے نفرت کرنے لگا ہوں لیکن آج مجھے تم سے دوبارہ محبت ہو گئی ہے...

مریم حیرت سے اسے تنکے لگی

آخر کس مٹی کا بنا تھا وہ شخص جو اتنا سب ہونے کے باوجود اس کے ساتھ کھڑا تھا...

تمہیں تو مجھ جیسی لڑکی کو ٹھوکر مار کر جانا چاہیے

اگر اس کا علم نہ ہوتا تو شاید ایسا ہی کرتا لیکن اب ممکن نہیں تمہیں اس حال میں چھوڑ کر جانا...

آفاق تم سمجھ نہیں رہے میں واپس نہیں جا سکتی حسن نے مجھے کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا

مریم تم یہاں تنہا سروائیو نہیں کر سکتی...
میں تنہا نہیں ہوں میرے ساتھ ہے کوئی...
کون؟؟؟

مریم ادھر ادھر دیکھنے لگی
میں گھر جا کر تمہیں اپنی رپورٹس دکھا دوں گی پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا....
اوووہ.... آفاق سمجھ گیا

کوئی فرق نہیں پڑتا تم بس واپس چل رہی ہو تو مطلب فائنل ہے... آفاق حتمی انداز میں بولا
آفاق میں اپنی زندگی شروع کر چکی ہوں واپسی کے دروازے تاحیات مجھ پر بند ہیں مجھے کسی
آزمائش میں مت ڈالو میں برداشت نہیں کر سکوں گی... مریم چہرہ ہاتھوں میں چھپائے
زادو قطار رونے لگی...

آفاق نے اسے رونے دیا تاکہ اس کا دل ہلکا ہو جائے اس کی اپنی آنکھیں بھی برس رہیں
تھیں

خوبصورت چہروں کے پیچھے نہیں سچی محبت کے پیچھے بھاگیں

چہرے تو بہت مل جائیں گے لیکن محبت نہیں ملے گی...

جیسے ہی میرا نے شوٹ ہم بولا نور شایان کے سامنے آگئی پہلی گولی اس کے پیٹ میں لگی اور دوسری بازو کے آر پار ہو گئی.....

شایان شاگ کی کیفیت میں نور کو دیکھنے لگا جو لڑکھڑاہی تھی شایان گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور نور کے چہرے کے نیچے اپنی بازو رکھ دی...

نور... شایان اس کا منہ تھپتھپانے لگا

میرا افسوس سے دیکھنے لگی کہ نشانہ چوک گیا

نور اپنی آنکھیں کھولے رکھنا بند نہیں کرنا...

شایان اسے ہوش میں رکھنے کی کوشش کرنے لگا

لیکن نور کی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں..

چند ہی منٹوں میں نور خون میں نہا گئی...

شایان کو اپنی بے بسی پر غصہ آ رہا تھا

اس سے پہلے کہ میرا دوبارہ شوٹ کرنے کا بولتی ان کے سامنے ایک گاڑی آئی...

میرا ڈرگئی اور ان لوگوں کے ساتھ بھاگ دوڑی....

وہ شایان کا دوست تھا...

شایان کیا ہوا؟ وہ گھبراتے ہوئے پوچھنے لگا... یا را بھی کچھ مت پوچھ بس جلدی سے ہاسپٹل چل... کہتے ہوئے شایان نے نور کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی اور نور کی آنکھیں بند ہو گئیں...

شایان نے اسے اٹھا کر گاڑی میں لٹایا اور دوست کو فل سپیڈ پر ڈرائیو کرنے کی ہدایت دی...

نور تم ایسے نہیں جاسکتی... شایان کی آنکھوں سے آنسو نکل کر نور کے چہرے پر گرے لیکن وہ تو دنیا جہان سے بے خبر تھی... پلیز ڈرائیو فاسٹ... شایان فکر مندی سے بولا

ابھی تم کچھ دن یہاں ہوٹل میں رہو جب تک میں کراچی میں ہوں اور تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ایسی گھٹیا جگہ پر جاب کرنے کی اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے...

آفاق کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا

ایک اور بات...

مریم نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے فون کر لینا اپنا نمبر میں لکھ کر جا رہا ہوں اور اگر تم نے مجھے نہیں بتایا تو میں ناراض ہو جاؤں گا تم سے...

مریم آنکھوں میں نمی لیے اثبات میں سر ہلانے لگا...
آفاق دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا

مریم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کیا کرے وہ واپس نہیں جاسکتی تھی لیکن دل تو چاہتا تھا واپس جانے کو ماما، پاپا، مجیب، ایمان، فاطمہ سب کتنے یاد آتے تھے یہ تو وہی جانتی تھی پتہ نہیں زندگی مجھے موقع دے گی بھی یا نہیں آپ لوگوں کو دوبارہ دیکھنے کا...

یا اللہ پلیز میرے لیے آسانی کر دیں میں مزید تکلیف برداشت نہیں کر سکتی مجھ میں ہمت نہیں رہی اب... آفاق نے سہی کہا تھا اس معاشرے میں عورت مرد کے سہارے کے بغیر نہیں رہ سکتی لیکن میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ مجھے کوئی سہارا دے کوئی پاگل ہی ہوگا جو مجھے پناہ دے گا...

حسن کاش تم ایسا نہ کرتے مجھے نفرت محسوس ہوتی ہے تم سے... مریم حقارت سے سوچنے لگی

تمہیں کبھی میری یاد نہیں آئی بھی کیوں؟

محبت اور وقت گزاری میں فرق ہوتا ہے تمہارا ساتھ میرے لیے ایک اثاثہ تھا اور میں فقط تمہارا ٹائم پاس دل بہلانے کا ایک کھلونا.. سچ میں دنیا نے بنت حوا کو کھلونا ہی سمجھ رکھا ہے تبھی تو جس کا دل چاہتا ہے ان کی عزت سے کھیل جاتا ہے یہ ہمارے مردوں کی گندی ذہنیت ہے جس کے باعث بنت حوا اپنے گھر میں بھی محفوظ نہیں آخر کب تک عورت کو کھلونا بنا کر رکھا جائے گا کیا ان کی زندگی انمول نہیں انہیں کیڑے مکوڑوں کی طرح پیروں میں روند دیا جاتا ہے پاؤں کی دھول بنا کر رکھتے ہیں جب جی چاہا اڑا دیا اے مورخ! وہ بھی انسان ہیں انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے زمانے کے سامنے رسوا کر کے انہیں موت کی بھیٹ چڑھا دیتے ہو ابن آدم نہ تو جی سکتی ہیں نہ مر سکتی ہیں گھٹ گھٹ کر جینے کے لیے چھوڑ دیتے ہو اس سے تو بہتر ہے ایک اور گناہ کے مرتکب ہو جایا کرو اور انہیں موت کی نیند سلا دیا کرو کیونکہ مار تو انہیں دیتے ہی ہو بس یہ سانسوں کا کھیل ہے اسے بھی ختم کر دیا کرو شاید ان کی کچھ اذیت ہی کم ہو جائے

حیرت کی بات ہے زمانہ جتنا پڑھا لکھا ہوتا جا رہا ہے یہ مرد اتنے ہی جاہل بنتے جا رہے ہیں انہیں اس بات سے بھی خوف نہیں آتا کہ ہماری بھی ماں بہنیں گھر میں موجود ہیں لیکن جب دماغ میں ہی گند بھرا ہو تو اچھا کس طرح سے سوچ سکتے ہیں

سٹوڈنٹس اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں کیا فائدہ ایسے علم کا جب انہیں عورتوں کی عزت کرنا ہی نہ سکھا یا جب انہیں یہ نہ بتایا کہ بیٹا کسی کی بہن بیٹی پر بری نظر مت رکھنا... میں کہتی ہوں لعنت ہے ایسے مردوں پر شرم سے ڈوب مرنا چاہیے انہیں لیکن وہ زیادہ خوش نہ ہوں اس دنیا میں تو قانون نہیں ہے یہاں کی عدالت سے بچ جائیں گے لیکن اللہ کی عدالت سے انہیں کوئی نہیں بچا سکے گا اس دن یہ روئیں گے تب ہوگا حساب بے شک اللہ بہتر حساب کرنے والا ہے....

ہاسپٹل کے باہر نور کو سٹرچر پر لٹایا گیا تو شایان اس کا ہاتھ تھامے اندر چلنے لگا آنسوؤں کے باعث نور کا چہرہ بار بار دھندلاتا جا رہا تھا وہ شاک سا اس کے ساتھ چل رہا تھا نور کا خون کافی ضائع ہو چکا تھا اسے

آئی۔سی۔یو میں لے گئے...
 یہ پولیس کیس تھا لیکن شایان نے کسی بڑے سرجن کو کہہ کر علاج شروع کروایا..

شایان فکر مند سا باہر بیٹھا تھا

اگر نور کو کچھ ہو گیا تو میں ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا پلیز اللہ پاک نور کو کچھ نہ ہو...

آج شایان کے آنسو نور کے لیے نکل رہے تھے

ملجوا سا حال بنا ہوا تھا شایان کے بکھرے بال، بڑھی شیو، آنکھیں سرخ، دھول سے اٹے کپڑے اور لبوں پر صرف نور کا نام تھا...

شایان کو لگا وہ نور کو نہیں بلکہ اپنی زندگی کو کھو رہا ہے جو ریت کی مانند اس کے ہاتھ سے پھسلتی جا رہی تھی...

نہیں نور ابھی تو ہمیں بہت سی خوشیاں ایک دوسرے کی سنگت میں دیکھنی ہیں یہاں آکر تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی میں پھر سے کسی کو کھونے کا متحمل نہیں وہ بھی ایسی انسان کو جو مجھ سے بے حد محبت کرتی ہے.. وہ نفی میں سر ہلاتا خود کلامی کر رہا تھا دو گھنٹے کی سرجری کے بعد ڈاکٹر زباہر نکلے...

شایان اٹھ کر ان کے پاس گیا...

ڈونٹ وری شی از آؤٹ آف ڈیجھر.... ڈاکٹر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اور اپنے کیبن میں چلا گیا...

شایان نے نرس کو روکا

کیا میں اپنی وائف سے مل سکتا ہوں؟؟؟

انہیں روم میں شفٹ کر دیں اس کے بعد...

شایان اثبات میں سر ہلاتا باہر نکل آیا اس کے قدم دم بخود مسجد کی جانب اٹھ رہے تھے...

شایان وضو کر کے نماز پڑھنے لگا اس کے آنسو پاؤں پر گر رہے تھے ناجانے کس بات پر اس کا دل رو رہا تھا... نماز پڑھ کر وہ سجدے میں گر گیا اور زاد و قطار رونے لگا ایک عرصہ ہو گیا تھا اسے خدا سے دور آئے اس نے دعا مانگنا چھوڑ دیا تھا اللہ سے بھروسہ اٹھ گیا تھا لیکن آج وہ اسی در پر آیا تھا وجہ جاننے سے وہ خود قاصر تھا نور تمہاری نمازیں تمہارا یقین فاتح ہوا اور مجھے دیکھو میں شکست کھا کر بھی جیت گیا کیا مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب ہو سکتا ہے شایان کو خود پر رشک آ رہا تھا... وہ کی گھنٹے اسی حالت میں رہا کبھی اپنے گناہوں کی معافی مانگتا تو کبھی نور کی صحت یابی کی دعا کرتا شایان نے دو نفل شکرانے کے ادا کیے اللہ نے نور کی جان بخشی کر دی تھی اس کے لیے یہ عنایت بہت اہمیت کی حامل تھی... نمازی اسے دیکھ کر پریشان ہو گئے مولوی صاحب شایان کے پاس آئے.... بیٹا تم ٹھیک ہو؟

شایان نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا
جی... بس اتنا ہی بول پایا

بیٹا جو یہاں روتا ہے نہ اسے قسمت پر رونا نہیں پڑتا... وہ مسکراتے ہوئے بولے

بہت اچھی بات ہے تم دنیا کی بجائے اللہ کے سامنے رورہے ہو کیونکہ اللہ ہی حقدار ہے کہ دل کا حال اسی سے بیان کیا جائے معلوم ہے وہ توشہ رگ سے بھی زیادہ قریب سے سب دیکھتا جانتا ہے لیکن پھر بھی جب بندہ اس سے کہتا ہے تو وہ سنتا ہے کیونکہ وہی سامع ہے اور وہ سننا چاہتا ہے وہ تو کہتا ہے کہ اے بندے مجھ سے کہ یہ تو ہماری کم عقلی ہے جو ہم ایسے سہاروں کے پیچھے بھاگتے ہیں جو ہمیں فائدہ نہیں دے سکتا اور اللہ کا سہارا نہیں لیتے جس کے ہاتھ میں ہر چیز ہے

شایان خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا...

دل کی باتیں چپکے چپکے اللہ سے کر لیا کرو کبھی سکون کی تلاش میں نہیں نکلو گے...

شایان اثبات میں سر ہلانے لگا...

اسے نور کا خیال آیا...

شکریہ مولوی صاحب میں چلتا ہوں...

وہ مصافحہ کرتا باہر نکل گیا...

دل کے داغ دھل چکے تھے شایان پر سکون سا نور کے کمرے میں آیا...

نرس اسے سوپ پلا رہی تھی...

دروازہ کھلنے کی آواز پر نور نے چہرہ موڑ کر دیکھا اور شایان کو دیکھتی مسکرا نے لگی.....

شایان نرم مسکراہٹ لیے اس کے پاس آیا
کیسی ہو نور؟؟

ٹھیک ہوں میں... نور اسے دیکھتی ہوئی بولی
جھوٹ بول رہی ہونہ...

نور حیران ہوئی
نہیں...

خود کو دیکھو زرا کہاں سے ٹھیک لگ رہی ہو مام کو معلوم ہوا تو مجھے گھر سے باہر نکال دیں
گی...

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

شایان کی بات پر نور مسکرانے لگی
پہلے جیسی بھی ہو جاؤں گی...

نرس باہر چلی گئی

شایان نے نور کا ہاتھ پکڑ لیا

نور پلیر مجھے معاف کر دو... آنسو پھر سے بہنے لگے

شایان آپ معافی کیوں مانگ رہے ہیں؟؟؟ نور ششہ سی اسے دیکھنے لگی

کیونکہ میں نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے میرے باعث بہت دکھ تم نے برداشت کیے اور میں سوچے بنا وہ سب کرتا رہا پلیز مجھے معاف کر دو.... شایان نے نور کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے

شایان مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے آپ پلیز مجھ سے معافی مت مانگیں بس دوبارہ کبھی وہ سب مت کیجیے گا..... نور مسکراتی ہوئی بولی

لیکن کیوں؟؟؟

بس میں نہیں جانتی... نور نے لاعلمی ظاہر کی

اب زرا مجھے یہ بتاؤ تمہیں میرا کس پاس جانے کا مشورہ کس نے دیا تھا؟؟ شایان خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

آپ خوش نہیں تھے اور آپ کو اس حال میں دیکھنا میرے بس میں نہیں تھا اسی لیے میں نے وہ فیصلہ کیا لیکن سب خراب ہو گیا...

ایک لگاؤ کا خراب ہو گیا... شایان غصے سے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے بولا

ابھی بھی لگائیں لگے؟؟؟ نور منمنائی

نہیں اب وہ سب نہیں کروں گا اب کچھ اور کروں گا...

کچھ اور مطلب؟؟؟

تم بدھو ہی رہو گی

تمہیں انداز بھی ہے میرا کہ اس وقت دو لڑکوں کے ساتھ افتیر چل رہے ہیں اور تم اسے
میرے ساتھ باندھنے چلی تھی...

نور حیران ہوئی

مجھے تو علم ہی نہیں تھا

اب تو علم ہو گیا نہ..

بس اب کوئی بات نہیں...

کیوں؟

ویسے نور مجھے ہنسنی آرہی ہے سوچ کر کہ تمہارا کیا بنے گا... شایان مسکراتے ہوئے بولا
کیا مطلب؟؟؟ نور نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

شایان نے دونوں ہاتھوں میں نور کا چہرہ تھاما اس کے چہرے پر جھکا اور اس کی روشن

پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھ دئے

نور کے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی

جب تم میرا یہ روپ دیکھو گی... شایان شرارتی مسکراہٹ لیے بولا

نور بلس کرنی لگی

ایک بات بولو...

شایان اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

بولیں...

یہ جگہ تو ایسی نہیں ہے لیکن میں پھر بھی کہنا چاہتا ہوں تم میرے لیے ناگزیر ہو ان چند گھنٹوں میں مجھے لگا میں نے خود کو کھودیا ہے میں نہیں جانتا کب ہوا یہ سب لیکن میں خوش ہوں نور کہ اللہ نے مجھے تم جیسی بیوی دی میں موم بتی لے کر بھی دو بتی کی سڑکوں پر ڈھونڈو گا نہ تم جیسی آدمی بھی نہیں ملے گی... شایان مسکراتے ہوئے کہنے لگا نور مسرور سی مسکرانے لگی..

ایک بات بتاؤ تم نے مجھے گولی کیوں نہیں لگنی دی... شایان میں اپنے سامنے آپ کو موت کے منہ میں نہیں ڈال سکتی تھی میں خود تو موت کو گلے لگا سکتی ہوں لیکن آپ کو کچھ نہیں ہونے دے سکتی....

اتنا پیار کرتی ہو مجھ سے؟؟؟ شایان کو خود پر رشک آنے لگا اگر اسے پیار کہتے ہیں تو ہاں میں آپ سے بے تحاشا پیار کرتی ہوں اتنا کہ تم بن جینا ممکن نہیں...

آئی لویو نور.... شایان نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

نور کے سنگ مرمر جیسے ہاتھ ابھی تک شایان کے ہاتھ میں تھے

شایان مجھے لگ رہا ہے آپ میں کسی اور کی روح آگئی ہے... نور شرارت سے بولی

ابھی تم بیگم جی آپ ٹھیک ہو جائیں پھر پتہ چلے گا... شایان اس کی ناک دباتے ہوئے بولا

اب یہ بتاؤ مام کو کیا بولو اگر انہیں سب بتایا تو میرا تو گھر میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا جائے

گا...

کوئی بات نہیں آپ کی اینٹری میں کروادوں گی.. نور مسکراتی ہوئی بولی

اچھا ایسا کرو تم آرام کرو میں ابھی آتا ہوں میڈیسنس وغیرہ لینی ہیں...

تھوڑی سی نرمی بھی لے آئیے گا... نور شرارت سے بولی

آہاں تمہیں تو بونا آگیا ہے بھگی بلی... شایان لقمہ دیتے ہوئے باہر نکل گیا...


نور نے سکون سے آنکھیں بند کر لیں...

www.urdu novels mania.com

آفاق بار بار نور کا نمبر ٹرائی کر رہا تھا لیکن ناکامی ہو رہی تھی.....

Don't copy without my permission!!!!

تم۔ بن۔ جینا۔ ممکن۔ نہیں

حمزہ۔ تنویر 

قسط 14 سیکنڈ لاسٹ

شایان آن لائن تھا آفاق نے اسے کال کی...

چند منٹ بعد شایان نے ریسو کیا...

ہاں بول آفاق؟؟ وہ عجلت میں بولا

یار نور آن لائن کیوں نہیں ہو رہی کل سے؟؟ آفاق الجھا الجھا سا بولا

خیریت تجھے کوئی کام تھا؟؟ شایان اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

جی تھا کچھ کام زرا میری بات کروادیں نور سے

ابھی تو نور بڑی ہے بعد میں کر لینا بات... شایان نے بہانہ بنایا

یہ نور نے کہا ہے؟؟ آفاق حیران ہوتا ہوا بولا

شایان سوچ میں پڑ گیا

آفاق میں تجھے ٹھیک بیس منٹ بعد کال بیک کرتا ہوں اوو کے...

اوو کے میں ویٹ کر رہا ہوں... کہ کر آفاق نے مایوسی سے فون بند کر دیا

یار نور آپ کی ہیلپ چاہیے میں شدید الجھن کا شکار ہوں نا آگے جاسکتا ہوں نا پیچھے...

آفاق نے بال مٹھیوں میں جکڑ لیے...

مریم کے نہ ہونے پر تو صبر کر لیا تھا لیکن اب سامنے آنے پر کیسے دل کو سمجھاؤں یہ تو کچھ

بھی سننے کو تیار نہیں...

آفاق بے مقصد سڑکوں پر گھوم رہا تھا دماغ میں اس کے مریم چل رہی تھی دل میں تو وہ

پہلے سے ہی بسی تھی...

آفاق جیوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا...

نور آفاق آپ سے بات کرنا چاہتا ہے... شایان متفکر سا نور کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

لائیں دیں فون میں کر لیتی ہوں بات... نور نے ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا

اسے سب بتانا پڑے گا...

نور اسے گھورنے لگی

تو آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں اس سے چھپاؤں گی؟

اچھا اگر میں کہوں پھر بھی نہیں...

نور نے خاموش ہو کر سر جھکا لیا

شایان مسکراتے ہوئے آفاق کو کال کرنے لگا

فون کی رنگ آفاق کو اس کی سوچوں سے باہر لائی...

نور میں ابھی آتا ہوں آپ بات کرو... شایان کہتے ہوئے باہر نکل گیا...

کیسے ہو آفاق؟؟؟

جیسے ہی آفاق کی نظر نور پر پڑی وہ ششدر رہ گیا...

نور؟؟

ہاں...

کیا ہوا آپ کو آپ ہاسپٹل میں کیا کر رہی ہو اور یہ آپ کی بازو؟؟ آفاق نے ایک ہی سانس

میں کئی سوال کر ڈالے

کچھ نہیں ہوا تم بتاؤ کام تھا کوئی؟؟

پہلے مجھے بتائیں پھر میں اپنی بات کروں گا.. آفاق بضد ہوا

نور نے اسے ساری بات بتائی...

آفاق پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا
 نور آپ کی عقل کہاں گئی تھی مجھے یقین نہیں آ رہا آپ کی بات پر...
 اچھا نہ بس پہلے ہی شایان نے اچھی کی ہے اب تم بھی شروع مت ہو جاؤ...
 یہ بتاؤ آپ ٹھیک ہو یا پھر مجھے بہلانے کی کوشش کر رہی؟؟
 جب باقی سب سچ بتا دیا پھر یہ کیوں جھوٹ بولوں گی... نور خنکی سے بولی
 اچھا پھر سنو...



آفاق کلا کھنکارتا ہوا بولا
 مجھے مریم مل گئی ہے...
 آفاق نے گویا بم پھوڑا تھا...
 نور کی آنکھوں میں بے پناہ حیرت تھی...
 ستیر تسلی؟؟

جی...
 کیسی ہے وہ اور کہاں ملی تمہیں؟؟
 اب ٹھیک ہے کراچی آیا ہوا ہوں میں...
 آفاق نے نور کو مختصر ساری بات بتادی...

نور کی آنکھوں سے آنسو روانہ ہو گئے...

نور یاد رہے یہ بات صرف ہم دونوں کے بیچ رہے آپ کے شوہر کو بھی علم نہ ہو...

ٹھیک ہے میں نہیں بتاؤ گی لیکن یہ سب آفاق مجھے دکھ ہو رہا ہے...

میری بھی یہی کنڈیشن ہے کل سے اسی لیے تو آپ کو کال کر رہا تھا تاکہ مشورہ کر سکوں...

تم کیا چاہتے ہو آفاق؟؟ نور نے دو ٹوک بات کی

نور میرا دل اسے چھوڑنے پر راضی نہیں اور دماغ اپنانے پر اب میں دل اور دماغ کی جنگ میں پھنس گیا ہوں...

میری بات سنو آفاق تم دماغ کو ہزاروں حقائق دکھا کر دلیلیں دے کر سمجھا سکتے ہو لیکن دل کو نہیں...

سہی کہ رہی ہیں آپ میرا دل بھی اسے اس حال میں چھوڑنے پر راضی نہیں..

پھر کیا کرو گے؟؟

سوچ رہا ہوں نکاح کر لوں اس سے؟؟؟

تم اسے وہ عزت دے پاؤ گے جس کی وہ حقدار ہے؟؟؟

شاید... آفاق سوچتے ہوئے بولا

جلد بازی میں کبھی فیصلہ نہیں لینا چاہیے ورنہ ساری زندگی پچھتا نا پڑتا ہے...

تم مریم کو ہی دیکھ لو کہاں سے کہاں آگئی ہے وہ...
آپ ٹھیک کہہ رہی ہو...

ایک اور بات تم مریم سے وہی بات کرو جو تم بعد میں پوری بھی کر سکو یہ نہ ہو کہ ابھی تم بڑے بڑے عہد و پیمان کر لو کہ میں تمہیں ہاتھ کا چھالہ بنا کر رکھوں گا یا سر آنکھوں پر بٹھاؤں گا اور بعد میں تم پورا نہ کر پاؤ تم اسے وہی امید دلاؤ جو تم پوری کر سکو آفاق ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کسی کی زندگی خراب کرنے کا ابھی تم تھوڑا وقت لو اس بارے میں اچھے سے سوچو اپنے فیصلے پر بھی نظر ثانی کرو کیونکہ یہ جو تمہیں اتنا آسان نظر آ رہا ہے نہ اصل میں ہے نہیں...

ٹھیک ہے نور میں کچھ دن کراچی میں ہی ہوں دوبارہ سے سوچوں گا ہر چیز کو آپ بتاؤ واپس کب آؤ گی؟

شایان بتا رہے تھے کہ ڈاکٹر نے بیڈریسٹ کا بولا ہے تو ابھی تو نہیں آسکتے کچھ ٹائم لگے گا... آفاق میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں... نور باہر دیکھتی ہوئی کال بند کرنے لگی... غالباً شایان کسی سے بحث کر رہا تھا...

شایان؟؟ نور نے اسے آواز دی

شایان اس کی آواز سنتا اندر آیا

کیا ہوا نور؟؟ وہ فکر مندی سے بولا

باہر کون ہے؟؟

کوئی نہیں تم ریسٹ کرو... شایان اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا
اسی لمحے میرا دروازہ کھول کر اندر آئی..

گیٹ آؤٹ میرا... شایان انگلی اٹھاتے ہوئے غصے سے بولا

شایان پلیز صرف دو منٹ...

میں نے تمہیں ابھی کیا کہا تھا...

نور نے شایان کا ہاتھ پکڑ کر اسے میرا کی جانب جانے سے روک دیا...

شایان نور کو دیکھنے لگا..

کیا کہنا ہے تمہیں؟؟ نور میرا سے مخاطب ہوئی

نور مجھے صرف دو منٹ بات کرنی ہے تم سے.. ٹھیک ہے بولو دو منٹ ہیں تمہارے

پاس...

نور... شایان نے اسے روکنا چاہا

شایان سننے میں کیا حرج ہے...

آتم سوری نور میں اندھی ہو گئی تھی میری وجہ سے تمہارے ساتھ یہ سب ہو گیا... میرا دکھی ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگی...

اور کچھ؟؟ میرا کہ خاموش ہوتے ہی نور گویا ہوی

مجھے بس معافی چاہیے تم سے میں تم دونوں کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی لیکن اب کے لیے معاف کر دو... وہ ہاتھ جوڑے بول رہی تھی

ٹھیک ہے معاف کیا میں نے تمہیں اب تم جاسکتی ہو... نور نے دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

میرا چپ چاپ باہر نکل گئی...

مائی فٹ اس نور سے معافی مانگنی پڑی خیر اب یہ خطرہ تو ٹل گیا... میرا سوچتی ہوی چلنے لگی نور تم پاگل ہو وہ صرف خود کو بچانے کے لیے کر رہی تھی تاکہ اس کا فیوچر، کیرئیر خراب نہ ہو وہ جانتی ہے میں اس پر کیس کر دوں گا اسی لیے...

اچھا بس چھوڑیں وہ چلی گئی نہ دفع کریں... نور مسکراتی ہوی بولی

ہممم پھر تمہیں پکڑو؟؟ شایان بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

میں نے ایسا تو نہیں کہا... نور نے ہڑبڑائی

لیکن مجھے تو یہی سمجھ میں آیا ہے..

شایان اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا
 شایان اس کے بے حد قریب تھا نور لب کا ٹٹنے لگی...
 شایان مجھے ڈسپارچ کب کریں گے؟
 جب کہوگی... شایان مسکراتے ہوئے بولا
 جتنا بیوقوف آپ مجھے سمجھتے ہیں اتنی میں ہوں نہیں...
 اچھا اس سے کم بھی نہیں ہو..
 شایان...

حجی میری جان؟؟ شایان جذبولں سے چور ہو کر بولا
 نور کو سمجھ نہ آئے کیسے اسے کہے کہ تھوڑا دور ہو کر بیٹھے
 وہ انگلیاں مڑوڑنے لگی شایان کو اس پر ترس آگیا اور فاصلہ بڑھا دیا
 نور کا سانس بحال ہوا..

شایان اسے میڈیسنس دینے لگا
 شایان بہت کڑوی ہے... نور منہ بناتی ہوئی بولی
 اچھا میں ڈاکٹر سے کہتا ہوں کہ میٹھی دوائی دے..
 آپ کے کہنے پر چیلنج کر دیں گے؟؟

بلکل... شایان اعتماد سے بولا

پھر آپ چیخ کر والیں...

شایان کا قہقہہ بلند ہوا

نور منہ پھلائے اسے دیکھنے لگی

نور مجھے لگتا ہے تمہارے لیے تھوڑی سی سمجھ کرائے پر لانی پڑے گی... شایان پیٹ پر ہاتھ

رکھے ہنستے ہوئے بولا

نور محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگی

نور کو وہ ہنستے ہوئے بہت اچھا لگ رہا تھا

آپ بھی تو مجھے بیوقوف بناتے رہتے ہیں...

اچھا اب چپ کر کے کھاؤ یہ ورنہ میٹھی تو نہیں مزید کڑوی لے آؤ گا...

ایسے تو میں آپ کو جلا دہیں کہتی... نور جلتی بجھتی ہوئی دوائی کھانے لگی

ٹھیک ہو جاؤ پھر تم سے دو دو ہاتھ کروں گا.. شایان وارن کرتا واش روم میں چلا گیا..

نور مسکرا نے لگی...

نور کو ایک ہفتے بعد ڈسچارج کر دیا گیا ڈاکٹر نے تین ماہ کا بیڈ ریسٹ بولا

شایان نے بات گول مول کر کے مام کو بتا دی تھی..
 نور میگزین لیے بیٹھی تھی جب شایان کھانا لیے کمرے میں آیا
 نور کے دائیں ہاتھ پر ہٹی بندھی تھی شایان اس کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ سے کھلانے
 لگا نور کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی...
 کیا ہوا مرچ تیز ہے کیا؟؟؟ شایان پانی کا گلاس آگے کرتے ہوئے بولا...
 نور نفی میں سر ہلانے لگی...

پھر؟؟؟

شایان کو اپنے لیے فکر مند دیکھ کر نور کا دل بھر آیا...
 بس مجھ سے اور نہیں کھایا جائے گا... نور کی آواز بھرائی ہوئی تھی
 لیکن ابھی تو کھانا شروع ہی کیا ہے... شایان کو حیرت ہوئی
 بس دل نہیں کر رہا...

اچھا کوئی بات نہیں بعد میں کھا لینا جب دل کرے...
 شایان نے رُے اٹھا کر ٹیبل پر رکھ دی اور نور کے پاس آ کر بیٹھ گیا
 آپ نے بھی تو نہیں کھایا...
 میں بعد میں کھا لوں گا

نور نیچے منہ کیے بیڈ پر انگلیاں چلانے لگی

نور تمہیں معلوم ہے مجھے تمہارے بال بہت اچھے لگتے ہیں سیاہ سلکی بال... شایان اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا

مجھے بھی آپ کے بال بہت پسند ہیں نرم نرم سے... نور پر جوش سی بولی
تمہیں کیسے پتہ کہ میرے بال نرم ہیں؟؟ شایان تفتیشی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا
وہ وہ میں... نور سوچ میں پڑ گئی کہ کیا بولے

اس کا مطلب تم میری چیکنگ کرتی ہو یاں... شایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا
وہ جو بے دھیان بیٹھی تھی اس کی طرف کھینچی چلی گئی...

نور کے بال اس کے چہرے پر بکھر گے
شایان نے ہاتھ بڑھا کر نور کے چہرے سے اس کے بال ہٹائے...
نور اس کے لمس پر لرز گئی شایان کی قربت اسے کنفیوز کر دیتی...

نور کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئیں...

شایان آپ شاپنگ کرنے گئے تھے نہ... نور کو یاد آیا تو جلدی جلدی بولی
بلکل تمہیں تو دکھانا ہی بھول گیا شایان اس سے دور ہوتا بیڈ سے اتر گیا...
نور اپنے منتشر بال سمیٹنے لگی..

شایان یہ آپ میرے لیے لائے ہیں؟؟؟

نور کی آنکھوں میں حیرت تھی

نہیں اپنے لیے لایا ہوں کیسی لگے لگی؟؟ شایان ٹی شرٹ اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا
نور ہنسنے لگی

لیکن میں نے کبھی اس طرح کی ڈریسنگ نہیں کی...

نہیں کی تو اب کر لینا نو پر اہلم.. شایان نے ناک سے مکھی اڑائی
لیکن مجھے عجیب لگے گا

اف کچھ عجیب نہیں لگتا گھر میں ہم دونوں کے علاوہ کوئی بھی نہیں پھر کیا مسئلہ ہے...
اب اگر پہلے علم ہوتا تو پاکستان سے ہی زیادہ لے کر آتی.. نور منہ بنائے بڑبڑانے لگی
شایان مسکراتے ہوئے کب بورڈ میں رکھنے لگا..

www.urdu novelsmania.com

نور ایک بات تو بتاؤ... شایان اسے دیکھتا ہوا بولا

جی پوچھیں؟؟؟

تم مجھ پر کبھی غصہ کیوں نہیں ہوئی اور میری اتنی زیادتیوں کے باوجود میرے ساتھ رہی
تمہیں تو گھر چھوڑ کر چلی جانا چاہیے تھا لیکن تم وہیں رہی میرے ساتھ ایسا کیوں؟؟؟ شایان
اپنی الجھن ظاہر کرتے ہوئے بولا

پہلی بات تو یہ کہ اگر میں آپ پر غصہ کرتی تو آپ کو ہمیشہ کے لیے کھودیتی آپ مجھ سے مزید چڑنے لگتے ضد میں آ جاتے کیونکہ آپ کسی اور سے محبت کرتے تھے تب آپ کو میرے وجود سے کوئی سروکار نہیں تھا اور مجھے اپنا گھر بنانا تھا توڑنا نہیں...

دوسری بات اگر میں گھر چھوڑ کر چلی جاتی تو کبھی آپ کے دل میں اپنی جگہ نہ بنا پاتی یہاں تو لوگ آپ کے موجود ہونے کے باوجود آپ کی جگہ لے لیتے ہیں تو پھر اگر میں اپنی جگہ خالہ چھوڑ دیتی تو پھر کوئی دوسری یقیناً آتی میری جگہ لینے کے لیے جیسے کہ میرا....

عورت کو کبھی اپنا گھر اپنی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیے کیونکہ دوسری عورتیں تو تاک میں ہوتیں ہیں ہمارے جاتے ہی وہ ہماری جگہ پر قبضہ جمالیتی ہیں حالات کیسے بھی ہوں ٹھیک ہو جائیں گے لیکن اپنا گھر چھوڑ کر کبھی مت جائیں...

آفاق تم تو وہاں دل لگا کر ہی بیٹھ گئے ہو واپس آنے کا ارادہ نہیں کیا؟؟؟ نادیہ خفگی سے بولیں

وہ مام میرا دل کر رہا تھا کچھ دن گھوم پھر لوں تھوڑا چلنج آ جاتا ہے تمہاری بات تو ٹھیک ہے لیکن ابھی شایان اور نور بھی نہیں ہیں گھر اسی لیے میں کہہ رہی تھی...

میں کوشش کروں گا کہ جلد ہی آ جاؤں... آفاق نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن مسکرانہ سکا

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تم ایزی رہو..

نور آئینے کے سامنے کھڑی برش کر رہی تھی جب شایان واش روم سے نکلا...

شایان نور کے دائیں جانب کھڑا تھا وہیں رک کر نور کو دیکھنے لگا

نور نے اس کی جانب دیکھا تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

یہ کیا شایان آپ کپڑے پہن کر باہر نہیں آ سکتے... نور منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی

اگر پہن کر آتا پھر تمہیں اپنے سیکس پیکس کیسے دکھاتا... شایان بولتا ہوا نور کے پاس آیا اور

اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر کے اسے اپنے ساتھ لگا لیا...

نور اس کی اس حرکت پر لرزگی اور زور سے آنکھیں میچ لیں...

ارے آنکھیں تو کھولو... شایان مسکراتے ہوئے بولا

نور کی دھڑکنوں میں ارتعاش پیدا ہو گیا اسے اپنی دھڑکن کی آواز باہر تک سنائی دے رہی

تھی...

اور دل تو مانوا بھی حلق سے باہر نکل آئے گا

شایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کندھے پر رکھ لیا

اب تم آنکھیں کھولو گی یا نہیں؟؟؟

ایک شرط پر

کیا؟؟ شایان مسکراتے ہوئے بولا

آپ مجھے چھوڑیں پہلے شرٹ پہنیں پھر کھولوں گی

ایسے تو نہیں چھوڑوں گا...

پلیز... نور کے ہونٹ کپکپا رہے تھے

شایان کا دل کر رہا تھا شرارت کرنے کو

اگر تم نے آنکھیں نہ کھولیں تو میں تمہیں فرش پر سلاؤں گا اب سوچ لو...

شایان... نور آنکھیں کھولتی صدمے سے بولی

شایان اس پر جھکا اور نور کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر دی...

کئی لمحے نور اس کے لمس کو محسوس کرتی رہی شایان کی خوشبو اس کے منتھنوں سے اندر اتر رہی تھی...

اب جلدی سے شرٹ لادو مجھے لیٹ ہو رہا ہے.....

پہلے مجھے آزاد تو کریں ایسے کیسے لا کر دو.. نور منہ بناتی ہوئی بولی

شایان کی گرفت خاصی مضبوط تھی جسے نور توڑ نہیں سکتی تھی..

نہیں ایسے ہی لا کر دو... شایان اسے تنگ کرنے لگا

شایان ایسے کیسے؟؟؟ نور ششہ سی اسے دیکھنے لگی

میں نہیں جانتا لیکن اگر تم نے مجھے ابھی نہ دی شرٹ پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں..

شایان میں کیسے لا کر دے سکتی ہوں... نور روہانسی ہو گئی...

شایان مسکرا نے لگا...

اس سے پہلے کہ نور کے آنسو باڑ توڑ کر باہر نکلتے شایان نے اسے اپنے حصار سے آزاد کر

دیا....

نور خفگی سے اسے دیکھتی بیڈ کے دائیں جانب آ گئی اور بائیں ہاتھ سے اس کی شرٹ لے کر

آئی...

www.urdu novelsmania.com

تھینک یو... شایان نے اس کے کان میں سرگوشی کی

نور مسکرا نے لگی....

شایان نے شرٹ پہن کر نور کو دیکھا جو بال بنانے کی کوشش کر رہی تھی

شایان مسکراتے ہوئے اس کے عین پیچھے جا کھڑا ہوا نور کے ہاتھ سے برش لیا اور خود اس

کے بال بنانے لگا

نور خود کو سب سے خوش قسمت تصور کر رہی تھی قسمت اس طرح مہربان ہوئی تھی کہ وہ جتنا شکر کرتی اتنا کم تھا شایان کے پیار پر بار بار اس کی آنکھیں نم ہو جاتیں..

مریم تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیے میں تم سے نکاح کروں گا تمہارا ماضی جیسا بھی ہو تمہارا حال میں ہوں تم میرے نام سے جانی جاؤ گی تم کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا ٹھیک ہے؟؟؟

آفاق اس کے سامنے بیٹھا بول رہا تھا...

مریم آنکھوں میں بے پناہ حیرت لیے اسے دیکھ رہی تھی

آفاق نہیں میں تمہارے قابل نہیں ہوں... مریم سر جھکاتی ہوئی بولی

دو موتی اس کی گال پر لڑھک آئے

آفاق کو وہ دن یاد آیا جب مریم نے اسے کہا تھا کہ تم میرے قابل نہیں بے شک یہ دنیا مکافات عمل ہے

جو جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا...

مریم میں ایسا نہیں سمجھتا

نہیں آفاق مت کرو ایسا میں تمہارے اس نرم رویے کے لائق نہیں تمہیں تو چاہیے تھا مجھے دھتکار کے چلے جاتے اور تم مجھ جیسی سے نکاح کرنا چاہتے ہو؟

کیا مطلب ہے مجھ جیسی... آفاق نے غصے سے زیر لب دہرایا

مریم میں تمہیں جانتا ہوں تم حالات کی نذر ہوئی لیکن تم ایسی نہیں ہو جیسا لوگ سمجھتے ہیں سوچ لو ایک بار پھر آفاق مجھ پر بدکار ہونے کا الزام ہے...

میں دیکھ لوں گا سب لیکن تمہیں چھوڑنا میرے بس میں نہیں مریم میں چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتا

نہ ہونے پر تو صبر آ جاتا ہے لیکن ہونے پر نہیں آتا...

مریم کا سر نفی میں ہل رہا تھا چلو سامان لے آتے ہیں تمہارا... آفاق کھڑے ہوتے ہوئے بولا

آفاق نہیں میں کسی کا سامنا نہیں کر سکتی.. مریم میں ہوں نہ تمہارے ساتھ پھر تم کیوں ڈر رہی ہو...

جو غلط کرتے ہیں نہ وہی ڈرتے ہیں

مریم نے کہہ کر سر جھکا لیا

مان لیا لیکن اپنی غلطی سدھارنے کا موقع بھی تو ملنا چاہیے نہ بس تم سمجھ لو میں تمہیں وہی موقع دے رہا ہوں...

آفاق چلے جاؤ تم آمی کانٹ...

مریم پلیمت کرو ایسا میں نے جلد بازی میں یہ فیصلہ نہیں لیا بہت سوچا ہے میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر تم نہیں تھی لیکن تمہاری یادیں ہر لمحہ میرے ساتھ تھیں... آفاق اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا..

کتنی ظالم ہوتی ہے نہ محبت وقت آنے پر بھیک بھی مانگنے پر مجبور کر دیتی ہے محبت بھیک ہوتی ہے بڑی ذلت سے ملتی ہے...

آفاق پلیمز ایسے مت کرو... مریم کو تکلیف ہوئی ٹھیک ہے میں چلوں گی تمہارے ساتھ واپس.. مریم دل پر پتھر رکھتی ہوئی بولی اس کے لیے یہ خیال ہی سوہان روح تھا پھر اس گھڑی کیا کیفیت ہوگی جب وہ سب کے روبرو جائے گی...

آفاق مریم کو اس کے گھر لے گیا

مریم نے اپنا سامان جو کہ برائے نام تھے چند جوڑے تھے دو جوتے ساتھ میں ہاسپٹل کی رپورٹس...

آفاق نے گھر کسی کو اطلاع نہیں دی نہ مریم کے بارے میں نہ ہی اپنی آمد کے بارے میں...

وہ نور کو کال کرنے لگا...

نور میں گھر جا رہا ہوں مریم کو لے کر...

ٹھیک تم نے فیصلہ کر لیا ہے مجھے خوشی ہے اچھا یہ بتاؤ خالہ کو بتایا ہے تم نے؟؟
نہیں ابھی تک تو کسی کو نہیں....

بہمسم ایسا کرو خالہ کو بتا دو تاکہ وہ تیار رہیں اس طرح اچانک مریم کو سامنے دیکھ کر ناجانے کیا رد عمل ہوا ان کا...

آپ کستی ہو تو بتا دیتا ہوں یا آپ لوگ کوشش کرو نہ جلدی آنے کی... آفاق بے چارگی سے بولا اسے نور کی ضرورت تھی...

ہاں بس تھوڑا سا رسی کو رکرو پھر آجائیں گے...

اوو کے پھر گھر جا کر بات کرتا ہوں...

کہ کر آفاق نے فون بند کر دیا اور مام کو ٹیکسٹ کر دیا مریم کے سامنے وہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا...

نور کمرے میں تھی جب اسے باہر سے توڑ پھوڑ کی آواز سنائی دی...

نور گھبراتی ہوئی دروازے تک آئی...

آہستہ آہستہ سرگوشیاں سنائی دے رہی تھی وہ اندر آنے کی بات کر رہے تھے

نور کے پیروں تلے زمین کھسک گئی...

وہ کپکپاتی ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگی تاکہ چھپنے کی جگہ مل سکے

نور نے موبائل اٹھایا اور کب بورڈ سے ملحقہ خالی جگہ پر بیٹھ گئی...

شام کا وقت تھا لائٹس آف تھیں...

نور شایان کو کال کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا جس کے

باعث اس سے نمبر ڈائل نہیں ہو رہا تھا...

آوازیں قریب آ رہیں تھیں...

نور کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا خوف پوری شدت سے اس پر طاری

تھا...

وہ کمرے میں آگے چمیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگے...

شاید وہ کچھ تلاش کر رہے تھے

نور دم سادھے بیٹھی رہی... وہ اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی... دو منٹ میں وہ لوگ باہر نکل گئے...

نور اس جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی وہ ابھی تک خوف و دہشت کے زیر اثر تھی شایان جیسے ہی دروازے پر آیا تو حیران ہوتا اندر داخل ہوا میں تو دروازہ لاک کر کے گیا تھا

اور لاؤنج کا منظر دیکھ کر ششہ رہ گیا ہر چیز بکھری اور ٹوٹی ہوئی تھی شایان لاؤنج کو عبور کرتا کمرے کی جانب بڑھا نور؟؟؟

نور کہاں ہو تم؟؟ نور کے کان میں شایان کی آواز پڑی لیکن اس میں اٹھنے کی ہمت نہ ہوئی... شایان کمرے میں ادھر ادھر دیکھتا اسے پکارنے لگا...

نور لرزتے وجود کے ساتھ باہر نکلی شایان کی اس کی جانب پشت تھی شایان... نور کی روتی ہوئی آواز پر شایان نے چہرہ موڑ کر دیکھا... نور ہچکیاں لیتی اس کے سینے سے لگ گئی...

نور کیا ہوا اور تم اس حال میں....

شایان پتہ نہیں کون تھے وہ....

نور کا وجود ابھی تک کانپ رہا تھا...

ریلیکس نور میں آگیا ہوں نہ تم فکر مت کرو... شایان اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

بولا

شایان شایان مجھے لے جائیں یہاں سے پلیز... نور آنسوؤں سے رندھی آواز میں بولی

اچھا ٹھیک ہے تم بیٹھو یہاں.... شایان اسے خود سے الگ کرتا بیڈ پر لے آیا

نور کو پانی پلانے لگا... نور کی نظریں شایان کے چہرے پر جمی تھیں

اب تم سو جاؤ میں تمہارے پاس ہی ہوں...

نور اس کا ہاتھ تھامت لیٹ گئی

www.urdu novels mania.com

شایان نے اس پر لحاف اوڑھ دیا

نور آنکھیں بڑی بڑی کیے یک ٹک شایان کو دیکھنے لگی

ان کو بند کرو گی تو سو سکو گی نہ... شایان اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

شایان سمجھ چکا تھا بزنس میں جو گر بڑا رہی تھی وہ اسی کے متعلق فائلز لینے آئے تھے

شایان کو خود پر غصہ آنے لگا وہ کیوں نور کی حفاظت نہ کر سکا....

نیم تاریکی میں اس کی نظر نور کے صبح چہرے پر ٹھہر گئی سرخ ناک، آنکھیں بھی سرخ ہو رہیں تھیں کپکپاتے گلابی چھوٹے چھوٹے ہونٹ چہرے پر منتشر بال اسے مزید حسین بنا رہے تھے شایان کا دل بے قابو ہو رہا تھا نور نے آنکھیں بند کر لیں اور شایان کو لگا اس کی دنیا بھی بند ہو گئی...

شایان کا ہاتھ ابھی تک نور کے مول جیسے نازک ہاتھ میں تھا شایان کے لبوں کو دلفریب مسکراہٹ چھو گئی نور اسے پہلے سے بھی عزیز ہو گئی تھی اور یہ ڈرپوک سی لڑکی دن بہ دن اس کے دل کو اپنے بس میں کرتی جا رہی تھی اور شایان اس نقصان پر خوش تھا.....

مریم کو آفاق کے ہمراہ دیکھ کر نادیہ کے علاوہ باقی سب شاک میں تھے نادیہ نے آگے بڑھ کر مریم کو سینے سے لگایا ایک عرصے بعد مریم کو سہارا ملا تو وہ بکھر گئی ضبط کے باوجود آنسو بہنے لگے جنہیں روکنے کی کوشش میں وہ ہلکان ہو رہی تھی...

بس بس اور کتنا روؤں گی.... نادیہ اس سے الگ ہوتی ہوئی بولیں مریم سب کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھ گئی چاچی کی طنزیہ نظریں وہ خود پر محسوس کر رہی تھی ہائے ہائے آفاق کہاں سے اٹھا لائے ہو اس بھگوری کو... وہ ناک چڑھاتیں ہوئیں بولیں

چاچی پلیر آپ میری ہونے والی بیوی کو مخاطب کر رہی ہیں اپنے الفاظ کا چناؤ بہتر کریں
 گئیں تو میں بھی ضرور دوں گا ورنہ میں اپنے کسی بھی فعل کے لیے کسی کے بھی سامنے
 جواب دہ نہیں ہوں... کہتے ہوئے وہ کھڑا ہو گیا

چاچی بل کھا کر رہ گئیں

مام مریم کو آپ روم میں لے جائیں سفر کی مسافت زیادہ تھی تھک گئی ہوگی
 مریم دل ہی دل میں آفاق کی محبت کی قائل ہوتی جا رہی تھی بے شک اس کے ماں باپ کا
 انتخاب لاجواب تھا...

نادیہ مریم کو لے کر گیسٹ روم میں آگئی جوانوں نے آفاق کے کہنے پر ریڈی کروا دیا تھا
 پھوپھو آپ بھی مجھے کچھ نہیں کہہ رہیں کچھ تو بولیں گالیاں دیں لیکن یہ سلوک مت کریں میں
 آپ سب کی محبت اور خلوص کو ٹھکرا کر گئی تھی پھر کیسے مجھ سے پہلے جیسا برتاؤ کر رہیں
 ہیں... مریم بیٹھتی ہی بولنے لگی

مریم میری جان جس ذات کا حق اور اختیار تھا وہ ذات تمہیں سزا بھی دے چکی ہے اور
 سبق بھی اس لیے ہم کون ہوتے ہیں تمہیں سزا دینے والے اور اگر اب ہم تمہاری سزا کو
 طویل کر دیتے ہیں تو ہم گنہگار ہوں گے تم بس اب اپنے ماما پاپا سے معافی مانگو انہیں سب
 سے زیادہ تکلیف ملی ہے ان کا دل صاف کرو...

لیکن وہ تو میری شکل بھی نہیں دیکھیں گے
میں تمہیں لے کر جاؤں گی کچھ نہیں کہیں گے ماما پا زیادہ سے زیادہ کیا ہے ناراضگی
دیکھائیں گے نہ وہ تو ان کا حق ہے...

جی پھوپھو...

اب تم آرام کرو پھر رات میں چلے گے ہم ٹھیک ہے... نادیدہ مریم کا منہ تپتھپاتی ہوئیں
بولیں مریم اثبات میں سر ہلانے لگی...

شایان نے ٹکٹس کا نفرم کروالیں تھیں...

نور کل پیکنگ کر لینا دوپہر میں ہماری فلائٹ ہے...

نورا بھی کچی نیند سے اٹھی تھی...

www.urdu novels mania.com

سچ میں شایان...

بلکل میں تمہیں پریشان نہیں رکھ سکتا... شایان نور کا منہ تپتھپاتے ہوئے بولا

نور مسرور سی مسکرا دی...

ہمیشہ ایسی ہی رہا کرو اچھی لگتی ہو...

مطلب ویسے اچھی نہیں لگتی...

ویسے بھی اچھی ہی لگتی ہو لیکن ایسے سیدھی دل میں اترتی ہو... شایان کی آنکھوں میں

ڈھیروں جذبے تھے

لیکن میں تو بیڈ پر بیٹھی ہوں...

شایان مسکرانے لگا

باتیں تو بہت بنانی آگئیں ہیں تمہیں...

نہیں شایان...

کیا؟

مجھے تو صرف کھانا بنانا آتا ہے...

اچھا جی اور مجھے بدھو بنانا آتا ہے جیسے کہ ابھی تمہیں بنایا... شایان شرارت سے بولا

نور نے منہ بنالیا

شایان آپ کتنے وہ ہیں نہ...

وہ کیا...

ابھی مجھے سمجھ نہیں آ رہا بعد میں بتاؤں گی...

چلو لیکن میں تمہیں ابھی بتا دیتا ہوں کہ میں بالکل سچ بول رہا تھا..

نور نے مسکراتے ہوئے چہرہ جھکالیا

شایان نے نور کی نرم و نازک سی ہتھیلی اپنے ہاتھ پر رکھی
نور حیرت سے اسے دیکھنے لگی

شایان نے جیب سے ایک منحل کی ڈبی نکالی اور اس میں سے انگوٹھی نکال کر نور کی انگلی کی
زینت بنا دی...

ڈائمنڈ کی انگوٹھی نور کے ہاتھ میں جگمگانے لگی...

اب خوبصورت لگ رہی ہے... شایان اس کے ہاتھ پر نظریں جماتے ہوئے بولا
شایان مجھے یقین نہیں آ رہا یہ سب ایک خواب کی مانند لگ رہا ہے... نور بے یقینی سے اسے
دیکھتی ہوئی بولی

دین میری جان یقین کرنا شروع کر دیں بہت دیکھ لیں آپ نے تکلیفیں اب آگے کی
زندگی میں صرف خوشیاں ہوں گیں کوئی دکھ یا غم کا سایہ میں پڑنے نہیں دوں گا... شایان
اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا

تھینک یو سوچ شایان...

تھینکس تو مجھے کہنا چاہیے کہ....

فون کی رنگ ٹون سے شایان کی بات ادھوری رہ گئی...

ایک منٹ... شایان فون جیب سے نکالنے لگا...

گھر سے کال ہے...

شایان فون پر بات کرنے لگا...

مریم نادیدہ کا ہاتھ پکڑے اپنے گھر کی دیلر پر آئی کیا کیا نہ یاد آیا اسے اس لمحے اپنا بچپن، مسکراہٹیں، شرارتیں جوانی اور آخر میں... مریم نے زور سے آنکھیں میچ لیں سب کچھ فلم کی مانند اس کے سامنے چل رہا تھا مریم اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتی چلنی لگی...

لاؤنج میں اس وقت صرف مجیب اور ماما موجود تھیں...

مجیب حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھنے لگا...

مریم مرے مرے قدم اٹھاتی ان کے پاس آئی... ماما نے چہرہ موڑ لیا... آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں...

ماما... مریم کی درد سے بھری آواز گونجی

پھر سے ہنوز خاموشی چھا گئی...

ماما میری طرف دیکھیں گیں بھی نہیں... مریم ان کے سامنے کھڑی آہستہ آہستہ بول رہی تھی...

وہ ماں تھیں زیادہ دیر دل کو پتھر نہ بنا سکیں...

انہوں نے مریم کا چہرہ ہاتھوں میں لیا... مریم کے آنسو روانہ ہو گئے...
مریم ان کے سینے سے لگ گئی...

کتنی ہی دیر دونوں ماں بیٹی آنسو بہاتیں رہیں...

بس بھی بس... نادیہ انہیں الگ کرتیں ہوئیں بولیں...

مریم مجیب کی جانب مڑی مجیب آگے آیا اور اس کے گلے لگ گیا...

آج سب خاموش تھے صرف آنسو تھے جو بہ رہے تھے...

اسی اثنا میں پاپا کمرے سے باہر نکلے توششہ سے آگے بڑھنے لگے...

مریم گھبراتی ہوئی ان کی جانب بڑھنے لگی...

بیگم اس لڑکی سے کہ دیں یہ جہاں سے آئی ہے وہیں واپس چلی جائے جب یہ اس گھر سے

گئی تھی ہر رشتہ ختم کر گئی تھی اب یہاں کوئی جگہ نہیں ہے اس لڑکی کی...

www.urdu novelsmania.com

پاپا ایسے تو مت بولیں... مریم کو تکلیف ہوئی

مت بولو مجھے پاپا کچھ نہیں لگتی تم ہماری نادیہ اسے میری نظروں سے دور لے جاؤ کہیں ایسا

نہ ہو میں ضبط کھودو... غصے میں ان کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی...

مریم تم ابھی چلی جاؤ کہیں تمہارے پاپا کا بی پی ہائی نہ ہو جائے پہلے ہی تمہاری وجہ سے انہیں دل کا دورہ پڑا تھا اب ہم مزید کوئی صدمہ برداشت نہیں کر سکتے.... ماما اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوئیں بولیں

نورہاری ہوئی نادیدہ کے ساتھ واپس آئی...

مریم ابھی وہ غصے میں ہیں اور ان کا یہ رویہ جائز ہے دکھ بھی تو اتنا گہرا تھا تم صبر سے کام لو... پھوپھو میں جانتی ہوں وہ حق پر ہیں مجھے تو خود پر افسوس ہو رہا ہے اپنے کیے پر پچھتاوا ہو رہا ہے وقت گزرنے پر ہاتھ میں صرف پچھتاوا ہی رہ جاتا ہے...

شایان اور نور کی آمد پر سب خوش تھے سوائے مہرین کے وہ دل ہی دل میں نور کو بدعائیں دینے لگی جب شایان مجھے نہیں ملا تو پھر تمہیں کیوں؟ وہ کس کر رہ گئی لیکن سب کے سامنے خوش ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگی

نادیدہ تو ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر خوشی سے نچال ہو گئیں بار بار دونوں کی بلائیں لے رہیں تھیں بس نور کو دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا....

خالہ میں بالکل ٹھیک ہوں... نور یہ بات کوئی دسویں مرتبہ بول چکی تھی...

بھلا دکھائی دے رہا ہے جتنی ٹھیک ہو...

شایان اگر تم نور کے شوہر نہ ہوتے تو میں تمہیں اس گھر میں داخل نہ ہونے دیتی... نادیہ
خفگی سے بولیں

دیکھا نور میں نے کہا تھا نہ مام مجھے نا اہل کر دیں گیں اپنے بیٹے کی سیٹ سے... شایان
مسکراتے ہوئے نور کے کان کے پاس بولنے لگا...
نور کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی..

آہم آہم... آفاق کھنکارتا ہوا بولنے لگا
آپ زرا اپنی پرسنل باتیں کمرے میں جا کے کر لیجیے گا ابھی زرا ہمیں بھی اپنی بیگم سے گفتگو
کرنے کا موقع دیں... آفاق معصومیت سے بولا...

شایان سمیت سب ہنسنے لگا...
لاؤنج کا ماحول خوشگوار بنا ہوا تھا...
www.urdu novelsmania.com

مریم اوپر پرلینگ پر ہاتھ رکھے مسکراتی ہوئی سب کو دیکھ رہی تھی...
آفاق نے اسے آنے کو بولا تھا لیکن مریم نے سہولت سے انکار کر دیا...
نور شایان کو مریم کر متعلق بتا چکی تھی شایان نے جواب میں کہا

اگر باقی گھروالے راضی ہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں انسان ہے غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ انہیں سدھرنے کا موقع دینے کی بجائے سولی پر لٹکا دیں اگر وہ اپنے کیے پر نادم ہیں...

نور اس کی سوچ پر مسکرانے لگی....

ایک ہفتہ گزر گیا تھا مریم بلا ناغہ اپنے گھر جاتی اور مایوس لوٹ آتی...

مجھے یقین ہے اللہ پاک ایک دن تو پایا کا دل نرم پڑ ہی جائے گا میں جانتی ہوں زیادہ دیر وہ مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتے... مریم آنسو پونچھتی اندر کی جانب قدم اٹھانے لگی۔ مریم کو دیکھتے ہی پایا کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے...

جیسے ہی مریم ان کے پاس آئی وہ جانے کے لیے کھڑے ہو گئے....

مریم ان کے قدموں میں گر گئی

www.urdu novels mania

پلیز پایا ایک بار معاف کر دیں ایک موقع تو سب کو ملتا ہے غلطی سدھارنے کا اللہ بھی دے دیتا ہے آپ بھی دے دیں پلیز...

مریم تمہارا جرم قابل معافی نہیں... وہ کچھ نرم پڑے

پایا پلیز میں پچھتا رہی ہوں جب سے اس گھر کی دہلیز کو پار کیا ہے...

یہ تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا جب تم ہماری عزت چونک میں ٹانگ کر چلی گئی تھی تب تمہیں ہمارا خیال نہیں آیا تو پھر اب ہم کیوں تمہارا خیال کریں...
 پاپا میں مر جاؤ گی ایسا نہ کریں اگر آپ نے مجھے معاف نہ کیا تو میں یہی اپنی جان دے دوں گی... مریم کی بات پر ان کا دل تڑپ اٹھا۔

Don't copy without my permission!

تم بن جینا ممکن نہیں



حمزہ تنویر

قسط 15 آخری

چاہے جتنی بھی ناراضگی تھی لیکن وہ ان کے جگر کا ٹکڑا تھی...
 جو کرنا ہے باہر جا کر کرو یہ گھرا ب تمہارا نہیں...

ٹھیک ہے پھر آج یہ کہانی یہی ختم ہوگی... مریم آنسو صاف کرتی ان کے قدموں سے اٹھی اور کچن میں چلی گئی...
 ماما فکر مند ہو گئیں...

کیا کر رہے ہیں روک لیں اسے...

مریم چھری ہاتھ پر رکھے باہر آئی

پاپا اپنی مریم کو معاف کر دینا میں جیتے جی تو معافی نہیں لے سکی شاید مرنے کے بعد مجھے مل جائے....

اللہ پاک مجھے معاف کر دینا میں اپنی وجہ سے اس جان کے ساتھ نا انصافی کر رہی ہوں.. مریم آنکھیں بند کیے سوچ رہی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے برآمد ہوئے...

مریم نے زور دیا تو خون کی ایک بوند مار بل کے فرش پر گری...

انہوں نے آگے بڑھ کر مریم کے ہاتھ سے چھری پھینک دی...

مریم نے آنکھیں کھولیں تو پاپا آنکھوں میں نمی لیے اس کے مقابل کھڑے تھے...

انہوں نے مریم کو سینے سے لگا لیا...

مریم دل کھول کر رومی کتنی ہی بار معافی مانگتی رہی...

انہیں دیکھ کر باقی سب بھی رونے لگے...

کتنا تڑپا یا ہے مریم تم نے جانتی ہوں؟؟؟ پاپا خنکی سے اسے دیکھتے ہوئے بولے
پاپا میں بھی ایک ایک لمحہ تڑپی ہوں آپ سب کے لیے میرا خدا جانتا ہے میں جھوٹ نہیں
بول رہی...

مجھے یقین ہے اپنی مریم پر... وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولے
مریم کو ساتھ لیے صوفے پر آ کر بیٹھ گئے...

مریم نے انہیں اپنی ساری روداد سنائی حسن کی زیادتی اور اپنے بچے کی بات وہ گول کر گئی...
مریم کی درد بھری کہانی نے سب کی آنکھیں اشک بار کر دیں...

آفاق راضی ہے تم سے نکاح کرنے کے لیے؟؟؟ مریم خاموش ہوئی تو ماما نے پوچھا
جی ماما... مریم شرمندگی سے بولی

اچھا آؤ تم کمرے میں چل کر آرام کر لو پھر صبح بات کرتے ہیں...

پاپا آپ ناراض تو نہیں؟؟؟ مریم جاتی ہوئی مڑ کر بولی

نہیں میرا بیٹا میں ناراض نہیں ہوں آپ سے آپ کو آپ کے کیے کی سزا مل گئی ہے اب
اگر مزید دی تو زیادتی ہوگی آپ کے ساتھ...

مریم اثبات میں سر ہلاتی اندر چل دی...

مریم ایمان کے سامنے بیٹھی تھی...

ابھی بھی ناراض ہو مجھ سے؟؟ کافی وقت گزرنے کے بعد مریم بولی
مریم تم جو کر کے گئی تھی نہ اور جو کچھ ہم نے سہا ہے یا تو اللہ جانتا ہے یا پھر ہم جہنم بنا دی
ہماری زندگی تم نے.. ایمان اسے دیکھتی ہوئی بولی
معافی مانگ تو رہی ہوں...

تمہاری معافی سے کیا سب پہلے جیسا ہو جائے گا میرا رشتہ جہاں طے تھا وہاں واپس سے
طے ہو جائے گا نہیں نہ تو پھر ایسی معافی کا کوئی فائدہ نہیں... ایمان تکلیف سے بولی
مریم نے کرب سے اسے دیکھا

مت دیکھو مجھے ایسے ہر جرم کی معافی نہیں ہوتی جیسے ہر زخم مندمل نہیں ہوتا وقت زخم
نہیں بھرتا بس ہم اس زخم یا تکلیف کے ساتھ جینا سیکھ لیتے ہیں کچھ تکلیفیں بہت افیت
ناک ہوتیں ہیں جنہیں ہم چاہ کر بھی نہیں بھلا سکتے نہیں معاف کر سکتی ہیں تمہیں سمجھی...
ایمان چلاتی ہوئی باہر نکل گئی
مریم مایوسی سے باہر دیکھنے لگی

بلکل ہر چیز ٹھیک نہیں ہوتی بہت سے رشتے اور بہت سے لوگ دور ہو جاتے ہیں اتنے کہ
پھر ہماری معافی بھی انہیں واپس نہیں لا سکتی....

دودن بعد آفاق اور مریم کا نکاح کیا گیا...
نکاح سادگی سے کیا گیا صرف فیملی کے لوگ مدعو تھے...

نور ساڑھی پہنے آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی...
بلاشبہ وہ سیاہ ساڑھی میں قیامت ڈھا رہی تھی نور کے منع کرنے کے باوجود نادیہ نے اسے
بھی بیوٹیشن سے تیار کروایا...
شایان کوٹ کے بٹن بند کرتا ہوا آیا تو نور پر نظر پڑتے ہی مبہوت سا رہ گیا وہ نور کے سامنے
کھڑا ہو گیا اور فرصت سے اس کا ایک ایک نقش دیکھنے لگا
گھنی پلکیں کپکپا رہیں تھیں نور نے پلکوں کی باڑاٹھا کر شایان کی آنکھوں میں دیکھا تو شایان
پلک جھپکنا ہی بھول گیا

سیاہ ساڑھی میں اس کا حسن دوبالا ہو گیا تھا بال جوڑے میں قید کیے
پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر ریڈ لپ اسٹک لگائے وہ کسی اور ہی دنیا کی لگ رہی تھی
نور میرا دل کر رہا ہے آج تمہاری بھی رخصتی کروالوں... شایان اس کی کمر پر بازو جمائے
کرتے ہوئے بولا

نور مقناطیسی کشش کی طرح اس کی پاس کھینچی آئی...

آپ کے گھر میں ہی ہوں تو پھر رخصتی کیسی؟؟ نور حیران ہوتی پوچھنے لگی
بس ایسے ہی تم لگ ہی ایسی رہی ہو کہ شادی کرنے کا دل کر رہا ہے تم سے پہلے تو جب
ہوئی تب تو چیزیں سہی نہیں تھیں...

دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا جسے آفاق نے دھاڑ کی آواز سے پورا کھول دیا...

نور گھبرا گئی لیکن شایان نے اسے اپنی گرفت سے آزاد نہ کیا
بھائی اینڈ بھابھی جی اگر رو مینس کرنے کی پریکٹس تمام ہو گئی ہو تو نیچے تشریف لے آئیں
مام کا فرمان ہے یہ.... آفاق مسکرا ہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا
تو کباب میں ہڈی بن جا شودے...

شایان اسے کشن مارتے ہوئے بولا جسے اس نے مہارت سے کچھ کر لیا
شایان مجھے تو چھوڑ دیں... نور منمنائی

بھی چھوڑ دیں اب کیا بچی کی جان لوگی... آفاق نے لقمہ دیا
اس کی تو پتہ نہیں لیکن تیری ضرور لوں گا.. شایان خطرناک تیور لیے بولا
آفاق قہقہہ لگاتے ہوئے چلا گیا
نور شایان کو خفگی سے دیکھنے لگی

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو بیوی ہو میری ڈرتا نہیں ہوں میں کسی سے... شایان اسے سینے سے لگاتے ہوئے بولا

نور مسکراتی ہوئی اس میں سمٹ گئی...

اب اس سے پہلے کہ خالہ آجائیں مجھے جانے دیں..

ایسے نہیں جانا دوں گا...

پھر کیسے؟؟؟ نور حیران ہوئی

اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا شایان اس کا ہاتھ پکڑے کمرے سے باہر نکل آیا اور زینے

اترنے لگا.....

سب کی نظریں ان دونوں پر ٹک گئیں جو آہستہ آہستہ آ رہے تھے کچھ رشک کر رہے تھے تو کچھ حسد...

نکاح کے بعد مریم اور آفاق کو بٹھایا گیا...

پہلے اسی کو چھوڑ کر کسی کے ساتھ بھاگ گئی تھی اور اب واپس آ کر اسی کے ساتھ نکاح کر رہی

ہے لوگوں نے تو شرم ہی بچ کر کھالی ہے نا جانے کیا کیا گل کھلا کر آئی ہوگی... بڑی ممانی

ظفر کرنے سے باز نہ آئیں...

دیکھیں بھابھی اللہ نے ان دونوں کا جوڑ لکھا تھا اب حالات جیسے بھی ہوئے ہمارا اختیار نہیں دوسری بات یہ اللہ کے کام ہیں اس میں آپ یا میں دخل نہیں دی سکتیں ویسے بھی جب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر کسی اور کو بھی نہیں ہونا چاہیے... نادیدہ کی بات پر وہ خاموش ہو گئیں...

لیکن مریم کے کان میں ان کی بات پہنچ گئی تھی... ابھی تو اسی یہی باتیں برداشت کرنی تھیں اور نہ جانے کتنے برس تک یہ تو وہ بھی نہیں جانتی تھی..... آفاق نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی... مریم مسکرائے لگی...

جب اللہ نے ہمسفر اچھا دیا ہے تو پھر یہ سفر بھی اچھا ہی گزر جائے گا مریم اللہ کے احسان پر مطمئن سی ہو گئی...

www.urdu novelsmania.com

آٹھ ماہ بعد:

مریم آنکھیں موندیں بیڈ پر لیٹی تھی اور باقی سب بھی اسی کمرے میں موجود تھے... جیسے ہی نرس بے بی کو اندر لے کر آئی آفاق بول پڑا... سب سے پہلے میں دیکھوں گا...

جی نہیں میں اس کا بڑا پاپا ہوں تو پہلے میں دیکھوں گا... آفاق کو شایان نے جواب دیا

نہیں بھی نہیں میں اس کی دادی ہوں تو پہلے میں دیکھوں گی....
 مریم اور نور مسکراتی ہوئیں انہیں بحث کرتے دیکھ رہیں تھیں...
 ایسا کرتے ہیں مریم سے پوچھتے ہیں... نور اونچی آواز میں بولی
 ہاں یہ ٹھیک ہے سب رضا مند ہو گئے...

یہ گھر میں آنے والا پہلا بچہ تھا جس کا سب کو بے حد انتظار تھا اور پر جوش بھی تھے کہ پہلی بار
 گھر میں کسی بچے کی کھلکاریاں سننے کو ملیں گیں....

سب سے پہلے پھوپھو کو دیکھنے دیں ان کا حق پہلے ہے... مریم آہستہ سے بولی
 لاؤ بھی دو ہماری گڑیا کو... خالہ نرس سے لیتی ہوئیں بولیں...

ماشاء اللہ مریم بلکل تم پر گئی ہے ہو بہ ہو... نادیدہ اس کی نظر اتارتی ہوئیں بولیں..
 آفاق نے اسے گود میں اٹھایا تو آنکھوں میں نمی آگئی وہ بلکل مریم کی کافی تھی آفاق اس کے
 منہ پر بوسہ دینے لگا

آفاق کو لگا تھا شاید وہ اس بچے کو اپنا نہ سکے یا وہ پیار نہ دے سکے جو اس کا حق ہے لیکن یہ
 معصوم سی گڑیا اس کے دل کو بھاگی تھی وہ مبہوت سا اس ننھی سی جان کو دیکھ رہا تھا دنیا کی
 سب سے بڑی خوشی ملی تھی اسے وہ بھی بیٹی کا باپ بننے کی آفاق خوشی سے نچال ہو گیا....

اسے لگ رہا تھا یہ اسی کی بیٹی ہے اللہ نے آفاق کا دل کشادہ کر دیا اور اس نے کھلے دل سے اسے اپنی بیٹی ہونے کا درجہ دیا

آفاق ہمیں بھی موقع دے دو... نور خفگی سے بولی
شایان نے سب سے آخر میں پکڑا اسے...

یار آفاق دیکھو یہ تو بالکل گلابو لگ رہی تھی پانچ منٹ تک اسے دیکھنے کے بعد شایان بولا...
گلابی ہونٹ، گلابی گال... شایان مسکراتے ہوئے بول رہا تھا
مام یہ دیکھیں پھر آپ کہتیں ہیں یہ لڑکیوں کو نہیں دیکھتے... آفاق نے نمی صاف کرتے
ہوئے ہانک لگائی

بھی یہ تو ہماری ڈول ہے اسے تو دیکھے گے ہی اور ہماری بیگم بھی غصہ نہیں ہوں گی اس
پر... شایان اس کے روی جیسے گال کھینچتے ہوئے بولا

مجھ بد بخت کی بیٹی کو اتنا پیار ملے گا مجھے معلوم ہی نہیں تھا بے شک اللہ نے مجھے میری
اوقات سے زیادہ نوازا ہے میں اس سب کے قابل نہ تھی لیکن پھر بھی مجھ پر اتنی عنایات کی
گئیں

مریم کی آنکھوں سے آنسو روانہ ہو گئے

یا اللہ میں تیرا جتنا شکر ادا کرو کم ہے تو نے مجھے سنبھال لیا... مریم کا دل بھر آیا
بھائی ذرا مجھے ایلفی لا کر دیں... آفاق سنجیدگی سے بولا

یہاں کیا کام؟؟

میں مریم کی آنکھوں میں ڈالوں تاکہ جہاں سے آنسو نکلتے ہیں وہاں سے راستہ ہی بند ہو
جائے... آفاق کی بات پر سب مسکرا نے لگے

اچھا جی تو ہماری ڈول کا نام ہوگا... آفاق پر سوچ انداز میں اسے اٹھاتے ہوئے بولا
یار بول بھی دو اتنا سسپینس کیوں کر ٹیٹ کر رہے ہو... شایان بے صبری سے بولا
مرال... وہ پیار سے مرال کو دیکھتے ہوئے بولا

ایم سے مریم ایم سے مرال ہے نہ زبردست...
بلکل... نادیدہ نے اس کی تائید کی...

نادیدہ، شایان، نور اور آفاق کو اس بات کا علم تھا کہ یہ بیٹی آفاق کی نہیں ہے باقی
رشتہ داروں کو انہوں نے یہی کہا کہ مرال وقت سے پہلے پیدا ہوئی ہے جب کہ وہ اپنے صحیح
وقت پر پیدا ہوئی تھی...

شایان چلتا ہوا نور کے پیچھے کھڑا ہو گیا...

ایک دن سب ایسے ہی ہمارے بے بی کو دیکھ رہے ہوں گی...

نور کے گال سرخ ہو گئے.... اس نے شرماتے ہوئے سر جھکا لیا اور آہستہ سے انشاء اللہ

بولاً

کچھ ہی دیر میں نور کے ماما اور پاپا بھی آ گئے

پاپا نے مرال کو گود میں اٹھایا

بیگم دیکھیں بلکل ایسا لگ رہا ہے پچس سال پیچھے چلا گیا ہوں جب مریم کو پہلی بار دیکھا تھا

بلکل ایسی ہی تھی

وہ بلکل مریم کی کاربن کاپی تھی صرف اس کے بال بھورے تھے اور مریم کے سیاہ اور وہ

تھوڑی صحت مند تھی مرال کے برعکس مریم کمزور تھی...

اس عرصے میں مریم سر تا پیر بدل چکی تھی پینٹ شرٹ پہننا اس نے چھوڑ دیا نماز باقاعدگی

سے پڑھتی فضول خرچی نہیں کرتی یہاں تک کہ کبھی کبھی آفاق اسے کجس کہ دیتا

آفاق میں نے جو حالات دیکھے ہیں نہ اس کے بعد مجھے ہر چیز کی قدر آ گئی ہے اب چیزوں کا

بے دریغ ضیاع میں نہیں کر سکتی یہ اللہ کی نعمتیں ہیں جتنی ضرورت ہو اتنی ہی لیں صنّاع

کرنے کی کیا ضرورت ہے جب ختم ہو جائے گی دوبارہ لے لیں گے.... اور آفاق اس کی

باتوں پر مسکرا دیتا وہ اسی رنگ میں ڈھل چکی تھی جس رنگ میں آفاق اسے دیکھنا چاہتا تھا اور شاید یہ اس واقعے کے بنا ممکن نہ ہوتا...

دو ماہ بعد:

شایان اور آفاق ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے تھے اور نور کھانا لگا رہی تھی شایان نے کھانا شروع کیا...

واہ واہ آفاق میرا دل کر رہا ہے جس نے یہ کھانا

بنایا ہے اس کے ہاتھ چوم لوں... شایان نور کی جانب شرارت سے دیکھتے ہوئے بولا

مریم ملازمہ کو بلانا بھائی نے اس کے ہاتھ چومنے ہیں... آفاق ہنستے ہوئے بولا

اممم ہمسم سارا مزہ کر کر کر دیا تو نے آفاق....

شایان منہ بناتے ہوئے بولا... نور بھی اس کے ساتھ والی چنیر پر بیٹھ کر مسکرا نے لگی...

کھا کر سب لاؤنج میں بیٹھ گئے....

مرال آپ مجھے بولیں گیں بڑی ماما... نور پیار سے بولی

اور مجھے بڑے پاپا... شایان نے بھی حصہ ڈالا

اور مجھے چاچو.... آفاق نے لقمہ دیا

شایان نے اس کی کمر پر دھپ لگائی

یار ماما پاپا آپ دونوں بن گئے تو میں نے سوچا ہم چاچو چاچی بن جاتے ہیں کیوں مریم؟؟؟

آفاق اسے بھی شامل کرتے ہوئے بولا

جی نہیں مجھے تو یہ ماما ہی بلائے گی اور آپ کو پاپا... مریم مسرور سی بولی

شایان اور آفاق اکثر مرال کو لے کر جھگڑتے رہتے اب بھی وہ دونوں شروع ہو گئے...

مرال کو میں باہر لے کر جاؤں گا.... شایان نور سے اسے لیتے ہوئے بولا

نہیں بجائی میں جاؤں گا

دیکھ آفاق میں بڑا ہوں اس لیے میرا حق زیادہ ہے سو تو کل لے جانا آج میں لے جاؤں گا...

مام یہ کیا بات ہوئی بجائی ہمیشہ یونہی کہ کر مرال کو لے جاتے ہیں... آفاق منہ بناتے ہوئے بولا شایان تم بڑے ہو اس لیے دل بڑا کرو اور اسے لے جانے دو شاباش... نادیہ

اسے پیار سے سمجھانے لگیں...

جی نہیں کہ کر شایان باہر چل دیا...

آفاق جل کر رہ گیا

آپ کے بچے ہوں گے نہ دیکھنا پھر آپ کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دوں گا...

وہ بعد کی بات ہے تب دیکھی جائے گی... کہ کرشایان باہر نکل گیا...

بھابھی مجھے آپ سے بات کرنی ہے...

آؤ کمرے میں چل کر کرتے ہیں شایان تو اب گھنٹہ گزار کر ہی آئیں گے... نور اس کے ساتھ چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی...

بھابھی میں چاہتی ہوں مرال کی تربیت آپ کریں جیسی آپ نیک اور اچھی ہیں۔

میری بیٹی کو بھی اپنے جیسی بنانا میں نہیں چاہتی وہ اپنی ماں جیسی بنے جس کا کوئی کردار ہی نہیں ہے.... بولتے بولتے مریم کے آنسو چھلک پڑے

اسے میری جیسی مت بننے دیجیے گا بھابھی پلیز.... مریم نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے...

مریم پاگل ہو کیا ایسا نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہوں یہ بات الگ ہے کہ میں بھی اسے وقت دیا کروں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم خود کو یوں کہو....

نور اسے گلے لگاتی ہوئی ڈپٹنے لگی... مریم پر سکون سی مسکرا دی...

وہ دونوں باہر نکلیں تو نادیہ خفگی سے انہیں دیکھنے لگیں....

کیا ہوا خالہ؟ نور آنکھوں میں حیرت لیے بولی

تم دونوں کو تو سمجھ ہے تھوڑی سی اپنے شوہر کو بھی دے دو نیچے دیکھو زرا ایک مرال کے لیے سائیکل لے آیا ہے تو دوسرا کاربٹاؤ بھلا اتنی سی بچی کہاں یہ چیزیں چلا سکتی ہے... نور اور مریم بیک وقت مسکرائیں...

اف خالہ جان آپ کو معلوم تو ہے گھر میں فسٹ بے بی آیا ہے اسی لیے سب بہت پر جوش ہیں شایان کا بس چلے تو آج ہی اسے ڈاکر بنا دیں...

نور کی بات پر نادیہ اور مریم دونوں مسکرانے لگیں...

میں آتی ہوں شایان آگے ہیں واپس... نور فکر سے کہتی ہوئی زینے اترنے لگی..

شایان اسے دیکھتا ہوا کھڑا ہو گیا اور ہاتھ پکڑ کر پچھلے گارڈن میں لے آیا...

شایان خیریت تو ہے آپ کو... نور ماتھے پر تیور ڈالتی ہوئی بولی وہ کیا ہے نہ بیگم صاحبہ اب آپ کے بغیر دل ہی نہیں لگتا شایان نور کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا...

اچھا جی پھر آپ گھر میں ہی رہا کریں میری ہیلپ کروایا کریں.... نور اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی ہوئی بولی

میرا بس چلے تو آفس لہجے کے ساتھ تمہیں بھی پیک کر کے لے جاؤں... نور مسکراتی ہوئی اسے دیکھنے لگی

شایان نے گلاسز اتار کر رکھ دیں

آپ تھک گئے ہیں؟؟ نور پریشانی سے بولی

نہیں مجھے تمہارے پاس سکون ملتا ہے اسی لیے تمہارے پاس آرام کرتا ہوں... شایان

نے نور کے نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور ان پر اپنے ہونٹ رکھ دیے....

شایان؟؟ نور نے کافی دیر بعد اسے مخاطب کیا

جی میری جان... شایان کے اس انداز پر نور کنفیوز ہو جاتی

بولیں بھی اب... وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھا

آپ سے میں نے کچھ کہا تھا

کیا کہا تھا میری جان نے؟؟ شایان سمجھ چکا تھا جان بوجھ کر انجان بننے لگا

آپ بھول گئے... نور ادا سی سے بولی

جی میں بھول گیا مجھے یاد کروادیتیں نہ...

مجھ سے بات مت کریں آپ جانیں اب آپ کو روم میں بھی نہیں آنے دوں گی... نور خفا

ہوئی...

شایان اٹھ کے اس کے سامنے بیٹھ گیا گلاسز لگا کر بولنے لگا

میری جان آپ کو پتہ ہے نہ مجھے آپ کے علاوہ کچھ یاد نہیں رہتا تو یاد دہانی کروادیتیں...
 شایان کی بات سے نور کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آگئی
 دودن بعد ہماری فلائٹ ہے.... شایان اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا
 سچی...

مچی... شایان اسی کے انداز میں بولا
 تھینک یو... نور اس کے کندھے پر سر رکھتی ہوئی بولی
 ایسا ہو سکتا تھا کہ میں بھول جاتا مار نہیں کھانی تھی مجھے...
 اچھا جی تو میں آپ کو مارتی ہوں...

بلکل تشدد کرتی ہو ہائے اب میں کسے اپنا دکھ سناؤں... شایان دہائی دیتے ہوئے بولا
 شایان آپ کتنے بڑے ڈرامے باز ہیں نہ... نور اس کی بازو پر چٹکی کاٹتی ہوئی بولی
 یہ دیکھو میں میڈیا کو بلاتا ہوں کیسے شوہر کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے...

خاموش فضا میں نور کے قہقہے گونجنے لگے... پیڑپودے سب خاموشی سے انہیں سن رہے
 تھے رات کا یہ منظر مزید حسین ہو گیا تھا... دونوں گھاس پر لیٹ گئے اور چاند کو دیکھنے
 لگے...

معلوم ہے شایان مجھے آپ اس چاند کی طرح لگتے تھے اور اپنا آپ ستاروں کی مانند لگتا جو آپ کے قریب رہ کر بھی آپ سے بہت دور کبھی مجھے لگتا تھا میں ان ستاروں کی طرح کبھی آپ تک رسائی حاصل نہیں کر سکوں گی ہمیشہ ایسے ہی بس دور دور سے آپ کی چاہ میں ساری زندگی گزار دوں گی...

اور اب کیا لگتا ہے آپ کو؟؟؟

اب مجھے لگتا ہے کہ میرا وہ سفر تمام ہوا مجھے آپ مل گئے تو ایسا معلوم ہوتا ہے ساری دنیا مل گئی ہو ایک انسان میں مجھے میری ساری کائنات نظر آتی ہے اور میں خوش ہوں کہ یہ میری کائنات ہے جس پر صرف اور صرف میرا حق ہے...

یہ شایان کی محبت تھی جس نے نور کو اعتماد بخشا تھا اور نور کی محبت نے شایان کو بدل دیا تھا.....

www.urdu novels mania.com

معلوم ہے نور مجھے یہ آسمان بہت خالی خالی لگتا ہے..

کیوں؟؟؟ نور کو حیرت ہوئی

کیونکہ چاند تو اتر کر میرے آنگن کی زینت بن گیا ہے...

نور نے مسکرا نے پر اکتفا کیا...

چاچوکی فیملی اسلام آباد شفٹ ہوگئی تھی کیونکہ انہوں نے وہاں اہنا بزنس شروع کر لیا تھا پہلے تو وہ شایان کے پاپا کا بزنس سنبھال رہے تھے لیکن چونکہ شایان واپس آ گیا تھا اسی لیے اس نے کنڑول واپس لے لیا ان سے

مریم آفاق کے ساتھ باہر کھانا کھانے گئی...

آفاق بل دے کر اٹھنے لگا تو اس کی نظر مریم پر پڑی جو مرال کو اٹھائے پتھر کی بنی تھی..

مریم کیا ہوا؟ آفاق اس کا شانہ ہلاتے ہوئے بولا

مریم خاموش رہی

آفاق نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو سمجھ گیا کہ یہی شخص حسن ہے...

تم ٹھیک ہو مریم؟؟؟

ہاں میں ٹھیک ہوں.... ایک لمحہ لگا تھا اور مریم پھر سے ایک سال پیچھے چلی گئی تھی.. حسن سر

تا پیر تک مریم کا جائزہ لیتا اپنی گرل فرینڈ کو سنبھالتا ہوا باہر نکل گیا...

کچھ لوگوں کو اس دنیا میں سزا نہیں ملتی اللہ انہیں چھوٹ دیتا ہے کیونکہ ان کا حساب آخرت

والے دن طے ہے اسی لیے وہ دنیا میں ایک سراب کے پیچھے بھاگتے ہیں یہی ان کی دنیا

میں سزا ہے کیونکہ جو اللہ کی پکڑ میں آ جاتا ہے وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو ایسے

لوگوں کو تو توبہ کا بھی موقع نہیں ملتا اصل زندگی تو آخرت کی ہے جب وہی خراب کر لی تو پھر کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا نہ ہی وہاں معافی ملے گی

مریم نے سر پر اچھے سے دوپٹہ لے رکھا تھا..

آج واک کرتے ہوئے جاتے ہیں... باہر نکلتے ہی آفاق بولا

لیکن آفاق واک کرتے ہوئے تو تھک جائیں گے مرال بھی سو گئی ہے...

لاؤ مجھے پکڑ دو مرال کو... آفاق اس سے لیتے ہوئے بولا

مرال کو آفاق نے کندھے سے لگایا اور دوسرے ہاتھ سے مریم کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا

دونوں خاموش تھے راستے بھی خاموش تھے لیکن ان کے بیچ خاموشی بول رہی تھی جسے دونوں بخوبی سمجھ رہے تھے

آفاق مجھ سے کوئی گلہ تو نہیں؟؟؟ مریم نے ڈرتے ہوئے پوچھا

تم نے موقع ہی نہیں دیا کوئی شکایت کا...

وہ دونوں واپس گاڑی کے پاس آ گئے...

آفاق نے مرال کو پیچھے لٹایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی...

آفاق کیا ہمیشہ ایسے ہی پیار کرتے رہو گے؟؟ مریم کی آواز بھیگ گئی

بلکل تمہیں کیا لگتا ہے میں بدل جاؤں گا کبھی نہیں... آفاق اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے بولا

اورہاں میں تمہیں ہمیشہ ایسے پیار نہیں کروں گا...

آفاق کی بات پر مریم کا دل ڈر کے مارے دبک کر پہلو میں بیٹھ گیا

میں اس سے زیادہ پیار کروں گا

کہتے ہوئے آفاق نے مریم کی بے داغ پیشانی پر بوسہ دیا اور مریم اس کے سینے سے لگ گئی... آفاق نے اس کے گرد بازو حائل کر کے خود میں سمیٹ لیا....

شایان اور نورج پر جارہے تھے پورا گھر مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا....

مریم ادھر سے ادھر بھاگ رہی تھی

حیرت ہے ان لوگوں نے خدا جانے کیوں اپنے بیٹے کے لیے بھگوڑی لڑکی کا انتخاب کیا..

وہاں موجود خواتین نے اپنا پسندیدہ کام شروع کیا

سہی کہ رہی ہو ایسی لڑکی کو تو آس پاس بھی بھٹکنے نہ دیں اور انہوں نے بہو بنا لیا حیرت ہے

بھی حیرت ہے....

مریم ان کے پیچھے آ کر بیٹھی ہی تھی کہ یہ سب سن کر اس کا دل بجھ گیا وہ آنسو پیتی اپنے

کمرے میں چل دی... دروازہ بند کر کے مریم دل کھول کر رومی

خدا تو معاف کر دیتا ہے لیکن بندہ نہیں کرتا..

مریم تم نے خود اپنی مرضی سے اس راہ کا انتخاب کیا تھا پھر اب کیوں روتی ہو... آج پھر سے اس کا ضمیر اسے چپ کروا گیا...

بلکل جب میں نے یہ سب خود اپنے نصیب میں لکھا ہے پھر مجھے یہ زیب نہیں دیتا لیکن کیا کروں اللہ پاک میں بھی تو انسان ہو میرا بھی دل دکھتا ہے لیکن شاید لوگ تو مجھے انسان سمجھتے ہی نہیں ہیں جب میرا ان سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے پھر انہیں کیا اختیار ہے میری زندگی میں دخل دینے کا آخر وہ اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے سب کچھ بھول سکتے ہیں لیکن دوسروں کے زخموں پر نمک چھڑکنا نہیں بھولتے کم سے کم اس چیز کا ہی خیال کر لیں ایک نیک کام کے لیے مبارکباد آپ دینے آئے ہیں تو کیا اس طرح کی باتیں زیب دیتیں ہیں میں گناہگار ہوں تو وہ لوگ بھی تو گناہگار ہیں کسی کا دل دکھانا خدا کو کتنا ناپسند ہے کیا یہ نہیں جانتے لوگ دوسروں کے معاملات کی پوری خبر رکھتے ہیں اور جس بات سے خبردار ہونا چاہیے اس سے لاعلم رہتے ہیں لیکن کوئی نہیں اللہ پاک آپ نے مجھے اتنے اچھے رشتے عطا کیے ہیں کہ میں ان لوگوں کی پرواہ نہیں کروں گی میرا کام ان رشتوں کو خوش رکھنا ہے جو مجھ سے جڑے ہیں ان سے وفا کرنی ہے بس یہ سب تو میں جانتی ہوں میرے قبر میں جانے کے بعد بھی ختم نہیں ہوگا... مریم بے دردی سے آنسو صاف کرتی ہوئی کھڑی ہو گئی اور خود کو سیٹ کرنے لگی..

بس میری بیٹی کے نصیب اچھے کرنا اسے کوئی دکھ نہ ملے یا اللہ وہ سر اٹھا کر جی سکے
میں نہیں چاہتی کہ اپنی ماں کی وجہ سے لوگ اس کا بھی جینا محال کر دیں...

نور منہ اندھیرے شایان کا ہاتھ تھامے حرم میں داخل ہوئی...
جونہی کعبے پر نظر پڑی دونوں ہی دنیا بھول کر اسی میں کھو گئے
کتنے ہی لمحے یونہی بیت گئے وہ دونوں ایک دوسرے سے بھی بیگانہ ہو گئے اگر یاد تھا تو
صرف نظروں کے سامنے کعبہ...

نور جیسے ہی اس ٹرانس سے باہر نکلی اس کے لبوں سے دعا نکلی
یا اللہ ہماری جھولی اولاد کی نعمت سے بھر دینا... ایک موتی نور کے گال پر آگرا۔

یہ اب تک کی بہترین صبح تھی
سنگ مرمر کے فرش پر چلتے ہوئے لگ رہا تھا یہ اس دنیا کا حصہ نہیں ہے... شایان نے نور
کا ہاتھ چھوڑا اور فرش پر بیٹھ گیا نور اس سے کچھ فاصلے پر اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔
بے اختیار ہی اس کی آنکھوں سے آنسو روانہ ہو گئے اللہ کی عنایتیں یاد آنے لگیں۔

اللہ پاک میرا آپ پر یقین کی گنا بڑھ گیا ہے آپ نے یہ رشتہ جوڑا اور میں نے قبول کیا آپ
نے مجھے آزمایا اور میں صرف اس یقین کے سہارے آگے بڑھتی رہی کہ میرا رب میرے

ساتھ نا انصافی نہیں کرے گا میرے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہونے دے گا اور الحمد للہ آپ نے مجھے سرخرو کیا اگر شایان کو میرا محرم بنایا تو ان کے دل میں میرے لیے محبت بھی ڈال دی آج میرے یقین کی جیت ہوئی ہے میرا بھروسہ جیت گیا آپ نے مجھے خالی نہیں لوٹایا مجھے مایوس نہیں کیا

میں تو آپ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے محبت بھی ایسی کہ مجھے خود بھی رشک آنے لگتا ہے بے شک جن کی امیدیں اللہ سے جڑی ہوں وہ کبھی ناامید نہیں ہوتے انسان سے مدد مانگو تو دو صورتیں ہیں اگر مل جائے تو احسان اور نہ ملے تو ندامت جب کہ اللہ سے مدد مانگنے کا فائدہ ہے

مل جائے تو عطا نہ ملے تو بہتری کیونکہ وہ ذات ہمارے ساتھ نہ کچھ برا کرے گی نہ ہی ہونے دے دی... ہر چیز کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے بات صرف اتنی ہے کہ صبر کا دامن تھامے انتظار کریں ایک دن سب سمجھ آ جائے گا اور اس دن زبان پر شکر کے سوا کچھ نہ ہو گا ضرورت ہے تو صرف اس پاک ذات پر بھروسہ کرنے کی اپنا آپ سو نپنے کی بس ایک بار خود کو اللہ کی رضا پر راضی کر لو اس کے بعد وہ ہو گا وہ جو تیری چاہ ہے نور شکرانے کے نفل ادا کرنے لگی..

شایان کافی دیر خاموش بیٹھا کعبے کو دیکھتا رہا آج ایک عورت مجھے یہاں لے آئی ہے اور میں کعبے کی کشش سے باہر نہیں نکل پا رہا.....

شایان کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا..

یا اللہ میں نے آپ سے ایک عورت کو مانگا ہے جس سے میں نے بہت محبت کی آپ کے سامنے گر گڑا رویا لیکن آپ نے مجھے وہ عورت نہ دے اور اس کے بدلے جو عورت مجھے ملی وہ لاکھوں نہیں کڑوروں میں ایک ہے مجھے لگتا تھا میں میرا سے محبت کرتا ہوں لیکن محبت کرنا تو مجھے نور نے سکھائی اور آج میں نور سے بے تحاشا محبت کرتا ہوں اتنی کی اب مجھے نہیں لگتا کہ میں نے کبھی میرا سے محبت کی ہوگی.....

آپ نے مجھے وہ نہیں دی جو میری چاہ تھی آپ نے مجھے وہ دی جو آپ کی چاہ تھی اور بے شک آپ کا انتخاب لاجواب ہے آپ نے مجھے بہتر نہیں نوازا بلکہ بہترین سے نوازا ہے.....

انسان بیوقوف ہے نہیں جانتا کہ کون سی چیز میرے حق میں بہتر ہے اور کون سی نہیں لیکن اللہ سب جانتا ہے اس لیے وہ ہمیں وہ چیز نہیں دیتا جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں وہ چیز دیتا ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہے اور الحمد للہ آج مجھے اس بات پر یقین آ گیا ہے میرے لیے نور کا انتخاب ہی بہترین ہے دیر سے سہی لیکن سمجھ میں آ گیا یا اللہ آج میرے پاس

سب ہے لیکن اولاد کی نعمت سے ہم محروم ہیں ڈاکڑ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ نعمت نہیں مل سکتی لیکن مجھے یقین ہے اللہ ہماری جھولی کو بھر دے گا ہمیں خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا یا اللہ میں بھی باقی سب کی طرح خود غرض ہوں اپنے مطلب کے لیے آیا ہوں لیکن بس مجھے آپ معاف کر دینا میری کوتاہیوں کے لیے میری یہی کوشش ہے کہ میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کر کے نور کو وہ سب بھلا دو جو تکلیفیں میں نے اسے دیں...

شایان ارد گرد سے بے خبر اپنے خالق حقیقی سے محو گفتگو تھا...

اس نے دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرا اور پیچھے نور کو دیکھا تو وہ غائب تھی...

شایان ہڑبڑا کر کھڑا ہو گیا...

حرم لوگوں سے بھرا ہوا تھا...

نور کہاں چلی گئی... شایان پریشانی سے سوچنے لگا

وہ ادھر ادھر تیزی سے نظریں گھما رہا تھا جب سامنے سے وہ مسکراتی ہوئی دکھائی دی

شایان کی بے قرار دھڑکنوں کو قرار مل گیا...

نور کہاں چلی گئیں تھیں تم؟؟ شایان خفگی سے بولا

وہ میں پانی لینے گئی تھی... نور بوتل دکھاتی ہوئی بولی

پتہ ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا...

سوری آئندہ خیال رکھوں گی...

تمہیں پتہ ہے نہ تم میری سانسوں کا حصہ ہو تمہارے بغیر میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا
میری دھڑکنیں تمہارے دم سے چل رہی ہیں تم ہو تو میں ہو تم نہیں تو میں بھی نہیں

سیدھی سی بات ہے نور

تم بن جینا ممکن نہیں

تم بن جینا ممکن نہیں

نور نے مسکرا کر سر اس کے شانے پر رکھ دیا...



ختم شد